e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

پی ایم نے جے پرکاش نارائن ایئرپورٹ کے نئے ٹرمینل کا افتتاح کیا

پٹنہ، 29 مئی (یواین آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے آج پٹنہ میں جے پرکاش نارائن ہوائی اڈے کے نئے ٹرمینل کا افتتاح کیا اور بہٹا ہوائی اڈے کے نئے سول انکلیو کا سنگ بنیاد رکھا۔ مسٹر مودی کا جمعرات کو جے پرکاش نارائن ہوائی اڈہ پہنچنے پر گورنر عارف محمد خان، وزیراعلیٰ نتیش کمار اور دونوں نائب وزرائے اعلیٰ سمراٹ چودھری اور وجے کمار سنہا کے ساتھ دیگر معززین نے استقبال کیا۔ اس موقع پر مرکزی وزرا نتیا نند رائے اور گری راج سنگھ بھی موجود تھے۔ وزیر اعظم نے اپنی آمد کے فوراً بعد جے پرکاش نارائن ہوائی اڈے کی نئی ٹرمینل عمارت کا افتتاح کیا۔ انہوں نے بہٹا ایئرپورٹ کے نئے سول انکلیو کا بھی سنگ بنیاد رکھا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے پٹنہ ہوائی اڈے کے نئے ٹرمینل اور بہٹا ہوائی اڈے پر نئے سول انکلیو کا افتتاح کرنے کے بعد اپنا روڈ شو شروع کیا۔ اس دوران لوگوں کی بڑی تعداد نے ترنگا لہرا کر وزیر اعظم کا استقبال کیا۔

ذات پات کی مردم شماری کرانے کا فیصلہ انقلابی: دھنکھڑ

نئی دہلی۔ جمہوریت اسی وقت پروان چڑھ سکتی ہے جب طاقت، موثر سیکورٹی، اقتصادی لچک، اندرونی ہم آہنگی کے ذریعہ امن حاصل ہو۔ اب نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ نے ذات پات کی مردم شماری کرانے کے فیصلے کو انقلابی قرار دیتے ہوئے کہا کہ سیاسی اور جغرافیائی تبدیلی کے مقصد سے کی گئی منصوبہ بند آبادیاتی تبدیلیاں سماجی اور ثقافتی توازن کو بگاڑتی ہیں۔ بدھ یعنی کل مہاراشٹر کے ممبئی میں انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پاپولیشن سائنسز (آئی آئی پی ایس) کے 65ویں اور 66ویں کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ دھنکھڑ نے کہا کہ جبری مذہب تبدیلی کے ذریعہ عقیدے کو ہتھیار بنانے سماجی ہم آہنگی تباہ ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ذات پات کی بنیاد پر مردم شماری مساوی ترقی کی سمت میں سنگ میل ہے۔

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 236 Friday , May 30 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۲۳۶) لکھنؤ، بروز جمعہ ۳۰-مئی ۲۰۲۵ء، مطابق ۲/ذی الحجہ -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

ترقی یافتہ بھارت کا خواب بنگال کے بغیر ادھورا

ہمیں بنگال کی کھوئی ہوئی شان کو بحال کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ وکسیت بھارت کے لیے ہمیں مغربی بنگال کی مناسب ترقی کی ضرورت ہے: مودی

کولکتہ: وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو کہا کہ مغربی بنگال، بھارت کے ثقافتی مراکز میں سے ایک ہے اور ترقی یافتہ بھارت کا خواب ریاست کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پی ایم مودی نے علی پوردوار میں کہا کہ بھارت ترقی کی طرف گامزن ہے اور مغربی بنگال اس پہل میں شراکت دار ہے۔ ایک ترقی یافتہ بھارت کا خواب مغربی بنگال کے بغیر پورا نہیں ہوسکتا۔ میں بنگال کے سبھی لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہمیں بنگال کی کھوئی ہوئی شان کو بحال کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ وکسیت بھارت کے لیے ہمیں مغربی بنگال کی مناسب ترقی کی ضرورت ہے۔" پی ایم نے 1010 کروڑ روپے کے سٹی گیس ڈسٹری بیوشن پروجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام خطے میں کلین انرجی کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرنے کے عزم کو اجاگر کرتا ہے۔ سٹی گیس ڈسٹری بیوشن پروجیکٹ مغربی بنگال کے علی پوردوار اور کوچ بہار اضلاع کے لیے ہے اور اس کا مقصد 5.2 لاکھ سے زیادہ گھرانوں، 100 سے زیادہ تجارتی اداروں اور صنعتوں کو پائپڈ نیچرل گیس (PNG) فراہم کرنے کے علاوہ گاڑیوں کو کمپریسڈ نیچرل گیس (CNG) فراہم کرنا ہے۔ حکومت کی طرف سے مقرر کردہ اہداف کے مطابق یہ آسان، قابل اعتماد، ماحول دوست اور کم لاگت ایندھن کی فراہمی کا باعث بنے گا اور خطے میں روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ مودی نے کہا کہ "آج جب بھارت ایک ترقی یافتہ ملک بننے کی طرف بڑھ رہا ہے، بنگال کی شرکت متوقع اور ضروری دونوں ہے۔ مرکزی حکومت یہاں بنیادی ڈھانچے، اختراعات اور سرمایہ کاری کو مسلسل

شراکت دار ہے۔ ایک ترقی یافتہ بھارت کا خواب مغربی بنگال کے بغیر پورا نہیں ہوسکتا۔ میں بنگال کے سبھی لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہمیں بنگال کی کھوئی ہوئی شان کو بحال کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ وکسیت بھارت※ کے لیے ہمیں مغربی بنگال کی مناسب ترقی کی ضرورت ہے۔" پی ایم نے 1010 کروڑ روپے کے سٹی گیس ڈسٹری بیوشن پروجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام خطے میں کلین انرجی کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرنے کے عزم کو اجاگر کرتا ہے۔ سٹی گیس ڈسٹری بیوشن پروجیکٹ مغربی بنگال کے علی پوردوار اور کوچ بہار اضلاع کے لیے ہے اور اس کا مقصد 5.2 لاکھ سے زیادہ گھرانوں، 100 سے زیادہ تجارتی اداروں اور صنعتوں کو پائپڈ نیچرل گیس (PNG) فراہم کرنے کے علاوہ گاڑیوں کو کمپریسڈ نیچرل گیس (CNG) فراہم کرنا ہے۔ حکومت کی طرف سے مقرر کردہ اہداف کے مطابق یہ آسان، قابل اعتماد، ماحول دوست اور کم لاگت ایندھن کی فراہمی کا باعث بنے گا اور خطے میں روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ مودی نے کہا کہ "آج جب بھارت ایک ترقی یافتہ ملک بننے کی طرف بڑھ رہا ہے، بنگال کی شرکت متوقع اور ضروری دونوں ہے۔ مرکزی حکومت یہاں بنیادی ڈھانچے، اختراعات اور سرمایہ کاری کو مسلسل نئی تحریک دے رہی ہے۔ بنگال کی ترقی بھارت کے مستقبل کی بنیاد ہے۔ بنگال کا وکست※ (ترقی یافتہ) ہونا ضروری ہے۔ گیس کی تقسیم کا یہ منصوبہ صرف ایک پائپ لائن منصوبہ نہیں ہے، یہ حکومت کی اسکیموں کو دہلیز تک پہنچانے کی ایک مثال ہے۔"

نئی تحریک دے رہی ہے۔ بنگال کی ترقی بھارت کے مستقبل کی بنیاد ہے۔ بنگال کا وکست※ (ترقی یافتہ) ہونا ضروری ہے۔ گیس کی تقسیم کا یہ منصوبہ صرف ایک پائپ

اس خوشحال سرزمین کا دورہ کرنے پر اپنے لئے اعزاز کا اظہار کیا۔ اس دوران مغربی بنگال میں ممتا بنرجی کی قیادت والی حکومت پر تنقید کرتے ہوئے، وزیر اعظم نریندر

بہار اضلاع میں سٹی گیس ڈسٹری بیوشن پروجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھا۔ وزیر اعظم آج اور کل ایک کثیر ریاستی دورے پر ہیں، جس کے دوران وہ مغربی بنگال، بہار اور اتر

پی ایم مودی نے پٹنہ میں روڈ شو کیا

پٹنہ، 29 مئی (یواین آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے پاکستان میں دہشت گردی کے کیمپوں کو تباہ کرنے کے لئے مسلح افواج کے کامیاب آپریشن سندور کے بعد بہار کے اپنے پہلے دورے کے دوران آج پٹنہ میں ایک میگا روڈ شو کیا۔ آپریشن سندور کے بعد جمعرات کو مسٹر مودی نے بہار کے اپنے پہلے دورے کے دوران پٹنہ ہوائی اڈے پر نوتعمیر ٹرمینل کا افتتاح کیا اور بہٹا ہوائی اڈے کے نئے سول انکلیو کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔ پٹنہ ہوائی اڈے کی نئی ٹرمینل عمارت 1200 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کی گئی ہے جس سے سالانہ ایک کروڑ مسافروں کو سہولت ملے گی جبکہ بہٹا ہوائی اڈے کے سول انکلیو کی تعمیر 1413 کروڑ روپے کی لاگت سے کی جائے گی جس سے سالانہ 50 لاکھ مسافروں کو سہولت ملے گی۔ وزیر اعظم نے نئی ٹرمینل عمارت کا افتتاح کرنے اور نئے سول انکلیو کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد پٹنہ میں روڈ شو کیا۔ انہوں نے پٹنہ ہوائی اڈے سے اپنا روڈ شو شروع کیا، جو ویر چند پٹیل روڈ پر واقع بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ریاستی ہیڈ کوارٹر پر اختتام پذیر ہوا۔

لائن منصوبہ نہیں ہے، یہ حکومت کی اسکیموں کو دہلیز تک پہنچانے کی ایک مثال ہے۔" خطے کی بھرپور ثقافتی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے، وزیر اعظم نے بنگال کی وراثت اور اتحاد میں ثقافتی کردار کو اجاگر کرتے ہوئے

مودی نے کہا کہ ٹی ایم سی کی "غلط حکمرانی" سے ریاست کی صلاحیت "دب گئی" ہے۔ وزیر اعظم ریاست میں بی جے پی کی ایک ریلی کے دوران عوام سے خطاب کر رہے تھے جہاں انہوں نے علی پوردوار اور کوچ

پردیش کا سفر کریں گے۔ انہیں سکم کا بھی دورہ کرنا تھا لیکن خراب موسم کی وجہ سے یہ دورہ منسوخ کردیا گیا۔ پی ایم مودی نے علی پوردوار میں کہا کہ "بھارت ترقی کی طرف گامزن ہے اور مغربی بنگال اس پہل میں

جامعہ نگر میں انہدام کے نوٹس کے خلاف عرضی پر اگلے ہفتے سماعت کیلئے سپریم کورٹ راضی

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ جمعرات (29 مئی، 2025) کو قومی دارالحکومت کے جامعہ نگر میں کچھ مبینہ غیر قانونی املاک کو مسمار کرنے کے خلاف ایک عرضی پر اگلے ہفتے سماعت کرنے پر راضی ہوگیا۔ چیف جسٹس بی آر گوائی اور جسٹس آگسٹین جارج مسیح پر مشتمل بنچ نے ابتدائی طور پر وکیل سے کہا کہ وہ شہری حکام کی طرف سے انہدام کے نوٹس کے خلاف دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کریں۔ سی جے آئی نے کہا، "ہائی کورٹ جائیں" اس پر عرضی گزار کے وکیل نے کہا کہ اس عدالت کا حکم تھا کہ 15 دن کا پیشگی نوٹس درکار ہے۔ لیکن یہاں ایک نوٹس چسپاں کیا گیا ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ ہمیں بے دخل کرنا چاہیے۔ 26 مئی کو نوٹس چسپاں کیا گیا، وکیل نے کہا، انہوں نے مزید کہا کہ کوئی سماعت نہیں ہوئی ہے۔ اگر یہ سنا جاسکتا ہے تو ہمیں کچھ سہارا مل سکتا ہے، اس کے بعد بنچ نے عرضی کی سماعت اگلے ہفتے کرنے پر اتفاق کیا۔ واضح رہے کہ حال ہی میں، حکام نے دہلی کے اوکھلا کے جامعہ نگر علاقے میں اتر پردیش کے محکمہ آبپاشی کی زمین پر تجاوزات کا حوالہ دیتے ہوئے کئی مکانات کو منہدم کرنے کے نوٹس جاری کیے ہیں۔ نوٹس، 22 مئی کو متاثرہ املاک پر چسپاں کیے گئے جس میں کہا گیا "سب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اوکھلا، خضر بابا کالونی میں تجاوزات کی گئی ہیں، جو اتر پردیش کے محکمہ آبپاشی کے زیر انتظام ہے۔ اس زمین پر موجود مکانات اور دکانیں غیر قانونی ہیں اور انہیں اگلے 15 دنوں میں ہٹا دیا جایت گا۔" یہ اقدام سپریم کورٹ کی 8 مئی کو دی گئی ہدایت کے بعد کیا گیا ہے جس میں دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ڈی ڈی اے) سے اوکھلا گاؤں میں غیر مجاز تعمیرات کو قانون کے مطابق مسمار کرنے کو کہا گیا تھا۔

تین نئے تعینات ہونے والے ججز آج اٹھائیں گے حلف

نئی دہلی، 29 مئی (یواین آئی) سپریم کورٹ میں تین نئے ججوں کی تقرری کی گئی ہے جو جمعہ کو عہدے اور رازداری کا حلف لیں گے۔ کرناٹک ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جسٹس این وی انجاریا، گوہاٹی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جسٹس وجے بشنوئی اور بامبے ہائی کورٹ کے جج جسٹس اے ایس چندورکر کو ترقی دے کر سپریم کورٹ میں جج مقرر کیا گیا ہے۔ جمعرات کو عدالت عظمیٰ کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق ان تینوں ججوں کو کورٹ کمپلیکس کے انتظامی بلاک میں واقع آڈیٹوریم میں صبح ساڑھے دس بجے ایک تقریب میں عہدے اور رازداری کا حلف دلایا جائے گا۔ اس سے قبل مرکزی وزیر قانون و انصاف ارجن رام میگھوال نے آج اپنے ایکس※ اکاؤنٹ پر ایک پوسٹ میں تین ججوں کی تقرری کے بارے میں مرکزی حکومت کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے بارے میں معلومات دی تھیں۔ تینوں ججوں کی حلف برداری کے بعد سپریم کورٹ میں ججوں کی کل تعداد 34 ہو جائے گی۔ یہ سپریم کورٹ کے ججوں کی منظور شدہ تعداد ہے۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بی آر گاوائی کی سربراہی میں کالجیم نے پیر کو تینوں ججوں کی ترقی کی سفارش کی تھی۔

سہارا انڈیا کے ڈپٹی منیجنگ ورکر اوپی سریواستو سمیت 7 اہلکاروں کے خلاف مقدمہ درج

نئی دہلی۔ سہارا انڈیا کے ڈپٹی منیجنگ ورکر اوپی سریواستو سمیت سات افسران کے خلاف لکھنؤ کے علی گنج تھانے میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ کمپنی کے ایک سابق افسر جوڑے نے درج کرایا ہے۔ انہوں نے او پی سریواستو اور دیگر افسران پر دو کروڑ روپے تنخواہ ادا نہ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ پولیس متاثرہ جوڑے کی طرف سے دیے گئے دستاویزات کی بنیاد پر معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔ انسپکٹر علی گنج ونود کمار تیواری کے مطابق متاثرہ ارندم بنرجی ہے جو کولکتہ کے سنتوش پور علاقے میں شلپی اپارٹمنٹ کا رہنے والا ہے۔ انہوں نے شکایت میں لکھا کہ یکم ستمبر 2016 کو انہیں سہارا انڈیا میں سینئر ایڈوائزر (چیف جنرل منیجر کیڈر) کے طور پر تعینات کیا گیا تھا۔ ان کی اہلیہ شیبانی کو اسی سال نومبر میں چیئرمین کے عہدے پر تعینات کیا گیا تھا۔ ارندم کے مطابق ان کی تنخواہ 393,40,4 روپے مقرر کی گئی تھی۔ اس کے بعد یہ بڑھ کر 130,46,5 روپے ہو گیا۔ ان کی اہلیہ کی تنخواہ 81 ہزار روپے ماہانہ مقرر تھی۔

وکست کرشی سنکلپ ابھیان زرعی شعبے میں نئے انقلاب کا آغاز کرے گا: یوگی

زرعی سائنس لیب کے ساتھ ہی لینڈر پر بھی جائیں گے اور کسانوں سے رابطہ کریں گے

لکھنؤ: 29 مئی (یواین آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعرات کو کہا کہ لیب، آئی سی آر، زرعی یونیورسٹی، زرعی سائنس سنٹر و دیگر اداروں میں کام کرنے والے سائنس داں پہلی بار زمین پر جا کر کسانوں کے ساتھ زرعی چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لئے کام کریں گے۔ وکست کرشی سنکلپ بھیان کا مقصد لیب سے زمین تک جانا ہے۔ زرعی سائنس لیب کے ساتھ ہی لینڈر پر بھی جائیں گے اور کسانوں سے رابطہ کریں گے۔ یہ رابطہ زرعی شعبے میں نیا انقلاب لے کر آئے گا۔ لیب میں جو بھی کام ہو رہے ہیں۔ وہ زمین پر دکھنا چاہئے۔ یوگی نے وکست کرشی سنکلپ ابھیان کا یوپی میں آغاز کیا۔ یہ مہم 29 مئی سے 12 جون تک جاری رہے گی۔ وزیر اعلیٰ نے اس مہم کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے ہندوستان کے سابق وزیر اعظم اور کسانوں کے مسیحا چودھری چرن سنگھ کو بھی ان کی برسی پر خراج عقیدت پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کے تصور کو پورا کرنے کے لئے وزیر اعظم نریندر مودی نے جو ویژن دیا ہے۔ زراعت اس کی بنیاد بنے گی۔ زراعت کے ذریعے مقصد کے حصول کے لیے کیا اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔ جس پر محکمہ زراعت کے زرعی سائنسدان، افسران اور ملازمین باغبانی فصلوں، کاشتکاری، ڈیری، فشریز سے وابستہ کسانوں کو کاشتکاری کے بارے میں جدید معلومات فراہم کریں گے۔ اس جدید اقدام کے تحت سائنس داں موسمیاتی زون (جغرافیائی، سماجی حالات) کو دیکھیں گے اور کاشتکاروں کو ابتدائی بیجوں اور دیر سے اگائی جانے والی اقسام کے پیداوار پر اثرات کے بارے میں بھی آگاہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ 8 سال کے اندر یوپی میں ڈبل انجن والی حکومت نے کسانوں کی زندگی میں تبدیلی لانے کی مہم چلائی۔ یوپی میں زراعت کی بہت گنجائش ہے۔ ہمارے پاس ملک کی کل قابل کاشت زمین کا 10-11 فیصد ہے۔ اس قابل کاشت زمین میں یوپی کے کسان 22-23 فیصد اناج پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے پچھلی حکومتوں پر الزام لگایا کہ کسان ان کی حکومت کے ایجنڈے کا حصہ نہیں تھے۔ بیج، ایم ایس پی، بروقت خوراک، کھیت کے لیے پانی، ٹیکنالوجی، مٹی کی صحت کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ لاگت کم کرنے اور پیداوار بڑھانے پر کوئی زور نہیں تھا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ زراعت پی ایم مودی کے اولین ایجنڈے میں شامل ہے۔ 11 سالوں میں ملک میں زراعت کے شعبے میں بڑے پیمانے پر تبدیلی آئی ہے۔ انہوں نے سوائل ہیلتھ کارڈ کے لیے مہم شروع کی۔ کسانوں کو پی ایم ایگریکلچر انشورنس اسکیم، پی ایم ایگریکلچر اریگیشن اسکیم، ایم ایس پی، پی ایم کسان سمان ندھی کے فائدے مل رہے ہیں۔ کسانوں کو ٹیکنالوجی سے جوڑنے کے لیے کام کیا گیا۔ پچھلے 10-11 سالوں میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں۔ 2014-15 میں کسانوں کو گندم کے 1000 روپے بھی نہیں ملے تھے، آج ایم ایس پی 2425 روپے ہے۔

دہلی ایکسائز گھوٹالہ: کیجریوال نے پاسپورٹ کی تجدید کیلئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا

نئی دہلی: دہلی کے سابق وزیر اعلی اروند کیجریوال، جو دہلی ایکسائز پولیس سے منسلک منی لانڈرنگ کیس میں الزامات کا سامنا کر رہے ہیں، نے اپنے پاسپورٹ کی تجدید کے لیے یہاں راؤس ایونیو کورٹ سے رجوع کیا ہے جس کی میعاد مبینہ طور پر 2018 کو ہی ختم ہو چکی ہے۔ درخواست کی سماعت کے دوران، کیجریوال کی نمائندگی کرنے والے وکیل نے کہا کہ کیجریوال کے پاسپورٹ کی میعاد 2018 میں ختم ہو گئی تھی۔ درخواست کا نوٹس لیتے ہوئے، عدالت نے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) اور سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) سے 4 جون کو ہونے والی اگلی سماعت سے پہلے جواب طلب کیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے سپریمو کو 21 مارچ 2024 کو ای ڈی حکام نے گرفتار کیا تھا۔ ایجنسی نے 17 مئی کو اپنی ساتویں ضمنی چارج شیٹ داخل کی، جس میں کیجریوال کو ملزم کے طور پر نامزد کیا گیا تھا۔ عدالت نے 10 جولائی کو الزامات کا نوٹس لیا اور کیجریوال کو طلب کیا۔ دریں اثنا، سپریم کورٹ نے 10 مئی 2024 کو کیجریوال کو عبوری ضمانت دی، جو یکم جون 2024 تک جاری رہی، جس کے بعد انہوں نے 2 جون کو خود سپردگی کی۔ کیجریوال کو بعد میں سی بی آئی نے 26 جون کو گرفتار کیا، تاہم، سپریم کورٹ نے انہیں سی بی آئی کیس میں 13 ستمبر 2024 کو باقاعدہ ضمانت دے دی۔ دہلی کے سابق وزیر اعلی اروند کیجریوال، جو دہلی ایکسائز پولیس سے منسلک منی لانڈرنگ کیس میں الزامات کا سامنا کر رہے ہیں، نے اپنے پاسپورٹ کی تجدید کے لیے یہاں راؤس ایونیو کورٹ سے رجوع کیا ہے، جس کی میعاد مبینہ طور پر 2018 کو ہی ختم ہو چکی ہے۔ درخواست کی سماعت کے دوران، کیجریوال کی نمائندگی کرنے والے وکیل نے کہا کہ کیجریوال کے پاسپورٹ کی میعاد 2018 میں ختم ہو گئی تھی۔ درخواست کا نوٹس لیتے ہوئے، عدالت نے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) اور سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) سے 4 جون کو ہونے والی اگلی سماعت سے پہلے جواب طلب کیا ہے۔

آرمی پر تبصرہ معاملے میں راہل گاندھی کو دھچکا، عرضی خارج

لکھنؤ: 29 مئی (یواین آئی) آرمی پر مبینہ قابل اعتراض تبصرہ کرنے کے معاملے میں کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی کو جمعرات کو الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ سے دھچکا لگا ہے۔ عدالت نے معاملے میں انہیں راحت دینے سے انکار کرتے ہوئے ان کی عرضی خارج کر دی ہے۔ گاندھی کے خلاف لکھنؤ کی سنگل بنچ کے سامنے عرضی داخل کرتے ہوئے الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے بھارت جوڑو یاترا کے دوران آرمی پر قابل اعتراض تبصرہ کیا تھا۔ عرضی پر سماعت کے دوران مقامی عدالت نے راہل کو طلب کیا۔ راہل نے عرضی میں اسی طلبی کے فیصلے کو چیلنج کیا تھا۔ جسٹس سبھاش ودیارتھی کی سنگل بنچ نے کھلی عدالت میں عرضی خارج کرنے کا حکم دیا۔ ریاستی حکومت کی جانب سے پیش ہوئے اڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل ونود کمار شاہی نے عرضی کی مخالفت کی۔

بھوک سے مضطرب ترین مقام غزہ ہے: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ میں فلسطینی مندوب غزہ میں بچوں کی شہادت کا حال بتاتے ہوئے رو پڑے

اقوام متحدہ، 29 مئی (یو این آئی) اقوام متحدہ کے دفتر برائے امور انسانی او سی ایچ نے کہا ہے کہ محصور غزہ "دنیا کی بھوکی ترین جگہ" بن چکا ہے لہٰذا علاقے میں امداد کے فوری داخلے کی اجازت دی جائے۔ او سی ایچ کے ترجمان جینس لارکے نے یو این نیوز کے لئے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ "اس وقت خوراک اور زندگی بچانے کے سامان پر مشتمل تقریباً 1,80,000 امدادی ڈبے غزہ میں داخلے کے لیے تیار ہیں۔ غزہ اس وقت دنیا کی، بھوک سے، مضطرب ترین جگہ بن چکا ہے۔" انہوں نے مزید کہا ہے کہ "یہ امدادی سامان دنیا کے عطیہ دہندگان نے پہلے ہی ادا کردیا ہے۔ سامان کسٹم مراحل سے گزر چکا، منظور شدہ ہے اور حرکت کے لیے تیار ہے۔ ہم فوری طور پر، بڑے پیمانے پر اور جب تک ضروری ہو، امداد پہنچا سکتے ہیں۔" لارکے نے زور دے کر کہا ہے کہ ایجنسی کے پاس شہریوں کو محفوظ طریقے سے امداد پہنچانے کے لیے ہر چیز موجود ہے۔" واضح رہے کہ اسرائیل نے مارچ کے مہینے سے زیرِ محاصرہ غزہ میں داخلے کی منتظر خوراک کی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ غذا کی عدم موجودگی نے فلسطینیوں کو بھوک سے نڈھال اور بے بس کردیا ہے۔ غزہ کے مقامی حکام نے حماس کے گوداموں میں آٹا ذخیرہ کرنے سے متعلقہ، اسرائیلی دعووں کو مسترد کردیا ہے۔ حکام نے کہا ہے کہ یہ دعویٰ تل ابیب کی جانب سے "غلط معلومات پھیلانے کی منظم مہم" کا شاخسانہ ہے۔ اس حربے سے اسرائیل، بھوک کے بطور جنگی ہتھیار استعمال سے متعلقہ، بین الاقوامی ذمہ داری سے بچنا چاہتا ہے۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان اویچائے ادرعی کی سوشل میڈیا ایکس سے جاری کردہ ایک ویڈیو میں، اسرائیل کی بھوک پالیسی سے متاثرہ، مایوس فلسطینیوں کو اقوام متحدہ کے گودام پر ہجوم کرتے ہوئے دکھایا گیا۔ جواب میں غزہ میڈیا دفتر نے کہا ہے کہ قابض اسرائیل جھوٹ پھیلا رہا ہے تا کہ اپنی منظم بھوک پالیسی کو دنیا کی نظروں سے چھپا سکے۔ خود اسرائیل نے بین الاقوامی تنظیموں کو فلسطینی خاندانوں میں امداد تقسیم کرنے سے روکا ہوا ہے اور اس پالیسی کا مقصد شہریوں کو نشانہ بنانا ہے"۔ غزہ میڈیا دفتر نے کہا ہے کہ یہ گودام اقوام متحدہ کے عالمی خوراک پروگرام ڈبلیو ایف پی کا تھا لیکن اسرائیل نے جعلی کہانی گھڑنے کے لئے عجلت سے کام لیا ہے۔ دفتر نے بین الاقوامی تنظیموں کے حوالے سے کہا ہے کہ اسرائیلی فوج نے ڈبلیو ایف پی کو ضرورت مند خاندانوں میں آٹا اور خوراک تقسیم کرنے سے روک دیا اور حکم دیا ہے کہ امداد کو صرف بیکریوں تک محدود رکھا جائے۔ یہ ایک ایسی پالیسی جسے اب "انسانی ساختہ بھوک پالیسی" کہا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ اسرائیل محصور غزہ میں اب تک، زیادہ تر عورتوں اور بچوں پر مشتمل، 54,000 سے زائد فلسطینیوں کو قتل کر چکا ہے۔

اقوام متحدہ سلامتی کونسل اجلاس میں فلسطینی مندوب بچوں کی شہادت کا حال بتاتے ہوئے رو دیے اور کہا یہ ناقابل برداشت ہے کوئی کیسے یہ برداشت کر سکتا ہے؟ تفصیلات کے مطابق اقوام متحدہ سلامتی کونسل اجلاس میں فلسطینی مندوب اسرائیل کے وحشیانہ حملوں اور امداد کی بندش سے غزہ کے ہزاروں بچوں کی شہادت اور ان کی ماؤں کی گریہ وزاری کا حال بتاتے ہوئے شدت غم سے رو پڑے۔ فلسطین کے مستقل مندوب ریاض منصور نے شدید جذبات کے عالم میں غزہ کے خاندانوں کی المناک حقیقت بیان کی اور کہا بچوں کا قتل عام ناقابل بیان ہے، فلسطینی غزہ میں دنیا کے سامنے اپنے بچے کھو رہے ہیں۔ ریاض منصور نے کہا کہ درجنوں بچے بھوک سے مر رہے ہیں، مائیں ان کے بے جان جسموں کو گود میں اٹھاتی ہیں، ان کے بال سہلاتی ہیں، ان سے بات کرتی ہیں، ان سے معذرت کرتی ہیں، بھلا کوئی انسان یہ دکھ کیسے برداشت سکتا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ میرے بھی نواسے، پوتے ہیں، میں جانتا ہوں کہ وہ اپنے خاندانوں کے لیے کیا معنی رکھتے ہیں۔ فلسطینی مندوب کا مزید کہنا تھا کہ آگ اور بھوک فلسطینی بچوں کو نگل رہی ہے، دنیا کا خاموشی کے ساتھ فلسطینیوں کو یوں تڑپتا دیکھنا یہ کسی مہذب انسان کے لیے ناقابل برداشت ہے۔

مسجد الحرام میں عازمین حج کی سہولت کے لیے برقی گاڑیوں کی سہولت

مکہ مکرمہ، 29 مئی (یو این آئی) سعودی عرب میں حرمین شریفین انتظامیہ کی جانب سے مسجد الحرام میں بڑی برقی گاڑیوں کی سہولت کا آغاز کر دیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق مسجد الحرام میں یہ سہولت بزرگ اور معذور افراد کے علاوہ تمام عازمین کے مناسک کی ادائیگی کو آسان بنانے کے لیے ہے۔ رپورٹس کے مطابق برقی گاڑیوں کی سہولت یکساں نقل وحمل پلیٹ فارم کے ذریعے فراہم کی جارہی ہے، جہاں طواف کے لیے برقی گاڑی 100 ریال میں دستیاب ہے اور اسی قیمت پر سعی کے لیے بھی جبکہ معذور افراد کے لیے یہ خدمت مفت فراہم کی جاتی ہے۔ نئی گاڑیاں جدید طرز کے ڈیزائن کی حامل ہیں جو سلامتی اور راحت کو مدنظر رکھتی ہیں اور محفوظ و منظم نقل وحرکت کا ماحول فراہم کرتی ہیں جو مسجد الحرام میں حاجیوں کے تجربے کو مزید بہتر بناتی ہیں۔ دوسری جانب سعودی عرب میں ڈیٹا اینڈ آرٹیفیشل انٹیلی جنس اتھارٹی 'سدایا' کی جانب سے مدینہ منورہ کے شہزادہ محمد بن عبدالعزیز انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر عازمین کی سہولت کیلیے 20 ای گیٹس نصب کردیے گئے ہیں۔ سدایا اتھارٹی کی جانب سے ایئرپورٹ پر عازمین حج کو بہتر اور تیز ترین سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے امیگریشن اور دیگر اداروں کے تعاون سے مصنوعی ذہانت کے استعمال کو فروغ دیا جارہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق سدایا نے عازمین کے امیگریشن کی کارروائی کو تیز اور آسان بنانے کے لیے مدینہ منورہ کے شہزادہ محمد بن عبدالعزیز بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ای گیٹس کے علاوہ 30 سے زائد پاسپورٹ ریڈرز ڈیوائسز کا بھی اہتمام کیا ہے تاکہ امیگریشن کی کارروائی میں عازمین کو کسی قسم کی تاخیر کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ رپورٹس کے مطابق ایئرپورٹ پر سدایا سینٹر کی ٹیموں کو بھی مستقل بنیادوں پر تعینات کیا گیا ہے تا کہ کسی بھی مشکل یا سسٹم ڈاؤن ہونے کی صورت میں فوری طور پر اسے درست کیا جاسکے۔ مدینہ منورہ ایئرپورٹ پر مسافروں کی آمد کے ٹرمنل پر اضافی عملے کو تعینات کیا گیا ہے، جبکہ فنگر پرنٹ اسکینگ کے لیے جدید ترین سسٹم پر مشتمل 4 حساس یونٹس بھی فراہم کیے گئے ہیں۔

امریکہ نے شام میں اپنا سفارت خانہ دوبارہ کھول لیا

دمشق، 29 مئی (یو این آئی) امریکہ نے شام پر عائد پابندیاں ہٹانے کے بعد اب سفارتی تعلقات بھی بحال کر لیے ہیں اور ایک بار پھر وہاں سفارت خانہ کھول لیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق امریکہ نے گزشتہ دنوں دورہ مشرق وسطیٰ کے دوران سعودی عرب میں شام کے عبوری صدر احمد الشرع سے ملاقات کی تھی اور 13 سال سے شام پر عائد تمام پابندیاں اٹھانے کا اعلان کیا تھا۔ اب ٹرمپ انتظامیہ نے ایک قدم اور آگے بڑھتے ہوئے شام سے سفارتی تعلقات دوبارہ بحال کرتے ہوئے وہاں اپنا سفارت خانہ دوبارہ کھول لیا ہے۔ ترکیہ میں تعینات امریکی سفیر اور شام کے لیے ایلچی ٹام بیرک نے اس سفارتخانے کا افتتاح کیا واضح رہے کہ امریکہ نے 2012 میں خانہ جنگی کے بعد شام سے سفارتی تعلقات منقطع کر لیے تھے اور اس پر کئی پابندیاں عائد کردی گئی تھیں۔

ایران نے صنعا کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر اسرائیلی فضائی حملے کی مذمت کی

تہران، 29 مئی (یو این آئی) ایران نے یمن کے صنعا بین الاقوامی ہوائی اڈے پر اسرائیلی فضائی حملوں کی مذمت کی ہے۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کل رات جاری کردہ ایک بیان میں ان حملوں کو یمن اور مغربی ایشیا کے خطے کے مسلمان عوام کے خلاف اسرائیل کے ظلم اور دشمنی کی علامت قرار دیا۔ حوثیوں کے زیر انتظام المسیرہ ٹی وی کے مطابق، اسرائیلی جنگی طیاروں نے کل صبح صنعا کے ہوائی اڈے کے رن وے اور یمنی ایئر لائن کے ایک طیارے کو نشانہ بناتے ہوئے چار حملے کیے، جس سے یمن کا آخری باقی ماندہ تجارتی طیارہ تباہ ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی حملوں کا مقصد یمنی زائرین کو آئندہ حج کے لیے سعودی عرب کے شہر مکہ جانے سے روکنا ہے۔ یہ بہت بڑا جرم ہے۔ انہوں نے عالمی برادری بالخصوص انٹرنیشنل سول ایوی ایشن آرگنائزیشن سے مطالبہ کیا کہ وہ اس صورتحال پر فوری اور سنجیدگی سے توجہ دیں۔ انہوں نے یمن کے اقتصادی انفراسٹرکچر، شہری سہولیات بشمول بندرگاہوں، ہوائی اڈوں اور فوڈ ڈپو کے خلاف اسرائیل کے حملوں کی مذمت کرتے ہوئے ان حملوں کو جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کی واضح مثالیں قرار دیا۔ مسٹر بغائی نے مغربی ایشیا اور دنیا کے تمام ممالک کی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری کا حوالہ دیا کہ وہ اسرائیل کو مقبوضہ فلسطینی علاقوں اور خطے کے دیگر ممالک کے خلاف اس کی "لاقانونیت اور جرائم" کے لیے جوابدہ ٹھہرائیں۔ قابل ذکر ہے کہ حوثی گروپ نومبر 2023 سے اسرائیلی اہداف پر حملے کر رہا ہے، جسے وہ غزہ میں فلسطینیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے طور پر بیان کرتا ہے۔ گروپ نے کہا ہے کہ وہ اپنی فوجی کارروائی صرف اسی صورت میں روکے گا جب اسرائیل اپنی فوجی کارروائی اور غزہ کی ناکہ بندی ختم کرے۔ اسرائیل نے جوابی کارروائی میں یمنی اہداف پر کئی شدید فضائی حملے کیے ہیں۔ دو ہفتے قبل صنعا کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر اسرائیلی فورسز نے حملہ کیا تھا، جس سے یہ عارضی طور پر ناکارہ ہو گیا تھا۔

مقبوضہ ویسٹ بینک میں بائیس نئی یہودی بستیاں، اسرائیلی اعلان

یروشلم سے ملنے والی رپورٹوں کے مطابق وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کی حکومت میں وزیر خزانہ کے عہدے پر فائز انتہائی دائیں بازو کی سوچ کے حامل سیاست دان بیزلیل اسموٹریچ نے جمعرات 29 مئی کو اعلان کیا کہ اسرائیل دریائے اردن کے مغربی کنارے کے مقبوضہ فلسطینی علاقے میں یہودی آبادکاروں کی مزید 22 بستیاں تعمیر کرے گا۔ فلسطینی علاقے ویسٹ بینک میں اسرائیلی آبادکاروں کی بستیوں کی اقوام متحدہ کی طرف سے اس لیے باقاعدگی سے مذمت کی جاتی ہے کہ وہ بین الاقوامی قانون کے تحت غیر قانونی ہیں۔ اس کے علاوہ ان بستیوں کو، جن میں لاکھوں اسرائیلی شہری آباد ہیں، اسرائیل اور فلسطینیوں کے مابین دیرپا امن کے قیام کی راہ میں حائل بڑی رکاوٹوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ انتہائی دائیں بازو سے تعلق رکھنے والے اسرائیلی وزیر خزانہ بیزلیل اسموٹریچ نے جمعرات کو اعلان کیا کہ ویسٹ بینک میں ان نئی یہودی بستیوں کی تعمیر کا فیصلہ ملکی سکیورٹی کابینہ نے کیا۔ اسموٹریچ، جو خود بھی ایک آبادکار ہیں، نے یہ اعلان ملکی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز کے ساتھ مل کر کیا، جن کی وزارت ان بستیوں کے انتظام کی ذمے دار ہے۔ اسموٹریچ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا ہم نے بستیوں کی تعمیر سے متعلق ایک تاریخی فیصلہ کیا ہے: جوڈیا اور سماریا (عربی میں السامرہ) میں 22 نئی بستیوں کی تعمیر، سماریا کے شمال میں قائم بستی کا احیاء، اور ریاست اسرائیل کے مشرقی محور کا دوبارہ مضبوط بنایا جانا۔" اہم بات یہ ہے کہ اسموٹریچ نے جوڈیا اور سماریا کی جو جغرافیائی اصطلاحات استعمال کیں، وہ فلسطین کا قدیم توراتی نام ہے اور اسرائیل میں انتہائی کٹر سوچ کے حامل سیاسی حلقے یہ اصطلاح مغربی کنارے کے اس فلسطینی علاقے کے لیے استعمال کرتے ہیں، جس پر اسرائیل نے 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ کے دور سے قبضہ کر رکھا ہے۔ اسرائیلی وزیر خزانہ نے ایکس پر اس بارے میں اپنی پوسٹ میں نئی یہودی بستیوں کی تعمیر سے متعلق مزید لکھا، اسرائیل کی سکیورٹی کابینہ کے اس فیصلے کے بارے میں وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے کہا کہ اس فیصلے سے خطے کی شکل بدل جائے گی اور آئندہ برسوں میں (اسرائیلی) آبادکاری کے مستقبل کی تشکیل بھی ہو گی۔" اس اعلان کے بعد اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کی دائیں بازو کی جماعت لیکوڈ پارٹی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹیلیگرام پر ایک بیان میں کہا کہ یہ ایک پوری نسل کی طرف سے ایک ہی بار کیا جانے والا فیصلہ" ہے، جس میں قائدانہ کردار اسموٹریچ اور کاٹز نے ادا کیا۔ لیکوڈ پارٹی نے ٹیلیگرام پر اپنے بیان میں مزید کہا، اس فیصلے میں اردن کے ساتھ مشرقی سرحد کے قریب چار نئی بستیوں کا قیام بھی شامل ہے، جو مشرق میں اسرائیل کی ریڑھ کی ہڈی کو مضبوط بنانے کے عمل کا حصہ ہے اور ساتھ ہی قومی سلامتی کے ساتھ ساتھ خطے پر اسرائیل کی اسٹریٹیجک گرفت کو بھی مزید مضبوط بنائے گا۔" لیکوڈ پارٹی نے ایک ایسا نقشہ بھی شائع کیا، جس میں پورے ویسٹ بینک میں پھیلی ہوئی ان 22 نئی یہودی بستیوں کی تعمیر کے مقامات دکھائے گئے ہیں۔ موجودہ اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو ماضی میں بھی کئی مرتبہ اس عہدے پر منتخب ہوئے تھے۔ ان کی قیادت میں موجودہ کثیر الجماعتی اسرائیلی حکومت دسمبر 2022ء میں اقتدار میں آئی تھی۔

ایلون مسک کا مریخ پر جانے کا خواب چکنا چور

سان فرانسسکو، 29 مئی (یو این آئی) ایلون مسک کا مریخ پر جانے کا خواب چکنا چور ہو گیا، دنیا کا سب سے بڑا اور طاقتور راکٹ اسٹارشپ بحر ہند میں گر کر تباہ ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق ایلون مسک کے اسپیس ایکس کے جدید ترین اسٹارشپ راکٹ کی نویں آزمائشی پرواز بھی ناکامی سے دوچار ہو گئی۔ ٹیکساس کے اسپیس ایکس اسٹاربیس سے کامیابی سے اڑان بھرنے کے چند منٹ بعد راکٹ نے خلا میں اپنا کنٹرول کھو دیا اور دنیا کا سب سے بڑا اور طاقتور راکٹ اسٹارشپ بحر ہند میں گر کر تباہ ہو گیا۔ امریکی ایوی ایشن حکام نے مشن کی ناکامی کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ معاملے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ ایلون مسک انسانوں کو مریخ پر بسانا چاہتے ہیں، لیکن لگاتار ناکامیوں کے باوجود وہ اپنی خلائی مہم کو جاری رکھنے کے لیے پُرعزم ہیں۔ یاد رہے مارچ میں ایلون مسک کا اسٹارشپ راکٹ آٹھویں تجرباتی پرواز کیلئے اڑان بھرنے کے چند منٹ بعد ہی تباہ ہو گیا تھا۔ اسپیس ایکس کی لائیو اسٹریمنگ میں راکٹ کو فضا میں بلند ہوتے اور پھر چند منٹ میں ہی پھٹتے دیکھا گیا تھا۔ اس سے قبل سولہ جنوری کو بھی اسپیس ایکس کا راکٹ فضا میں تباہ ہوا تھا۔ ایلون مسک کا مقصد ایسا راکٹ بنانا ہے، جو خلا میں زیادہ تعداد میں سیٹلائٹس بھیجنے کے ساتھ ساتھ انسانوں کو چاند اور مریخ تک لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

فرانسیسی ریٹائرڈ سرجن کو مریضوں کیساتھ جنسی زیادتی پر 20 سال قید کی سزا

پیرس، 29 مئی (یو این آئی) فرانسیسی ریٹائرڈ سرجن کو کم عمر مریضوں کے ساتھ جنسی زیادتی پر 20 سال قید کی سزا سنادی گئی۔ فرانس کی عدالت نے ریٹائرڈ سرجن جوئیل لی اسکوارنیک کو 299 مریضوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور بدفعلی کے جرم میں 20 سال قید کی سزا سنائی ہے۔ متاثرین میں 256 ایسے بچے بھی شامل تھے جن کی عمر 15 سال سے کم تھی اور ان کو کئی مرتبہ بیہوشی کی حالت میں یا آپریشن کے بعد ہوش میں آتے وقت درندگی کا نشانہ بنایا گیا۔ یہ کیس فرانس کی جدید تاریخ کا سب سے بھیانک واقعہ قرار دیا جا رہا ہے، جس نے ملک بھر میں غم و غصے کی لہر دوڑا دی ہے۔ 74 سالہ لی اسکوارنیک نے عدالت میں اعتراف کیا کہ میں نے مکروہ افعال کا ارتکاب کیا، میں ان تمام لوگوں اور ان کے پیاروں سے معذرت چاہتا ہوں، جنہیں میری حرکتوں کے نتائج ساری زندگی بھگتنا ہوں گے۔ متاثرین، وکلا اور انسانی حقوق کے کارکنوں نے ان بیانات کو منافقت قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان الفاظ میں کوئی صداقت نہیں۔ متاثرین کے ایک وکیل، تھامس ڈیلاپی نے عدالت میں کہا تم دنیا کے بدترین شخص ہو تمہاری معافی کی کوئی حیثیت نہیں اور متاثرین تمہیں کبھی معاف نہیں کریں گے۔ یہ جرائم 1989ء سے 2014ء کے درمیان فرانس کے مغربی اسپتالوں میں انجام دیے گئے، سرجن کے خلاف 111 ریپ اور 189 جنسی حملوں کے الزامات تھے۔ 2017ء میں دوبارہ گرفتاری کے بعد پولیس کو سرجن کی الیکٹرانک ڈائری ملی، جس میں تفصیل سے جنسی جرائم کا اعتراف تھا۔ سفاک شخص نے اپنی ڈائری میں لکھا تھا کہ مجھے اس پر بہت خوشی ہے۔ لی سکوارنیک کو 2005ء میں بچوں کی نازیبا ویڈیوز ڈاؤن لوڈ کرنے پر سزا ہوئی تھی، اسے 2020ء میں بھی اپنی 2 بھانجیوں سمیت 4 بچوں کے ساتھ زیادتی پر 15 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی، موجودہ مقدمے میں 20 سال سزا کا اطلاق بھی اسی سزا کے ساتھ ہوگا۔

سعودی عرب نے گرفتار ایرانی عالم غلام رضا قاسمیان کو رہا کردیا

ریاض، 29 مئی (یو این آئی) سعودی عرب نے گرفتار کیے گئے ایرانی عالم غلام رضا قاسمیان کو رہا کردیا۔ ایرانی میڈیا کے مطابق غلام رضا رہائی پا کر ایران روانہ ہو چکے ہیں۔ یاد رہے کہ گزشتہ روز سعودی عرب میں ایرانی عالم غلام رضا قاسمیان کو گرفتار کرلیا گیا تھا۔ ایرانی عالم کو سعودی حکومت کے خلاف تنقیدی پوسٹ پر گرفتار کیا گیا تھا۔ ایرانی عالم فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب میں موجود تھے۔ ایرانی عدلیہ نے عالم کی گرفتاری کی مذمت کی جبکہ رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایرانی عالم کی گرفتاری غیر منصفانہ اور غیر قانونی ہے۔

اگلے 5 سالوں میں دنیا کا درجہ حرارت خطرناک حد تک بڑھ جائے گا: ماہرین کا انتباہ

اقوام متحدہ، 29 مئی (یو این آئی) ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگلے 5 سالوں میں عالمی درجہ حرارت میں 1 اشاریہ 5 ڈگری بڑھ جانے سے گلیشیرز پگھلنے کی وجہ سے سمندر کی سطح مزید بلند ہو جائے گی۔ بین الاقوامی میڈیا کے مطابق موسمیاتی ماہرین نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اس بات کا 80 فیصد امکان ہے کہ اگلے 5 سالوں میں ایک سال گرم ترین سال ضرور ہوگا، انسانی تاریخ میں پہلی بار اوسطاً 2 ڈگری کا اضافہ متوقع ہے۔ ورلڈ میٹرولوجیکل آرگنائزیشن کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل کو بیرٹ نے کہا ہے کہ ہم ریکارڈ میں گرم ترین سالوں کا تجزیہ کیا ہے، اور ہمیں ورلڈ میٹرولوجیکل آرگنائزیشن کی آنے والی رپورٹ میں بہتری کی کوئی علامت نظر نہیں آرہی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری معیشت اور روزمرہ کے معمولات ہماری زمین پر برے اثرات ڈال رہے ہیں۔ عالمی درجہ حرارت میں ایک اشاریہ 5 کا اضافے نے ہمیں پیرس کلائمیٹ اگریمنٹ پر طے شدہ ہدف سے مزید دور کر دیا ہے۔

پاک-چین سی پیک منصوبہ اور خواتین کا کردار

اسلام آباد، 29 مئی (یو این آئی) پاکستان میں 2015 میں جب چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کا آغاز ہوا تو شہ سرخیاں پیش گوئی کے مطابق تھیں: میگا پروجیکٹ، جیو پولیٹیکل گیم چینجر، قرضوں کا جال یا ترقیاتی معجزہ۔ کسی نے خواتین کا ذکر نہیں کیا۔ وہ کیا کریں گے؟ سی پیک، سڑکوں اور ریلوں کے بارے میں تھا، حقوق اور نمائندگی کے بارے میں نہیں۔ اور پھر بھی، تقریباً ایک دہائی بعد، یہ وہ کام کر رہا ہے جو کئی دہائیوں تک عطیہ دہندگان کی مالی اعانت سے چلنے والی بااختیاری کی اسکیمیں اکثر نہیں کر سکیں: پاکستانی خواتین کو خاص طور پر دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں، کام کرنے، نقل و حرکت کرنے اور معیشت میں حصہ لینے کے وسائل فراہم کرنا بیان بازی یا پالیسی وعدوں کے ذریعے نہیں بلکہ سڑکوں، بجلی اور پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعے ممکن بنانا تھا۔ یہ کسی اوپر سے نیچے صنفی اقدام کی کہانی نہیں ہے۔ یہ کہانی ہے کہ کس طرح انفراسٹرکچر تقریباً حادثاتی طور پر، پاکستان میں خواتین کو بااختیار بنانے کا سب سے مؤثر ذریعہ بن گیا۔ سی پیک کو اکثر جغرافیائی سیاسی جوا کے طور پر تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے، جو قرضوں کے خدشات، تزویراتی مسابقت اور چینی اثر و رسوخ کی وجہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ لیکن جب پالیسی ساز اس کے عالمی مضمرات پر بحث کر رہے ہیں تو پاکستان کے اندر ایک پرسکون تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ طویل عرصے سے نظر انداز کیے جانے والے قصبوں اور گاؤں میں، خواتین پہلی بار معیشت میں حصہ لے رہی ہیں کیونکہ سڑکیں اب انہیں جوڑتی ہیں، بجلی زیادہ قابل اعتماد ہے، اور نقل وحمل آخر کار دسترس میں ہے۔ سالہا سال کے پالیسی وعدے پورے کرنے میں ناکام رہے، انفراسٹرکچر کو ممکن بنانا شروع ہو گیا ہے۔ لاکھوں خواتین کے لیے، خاص طور پر پاکستان کے دیہی علاقوں میں، نقل وحرکت پہلی رکاوٹ تھی۔ ناقص انفراسٹرکچر نے سفر کو غیر محفوظ، طویل، یا بالکل ناممکن بنا دیا۔ تعلیم اور کام سے صرف ثقافت نے انکار نہیں کیا، بلکہ ٹوٹی پھوٹی سڑکوں، ناقابل اعتماد نقل وحمل اور بجلی کی کمی کی وجہ بھی اہم رہی۔ لیکن اب یہ تبدیل ہونا شروع ہو گیا ہے۔ گلگت بلتستان کو لے لیجئے۔ قراقرم ہائی وے کی توسیع کی بدولت شمال میں سیاحت فروغ پا رہی ہے اور اس کے نتیجے میں ہنزہ میں بوزلاج کیفے جیسے خواتین کی زیر قیادت کاروبار پھل پھول رہے ہیں۔ یہ کیفے مکمل طور پر مقامی خواتین کے ذریعے چلایا جاتا ہے اور اب یہاں آنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بہتر رسائی کے ساتھ ایک ایسے خطے میں مستقل آمدنی، مستحکم روزگار اور خود مختاری کا نادر احساس آیا ہے جہاں خواتین کے لئے معاشی مواقع تقریباً نہ ہونے کے برابر تھے۔ سی پیک اپ گریڈ ہونے سے پہلے، زیادہ تر مقامی خواتین غیر رسمی طور پر کام کرتی تھیں، اور بہت کم لوگ کاروبار چلانے کا تصور کر سکتے تھے۔ تبدیلی صرف معاشی نہیں ہے۔ یہ ثقافتی ہے۔ پاکستان کی وزارت منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات کے حکام نے بارہا سی پیک کو جامع ترقی کا ایک ذریعہ قرار دیا ہے، جس میں علاقائی عدم مساوات کو کم کرنے اور پسماندہ علاقوں میں ملازمتوں تک رسائی کو بڑھانے میں اس کے کردار کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ سرکاری اہداف اب زمین پر عملی جامہ پہنانے لگے ہیں۔ پاکستان کے مقبوضہ کشمیر میں، جہاں خواتین کے لیے ہنر مند ملازمتیں نایاب تھیں، سی پیک سے منسلک توانائی کے منصوبوں نے خواتین انجینئرز کے لیے سائٹ پر مواقع پیدا کیے ہیں جنہیں پہلے یہ پیشہ منتقل کرنا پڑا تھا یا چھوڑنا پڑا تھا۔

یورینیئم افزودگی کا عمل کسی قیمت پر نہیں رکے گا: ایرانی صدر

سحر نیوز/ایران: عمانی ٹی وی چینل کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے صدر ایران مسعود پزشکیان نے دوٹوک لفظوں میں یہ بات دہرائی کہ ایران کسی قیمت پر اپنے پرامن ایٹمی انرجی کے پرامن استعمال سے دستبردار نہیں ہوگا۔ صدر ایران نے کہا کہ اگر امریکی فریق حقیقتاً اس بات سے مطمئن ہونا چاہتا ہے کہ ایران جوہری ہتھیار نہیں بنائے گا تو ہم اس سلسلے میں ہر ممکن تعاون کے لئے تیار ہیں، مگر یہ طے ہے کہ ہم علاج، کاشتکاری اور صنعت میں استعمال کے مقصد سے کسی قیمت پر یورینیئم افزودگی سے دستبردار نہیں ہوں گے، یہ مکمل طور پر عالمی ضابطوں کے تحت ہے، انہیں یہ حق نہیں کہ وہ ہم سے کہیں کہ تم یورینیئم افزودگی نہیں کر سکتے۔ خیال رہے کہ اس سے قبل ایرانی وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے عمان میں ایک سوال کے جواب میں گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم یورینیئم افزودگی کے سلسلے میں مکمل طور پر سنجیدہ ہیں اور اس میں کسی مذاق کی بھی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

یوکرین نے جنگ بندی منصوبہ پیش کر دیا

کیف، 29 مئی (یو این آئی) یوکرین نے جنگ بندی منصوبہ پیش کر دیا جب کہ روس نے حملے بڑھا دیے ہیں۔ غیر ملکی نیوز ایجنسی کے مطابق روس کا کہنا ہے کہ یوکرین نے استنبول مذاکرات پر جواب نہیں دیا تاہم یوکرین کا کہنا ہے کہ روس اپنا جنگ بندی منصوبہ پیش کرے اور الزام عائد کیا ہے کہ روس امن مذاکرات کو روک رہا ہے اور غیر حقیقی مطالبات پیش کر رہا ہے۔ ترک صدر رجب طیب اردوان نے دونوں ممالک سے جنگ بندی کیلئے بات چیت جاری رکھنے کی اپیل کی ہے۔ روس کی جانب یوکرین پر اب تک کی سب سے بڑی فضائی کارروائی کی گئی جس میں روس نے 900 سے زائد ڈرونز اور 92 میزائل داغے جس میں 16 یوکرینی شہری ہلاک ہوئے۔

وزیراعلیٰ نے چودھری چرن سنگھ کی برسی ان کے مجسمہ پر گلہائے عقیدت پیش کیا

وزیراعظم کی قیادت میں گزشتہ 11 برسوں میں فلاح وبہبود کے لئے جو اقدامات کیے گئے ہیں، نسلوں کے لئے مفید ثابت ہورہے

لکھنؤ: 29 مئی۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سابق وزیراعظم آنجہانی چودھری چرن سنگھ کی برسی کے موقع پر آج یہاں ودھان بھون احاطہ میں نصب مجسمے کے سامنے تصویر پر گلہائے عقیدت پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج عظیم مجاہد آزادی، ملک کے سابق وزیر اعظم اور کسانوں کے مسیحا چودھری چرن سنگھ جی کی مقدس برسی ہے۔ وہ 29 مئی 1987 کو اپنے جسد خاکی سے نجات حاصل کر رخصت ہوئے۔ پورا ہندوستان چودھری چرن سنگھ جی کو ان کی بھومی سدھار، حد بندی کے قانون کے نفاذ اور دیہی ترقی کے کاموں اور کسانوں کے مسیحا کے طور پر یاد کرتا ہے۔ یہ اتر پردیش کی خوش قسمتی ہے کہ ریاست کے لوگوں کو چودھری صاحب کی صحبت طویل عرصے تک حاصل رہی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ملک کے وزیر اعظم اور نائب وزیر اعظم کے ساتھ چودھری چرن سنگھ جی نے بھی داخلہ اور خزانہ جیسی وزارتوں کی ذمہ داریاں نبھائی ہیں۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ کے طور پر، چودھری چرن سنگھ جی نے بھومی سدھار، دیہی ترقی اور ریاست میں نظم ونسق نیز صاف اور شفافیت کے لیے جو اقدامات کیے ہیں، وہ آج بھی ہمارے گاؤں میں کسانوں اور سماج کے ہر طبقے کے ذریعے سنائی دے رہے ہیں۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں گزشتہ 11 برسوں میں ملک میں دیہی ترقی اور کسانوں کی بہتری کے لئے کیے گئے اقدامات آئندہ نسلوں کے مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ جناب برجیش پاٹھک، وزیر زراعت جناب سوریہ پرتاپ شاہی، وزیر سیاحت اور ثقافت جناب جئے ویر سنگھ، قانون ساز کونسل کے رکن جناب بھوپیندر سنگھ چودھری، لکھنؤ کی میئر محترمہ سشما کھرکوال، ایم ایل اے جناب راجیشور سنگھ کے ساتھ دیگر عوامی نمائندے، چیف سکریٹری جناب منوج کمار سنگھ، پرنسپل سکریٹری وزیر اعلیٰ، داخلہ اور اطلاعات جناب سنجے پرساد نیز سینئر افسران موجود تھے۔

ریاست میں 06 نئے گائے تحفظ مراکز کی تعمیر کے لیے 72.480 لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے

لکھنؤ 29 مئی۔ اتر پردیش حکومت نے بے سہارا گایوں کے تحفظ کے لیے ریاست کے 05 اضلاع میں 06 نئے گائے کے تحفظ کے مراکز کی تعمیر کے لیے رواں مالی سال میں 4 کروڑ 80 لاکھ 72 ہزار روپے کی رقم منظور کی ہے۔ منظور شدہ رقم سے بارہ بنکی کے سنولی، پرتاپ گڑھ کے ڈھنگوی، چترکوٹ کے اچیڈیہ، مرزاپور کے پارسیاسٹی اور دیوری کلا میں اور رائے بریلی کے ڈلمو میں گائے کے تحفظ کے مراکز قائم کیے جائیں گے۔ ہر مرکز کے لیے 12.80 لاکھ روپے کی رقم کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ اینمل ہسبنڈری نے ایک سرکاری حکم نامہ جاری کر دیا ہے اور ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈیولپمنٹ، اینمل ہسبنڈری ڈیپارٹمنٹ کو ضروری ہدایات جاری کردی گئی ہیں۔ حکومتی حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ جو رقم منظور کی جارہی ہے اسے ڈائرکٹر، ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈیولپمنٹ، اینمل ہسبنڈری ڈپارٹمنٹ کے ذریعے واپس لیا جائے گا اور اسے براہ راست متعلقہ عمل آوری ایجنسی کو دستیاب کرایا جائے گا۔ منظور شدہ رقم کے ساتھ بڑے گائے کے تحفظ کے مرکز کے تعمیراتی کام کو بروقت مکمل کرنے اور سنٹر کو مزید چلانے کی پوری ذمہ داری متعلقہ ضلع مجسٹریٹ کی ہوگی۔ منظور شدہ رقم کا خرچ/ استعمال حکومت کو اسکیم کے رہنما اصولوں اور رہنما خطوط کے مطابق فراہم کیا جائے گا اور حکومت کو اخراجات کے بیان کے ساتھ افادیت کا سرٹیفکیٹ بھی فراہم کیا جائے گا۔

جن تعلیم سنستھان پریرنا اسکول کی نوعمر لڑکیوں کو ہنر مند بننے کا موقع فراہم کرے گا

سی ایم یوتھ انٹرپرینیور ڈیولپمنٹ اسکیم سے فائدہ اٹھانے پر زور

لکھنؤ: 29 مئی۔ جن تعلیم سنستھان، لکھنؤ، ہنر مندی کی ترقی اور صنعت کاری کی وزارت، حکومت ہند نے پریرنا گرلز اسکول کی نوعمر لڑکیوں اور خواتین کو ہنر مند بنانے کے لیے 240 گھنٹے کا اسسٹنٹ ڈریس میکر ٹریننگ پروگرام شروع کیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر، ڈسٹرکٹ انڈسٹریز اینڈ انٹرپرائز پروموشن سنٹر، منوج چورسیا، جو پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے، نے کہا کہ ہنر مند خواتین کو سی ایم یوا ادی وکاس یوجنا کا فائدہ اٹھانا چاہیے، جس کے تحت 5 لاکھ روپے تک کا قرض بغیر سود اور ضمانت کے دستیاب ہے۔ منوج چورسیہ نے کہا کہ اس اسکیم کے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں اور اس سے نوجوانوں میں خود انحصاری کا احساس بڑھ رہا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر انیل کمار سریواستو نے کہا کہ اس ٹریننگ کے تحت شرکاء کو ملبوسات کی تیاری کی معیاری مہارتیں سکھائی جائیں گی اور انہیں حکومت ہند کے سدھا پورٹل سے سرٹیفکیٹ دیا جائے گا تاکہ وہ روزگار کے قابل ہنر کے ساتھ خود انحصار بن سکیں۔ انڈین انڈسٹری ایسوسی ایشن (IIA) کی خواتین ونگ کی سربراہ آنندی اگروال نے اس موقع پر کہا کہ خواتین ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں اور ترقی یافتہ ہندوستان مہم میں ان کا کردار بہت اہم ہے۔ لائنز کلب انٹرنیشنل کے ڈسٹرکٹ گورنر مکیش جین نے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اعلان کیا کہ کلب مستقبل میں ان کے لیے ہیلتھ چیک اپ کیمپ منعقد کرے گا۔ اس پروگرام کا اہتمام ورچسو ویلفیئر سوسائٹی کی سربراہ اور ادارے کی اسوسی ایٹ پرمیھا بالیان نے کیا تھا، اور کوآرڈینیشن انسٹی ٹیوٹ کے پروگرام آفیسر پنالال نے سنبھالا تھا۔ پریرنا گرلز اسکول کی پرنسپل راکھی پنجوانی نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور اسکول کی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات شیئر کیں۔ اس موقع پر تقریباً 50 لوگ موجود تھے۔

تہنیت ومبارک باد

پروفیسر سید عین الحسن عابدی کو پدم شری ایوارڈ سے نوازے جانے پر

املو، مبارکپور (اعظم گڑھ): صدر جمہوریہ ہند محترمہ دروپدی مرمو نے منگل کی شام (27 مئی 2025) راشٹرپتی بھون میں منعقدہ سول انویسٹیچر تقریب-II میں سال 2025 کے لیے پدم وبھوشن، پدم بھوشن اور پدم شری ایوارڈ پیش کیے۔ ایوارڈ یافتہ گان میں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (مانو) کے وائس چانسلر، پروفیسر سید عین الحسن کو ان کی شاندار علمی وادبی خدمات کے اعتراف میں پدم شری ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ پروفیسر عین الحسن نے اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔ ان کی قیادت میں مانو نے تعلیمی اور ادبی میدان میں نئی بلندیوں کو چھوا ہے۔ پروفیسر عین الحسن، فارسی و مطالعات وسطی ایشیائی علوم کے پروفیسر کی حیثیت سے جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی میں خدمات انجام دی۔ ممتاز فارسی اسکالر پروفیسر سید عین الحسن، کو صدر جمہوریہ ہند نے اردو یونیورسٹی کے وزیٹر کی حیثیت سے پانچ سال کی مدت کے لئے یونیورسٹی کا پانچواں وائس چانسلر مقرر کیا۔ اس سے قبل وہ ڈین، اسکول آف لینگویج، لٹریچر اینڈ کلچر اسٹڈیز، جے این یو کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ وہ آل انڈیا پرشین اسکالرس ایسوسی ایشن کے صدر بھی ہیں۔ ان کا تدریسی تجربہ زائد از 34 سال ہے اور انہوں نے 87 اسکالرس کی رہنمائی کی ہے۔ وہ فل برائٹ فیلوشپ کے تحت رٹجر اسٹیٹ یونیورسٹی، نیوجرسی، امریکہ میں وزیٹنگ پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ انہوں نے 13 کتابیں تحریر کی ہیں۔ وہ ہند-ایران، ہند-عرب تعلقات اور تقابلی ادب وثقافت کے شعبے کے ماہر ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مولانا ابن حسن املوی واعظ بانی و سرپرست حسن اسلامک ریسرچ سینٹر املو، مبارکپور و ترجمان مجمع علماء وواعظین پوروانچل نے اپنے جاری کردہ ایک بیان میں کیا ہے۔ مولانا ابن حسن املوی نے مزید کہا کہ پروفیسر سید عین الحسن عابدی کو پدم شری ایوارڈ سے نوازے جانے پر ہم مجمع علماء وواعظین پوروانچل کی جانب سے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انھیں دل کی گہرائیوں سے تہنیت و مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ معروف ناظم مقاصدہ و مشاعرہ جناب نصیر اعظمی نے بتایا کہ پروفیسر عین الحسن عابدی اصلاً فیض آباد کے نہایت نامور علمی وادبی و مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے والد مرحوم مولانا پروفیسر سید بدر الحسن عابدی طاب ثراہ اپنے وقت کے بلند پایہ عربی ادیب، خطیب اور شاعر تھے، وہ بنارس ہندو یونیورسٹی میں لکچرر، ۱۹۷۳ء میں ریڈر پھر پروفیسر ہوئے تھے۔ پروفیسر عین الحسن عابدی صاحب مرحوم ضیاء الواعظین مولانا سید وصی محمد صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ سابق پرنسپل مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کے بھتیجہ ہیں۔ واضح رہے کہ پروفیسر عین الحسن عابدی سرکار آیت اللہ سید شمیم الحسن رضوی مد ظلہ العالی سربراہ جامعہ جوادیہ بنارس کے سگے ماموں زاد بھائی ہیں۔ آپ کا خاندان علم وادب، اسلامی آداب واخلاق، تواضع و انکساری میں اپنی مثال آپ ہے۔ پروفیسر عین الحسن عابدی نے علمی وادبی دنیا میں اپنے حسن خدمات اور اعلیٰ ترین کارناموں سے اپنے خانوادہ، قوم ومذہب، اور ملک وملت کا نام روشن کیا ہے جس کے لئے ہم موصوف کی صحت وسلامتی اور طول عمر کی دعاء کرتے ہیں۔

اے ایم یو طبیہ کالج: جونک سے ہوا سورائسس کا علاج

ایک سال تک دوا نہیں کھانی پڑی، لڑکی کی ٹانگ کٹنے سے بچ گئی

علی گڑھ 29 مئی (پی این ایس) جونک تھراپی جو کہ یونانی طب میں رائج ہے، فی الحال سورائسس (جلد کے انفیکشن) کے علاج میں بہت موثر ثابت ہورہی ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طبیہ کالج میں ایک سال تک 50 مریضوں پر ریسرچ کی گئی۔ اس دوران مریضوں کو انفیکشن سے نجات ملی اور انہیں دوائیاں نہیں کھانے پڑیں۔ ریسرچ کرنے والے ڈاکٹر نوال الرحمان نے بتایا کہ یہ ریسرچ 18 سے 55 سال کی عمر کے مریضوں پر کی گئی۔ یہ تمام 50 مریض مکمل طور پر ٹھیک ہوگئے۔ انگریزی ادویات سے انہیں سکون نہیں مل رہا تھا۔ ان میں سے کچھ کو دو بار تھراپی جبکہ کچھ کو اس سے زیادہ دینی پڑی۔ ڈاکٹر نوال الرحمان کا کہنا ہے کہ چنبل کی کئی اقسام ہیں۔ یہ دھبے، چھوٹے قطروں جیسے دھبوں وغیرہ کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ بغلوں، کمر اور چھاتیوں کے نیچے جلد کی تہہ کو متاثر کرتا ہے۔ جونک تھراپی نے ایک ماہ کی بچی کی ٹانگ کو کٹنے سے بچالیا۔ ویکسینیشن کے مضر اثرات کی وجہ سے اس کے پاؤں کی انگلی سیاہ ہوگئی تھی۔ جیسے ہی ڈاکٹر نے گھٹنے سے نیچے کی ٹانگ کٹوانے کی بات کی تو اہل خانہ پریشان ہوگئے۔ ایک جاننے والے کے مشورے پر خاندان والے لڑکی کو اے ایم یو کے اے کے طبیہ کالج لے آئے، جہاں جونک تھراپی سے علاج شروع ہوا۔ شہر کے علاقے جمال پور سے تعلق رکھنے والے محمد عمران کی بیٹی ثناء کو پیدائش کے بعد ویکسین لگائی گئی تاہم ویکسین نے ردعمل ظاہر کردیا۔ اس کا علاج کیا گیا لیکن آرام آنے کے بجائے مرض بڑھتا ہی چلا گیا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ بچی کے گھٹنے کے نیچے کا حصہ کاٹنا ہوگا ورنہ بیماری بڑھے گی اور پوری ٹانگ متاثر ہوسکتی ہے۔ ڈاکٹر محمد شعیب نے جونک تھراپی سے بچی کا علاج شروع کردیا۔ انہوں نے بتایا کہ جونک کی تھراپی ہفتے میں دوبار دی جاتی ہے۔ اس کے بعد اسے سکون ملنے لگا۔ دو ماہ کے علاج کے بعد وہ ٹھیک ہوگئی۔

یوپی میں پانچ آئی پی ایس افسران کا تبادلہ

لکھنؤ 29 مئی (پی این ایس) جمعرات کو یوپی میں پانچ آئی پی ایس افسران کا تبادلہ کردیا گیا ہے۔ آئی پی ایس دنیش کمار پی کو مرکزی ڈیپوٹیشن کے لیے آزاد کیا گیا ہے۔ اب تک وہ بستی علاقے میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کے طور پر کام کررہے تھے۔ اسی طرح آنند سریش راؤ کلکرنی کو اتر پردیش ہیڈ کوارٹر میں تکنیکی خدمات میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کے طور پر تعینات کیا گیا ہے۔ شیوا ایسی چناپا کو گورکھپور علاقے میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کے طور پر تعینات کیا گیا ہے۔ سنجیو تیاگی کو بستی علاقے میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس مقرر کیا گیا ہے۔ شیوہاری مینا کو پولیس کمشنریٹ وارانسی میں ایڈیشنل کمشنر آف پولیس تعینات کیا گیا ہے۔

سی آئی ٹی ایس سیشن 2025-26 کے لیے داخلے کی درخواست کی تاریخ میں توسیع، اب 4 جون تک درخواست دے سکتے ہیں

لکھنؤ: 29 مئی۔ ڈی کے سنگھ، ڈائریکٹر (ٹیکنیکل)، علاقائی اسٹاف ٹریننگ اینڈ ریسرچ سینٹر، اتر پردیش، لکھنؤ نے بتایا کہ سیشن 2025-26 میں کرافٹس انسٹرکٹر ٹریننگ اسکیم (C.I.T.S.) کے تحت منعقد ہونے والے کورسز میں داخلے کے لیے آن لائن درخواست کی آخری تاریخ 4 جون 2025 تک بڑھا دی گئی ہے۔ اس سے قبل یہ تاریخ 28 مئی 2025 مقرر کی گئی تھی۔ ڈائریکٹر نے بتایا کہ داخلے کے لیے ملک بھر کے مختلف مراکز میں منعقد ہونے والے سی بی ٹی (کمپیوٹر بیسڈ ٹیسٹ) میں شرکت کے لیے درخواست ویب سائٹ www.computerbasedtest.in کے ذریعے دی جا سکتی ہے۔ اس امتحان میں، بی ٹیک، پولی ٹیکنک اور آئی ٹی آئی پاس کرنے والے ٹرینیز کے علاوہ، وہ ٹرینی بھی درخواست دے سکتے ہیں جو آخری سال کے امتحان (چھتیس گڑھ یونیورسٹی، بی ایڈ) میں شامل ہورہے ہیں اور جن کا نتیجہ سیشن 2025 میں اعلان ہونے کا امکان ہے۔ ڈی جی ٹی کی ہدایات کے مطابق، ریجنل اسٹاف ٹریننگ اینڈ ریسرچ سینٹر، علی گنج، لکھنؤ (آر ایس ٹی آر) میں فی الحال چلائے جانے والے 10 ٹریڈز میں سی آئی ٹی ایس کورسز اور سیشن 2025-26 سے تجویز کردہ 10 نئی ٹریڈز میں اور اسی طرح گورنمنٹ کرافٹسمین انسٹرکٹر انسٹرکٹران پور میں چلائے جانے والے 4 ٹریڈز میں داخلے کے انتظامات کیے گئے ہیں۔ ڈائریکٹر نے بتایا کہ نیشنل اسکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (این ایس ٹی آئی) اور انسٹرکٹر ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (آئی ٹی او ٹی) میں کرافٹ انسٹرکٹر ٹریننگ اسکیم کے تحت سیشن 2025-26 میں داخلہ آل انڈیا کامن انٹرنس ٹیسٹ (اے آئی سی ای ٹی) کے ذریعے کیا جائے گا، جو ڈی جی ٹی نے 15 جون 2025 کو شیڈول کیا ہے۔

وائس چانسلر آچاریہ سنجے سنگھ نے ڈی ایس ایم این یو آر نیوز لیٹر جاری کیا

لکھنؤ 29 مئی۔ یونیورسٹی کے تعلیمی سیشن 2024-25 کے اختتام اور گرمیوں کی تعطیلات سے قبل وائس چانسلر آچاریہ سنجے سنگھ کی صدارت میں لکھنؤ کی ڈاکٹر شکنتلا مشرا قومی بحالی یونیورسٹی میں تمام اساتذہ کے ساتھ ایک مکالمہ سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر ڈی ایس ایم این آر یو نیوز لیٹر جس میں گزشتہ ایک سال میں یونیورسٹی کی کامیابیوں پر توجہ مرکوز کی گئی تھی وائس چانسلر نے کامیابی کے ساتھ جاری کیا۔ یونیورسٹی کے رجسٹرار روہت سنگھ، امتحانات کے کنٹرولر ڈاکٹر امیت کمار رائے، ڈین اکیڈمکس پروفیسر وی کے۔ سنگھ، ڈائریکٹر ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ پروفیسر اشونی دوبے اسٹیج پر موجود تھے۔ پروگرام میں وائس چانسلر آچاریہ سنجے سنگھ نے کہا کہ ہم نے نہ صرف سیشن 2024-25 کے بروقت امتحانات کا انعقاد کیا ہے بلکہ گزشتہ ایک سال میں تعلیمی نقطہ نظر سے قومی تعلیمی پالیسی کے تمام کاموں کو بھی مکمل کیا ہے۔ یونیورسٹی کے تمام قواعد وضوابط بھی تیار کر لیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے سیشن میں پورے کیمپس کو وائی فائی کی سہولت سے لیس کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد اساتذہ کو اپنے متعلقہ کورس فولڈرز کے ساتھ یونیورسٹی میں حاضر ہونے کی ہدایت کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ تمام اساتذہ پراجیکٹ ورک تیار کر کے متعلقہ باڈی کو بھجوائیں۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے میڈیا سنٹر کے انچارج پروفیسر DSMNRU نیوز لیٹر جس کی تدوین یشونت ویرودے نے کی ہے اسے یونیورسٹی کے تشخص کو مضبوط کرنے اور یونیورسٹی کی سرگرمیوں کو عوام تک پہنچانے کا ایک اہم ذریعہ قرار دیا گیا۔ پروگرام میں طلباء کے ڈین پروفیسر سی کے ڈکشت، آرٹس فیکلٹی کے ڈین پروفیسر اونیش چندر مشرا، اسپورٹس اینڈ یوگا سیل کے ڈائریکٹر پروفیسر پی راجیونا ین، وارڈن پروفیسر وریندر سنگھ یادو، ڈپٹی رجسٹرار انیل کمار مشرا اور تمام اساتذہ موجود تھے۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر انجلی سنگھ چوہان نے کی۔

وائرل ویڈیو معاملے میں بی جے پی لیڈر نے پارٹی قیادت کو پیش کی صفائی

لکھنؤ: 29 مئی (پی این ایس) بی جے پی کے ضلع دفتر میں ضلع صدر اور خاتون کارکن کے وائرل ویڈیو کے معاملے میں ایک بار پھر سیاسی ہلچل تیز ہوگئی ہے۔ بدھ کی رات ضلع صدر امر کشور کشیپ لکھنؤ پہنچے اور پارٹی لیڈروں سے ملاقات کی۔ اس کے بعد انہوں نے مانگی گئی صفائی کا جواب دیا ہے اور ویڈیو لیک کیس کی تحقیقات کرکے کارروائی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ ضلع صدر کے مطابق ہم نے پارٹی قیادت کو پورے واقعہ سے آگاہ کردیا ہے۔ ہر نقطہ سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے پارٹی دفتر کی ویڈیو لیک ہونے کے معاملے کی جانچ کا مطالبہ کیا ہے۔ اس سے پارٹی کی شبیہ خراب ہوئی ہے۔ ایسے لوگوں کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہیے۔ ویڈیو وائرل معاملے کی جانچ کررہے منکاپور کے انسپکٹر منوج پاٹھک نے چھپیا پولس سے کیس ڈائری کا مطالبہ کیا ہے۔ اسی بنیاد پر مزید کارروائی کا فیصلہ کیا جائے گا اور دیگر نکات پر توجہ دی جائے گی۔ 25 مئی کو بی جے پی ضلع صدر اور 12 اپریل کو رات 9.30 بجے کے قریب بی جے پی دفتر کی خاتون کارکن کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوا۔ اس کے بعد بی جے پی کے ضلع صدر امر کشور کشیپ نے کہا تھا کہ وہ ویڈیو میں ایک خاتون کارکن کے ساتھ ہیں۔

درگاہ شاہ مینا میں جلسہ بعنوان اولیاء اللہ منعقد ہوا

حضرت ابراهیم علیه السلام نے اﷲ کی رضا کے لئے اپنا سب کچھ نثار کر دیا

لکھنؤ 29 مئی (پی این ایس) درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہ میں مینائی ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام جلسہ بعنوان اولیاء اللہ سجادہ نشین و متولی پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز قاری محمد اسلام قادری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاری محمد فیروز خاں مسعودی استاذ جامعہ مسعود العلوم کرسی روڈ لکھنؤ نے کہا کہ معاشرہ اور قوم کے لئے صوفیاء کرام نے نہ صرف بہتری کے پیغامات دئے بلکہ خود عمل کرکے دکھایا۔ جس کی وجہ سے وہ اولیاء اللہ کہلائے۔ پیغام الٰہی اور تعلیمات اسلامی کو اولیاء اللہ نے ساری دنیا میں عملی طور پر عام کیا۔ مولانا نے فضائل قربانی کے عنوان سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ارشاد خداوندی ہے کہ (یعنی جب یہ بچہ والد محترم کے ساتھ ان کے کاموں میں معاون ومددگار بن گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے پیارے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں بتلاؤ اس میں تمہاری کیا رائے ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرمانبردار فرزند کے جواب کو کلام پاک میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ "اے میرے پیارے ابا جان آپ کو جو کچھ حکم خداوندی ملا ہے اس کو کر گزرئے انشاء اللہ عنقریب مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔" فرمانبردار صاحبزادے کے اس مستحکم جواب کی وجہ سے دشوار گذار منزل کے کسی مرحلے میں ان کے قدم کو لغزش نہیں ہوئی۔ آج سے چار ہزار سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے عزیز ترین اولاد کی جو قربانی رب کی بارگاہ میں پیش کی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ان اعمال و افعال کو پسند فرما کر قیامت تک ان کی یادگار کو زندہ رکھنے کے لئے ان کے افعال و ایمان کی نقل کرنے کو اپنی محبوب عبادت قرار دے کر اسے بندوں پر لازم کردیا۔ مولانا نے کہا کہ قربانی ایک اہم دینی فریضہ ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ قربانی کریں اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل پیرا ہوں کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کی رضا کے لئے اپنا سب کچھ نثار کر دیا۔ قاری جہانگیر، قاری معین الدین، قاری شرف الدین، حافظ گلفام، ڈاکٹر رضوان الرضا، دار العلوم شاہ مینا کے طلباء نے نعت و منقبت کے اشعار پیش کئے۔ نظامت کے فرائض قاری محمد اجمل نے انجام دئے۔ اس موقع پر زاہد علی مینائی، شہنشاہ عالم، ثروت علی، جمیل احمد بیٹری، محمد کفیل، محمد معین وغیرہ بطور خاص موجود تھے۔ صلوٰۃ وسلام قل ودعا کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔

مولانا مرزا محمد اطہر مولانا مرزا محمد اشفاق صاحب کی مجلس برسی ۳۱ر مئی کو

لکھنؤ۔ ۲۹ر مئی، ۲۰۲۵ء عالمی شہرت یافتہ خطیب اور آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے بانی خطیب اکبر مولانا مرزا محمد اطہر صاحب اور خطیب العرفان مولانا مرزا محمد اشفاق صاحب کی مجلس برسی ۳۱ر مئی، ۲۰۲۵ء بروز ہفتہ، ۸ر بجے شب شیعہ کالج وکٹوریہ اسٹریٹ، بجازہ، لکھنؤ میں منعقد ہوگی۔ اس مجلس کو بہار سے تشریف لا رہے خطیب مولانا سید اسد یاور صاحب خطاب فرمائیں گے۔ خانوادۂ خطیب اکبر نے تمام مومنین سے اس مجلس میں شرکت کی گزارش کی ہے۔ یہ اطلاع رہبر علی نے دی۔

ریاست کے 50 اضلاع میں لوگوں کی ایک باڈی تشکیل

لکھنؤ: 29 مئی۔ ہوم گارڈ اور شہری دفاع کے وزیر مملکت (آزاد چارج) جناب دھرم ویر پرجاپتی کی پہل پر، یوپی کے 50 اضلاع کے لیے لوگوں کی ایک باڈی تشکیل دی گئی ہے۔ اس باڈی کو سول ڈیفنس کور کہا جائے گا۔ مذکورہ کور کو کمانڈ کرنے کے لیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس کو بطور کنٹرولر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ جانکاری دیتے ہوئے مسٹر دھرم ویر پرجاپتی نے کہا کہ ریاستی حکومت نے ریاست کے مختلف اضلاع جیسے امبیڈکر نگر، امیٹھی، اوریا، اناؤ، بہرائچ، بارہ بنکی، بلیا، بجنور، بدایوں، چترکوٹ دھام، دیوریا، ایٹہ، ہڑہوا، ہڑہوا، ہڑہوا، میں افراد کی لاشیں تشکیل دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جونپور، قنوج، امروہہ، کاس گنج، کانپور دیہات، گوتم بدھ نگر، غازی پور، ہاپوڑ، ہمیر پور، لکھیم پور کھیری، للت پور، کشی نگر، کوشامبی، مہوبہ، مین پوری، مہاراج گنج، ماؤ، پیلی بھیت، پرتاپ گڑھ، رام پور، رائے نابر سنگر، سانگر، رامپور، ناگر، راونڈ، راونڈ، راونڈ شاہجہاں پور، شاملی، سیتا پور، شراوستی، سون بھدرا، سلطان پور، سدھارتھ نگر اور بلرام پور۔ شری دھرم ویر پرجاپتی نے افراد کی باڈی کی تشکیل کے لیے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جناب پرجاپتی نے بتایا کہ متعلقہ اضلاع کے ضلع مجسٹریٹ کو مذکورہ ایکٹ کے سیکشن-4 کے ذیلی سیکشن-1 اور شہری دفاع کے قواعد، 1968 کے رول-19 کے ذیلی قاعدے-1 کے تحت اختیارات کا استعمال کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

بھوجپور: میں بغیر اجازت بنائے جارہے مذہبی مقام کو کیا منہدم چپے چپے پر فورس تعینات

سہارنپور 29 مئی (پی این ایس) چلکانہ کے بھوج پورتا گاؤں میں غیر قانونی طور پر بنائے جارہے مذہبی مقام کو ضلع انتظامیہ اور پولس نے ضلع پنچایت کے حکم پر بلڈوزر سے مسمار کردیا۔ ایس ڈی ایم صدر، اے ایس پی، آر آر ایف، پی اے سی سمیت ضلع کے کئی تھانوں کی پولیس موقع پر موجود تھی۔ گاؤں والوں نے انہدام کی مخالفت نہیں کی۔ گاؤں کے ہر چپے پر پولیس تعینات رہی۔ بھوج پورتا گا کے بیٹے استخار، ندیم اور احتشام مختار گاؤں کے مضافات میں اپنی زمین پر مسجد بنا رہے تھے۔ پولیس کو اطلاع ملتے ہی اس وقت کے اسٹیشن انچارج نے موقع پر پہنچ کر تعمیراتی کام کو رکوایا۔ تعمیرات کے بارے میں ضلع انتظامیہ اور ضلع پنچایت کو بھی مطلع کیا گیا۔ ضلع پنچایت کے جونیئر انجینئر آدیش کمار نے بتایا کہ تعمیر کرنے والوں کو ضلع پنچایت نے 7 مئی کو بغیر اجازت مذہبی مقام کی تعمیر کے لیے نوٹس دیا تھا۔ بلڈروں نے ضلع پنچایت کو اس کی تعمیر نہ کرنے کی رضامندی دی تھی۔ اس کے باوجود یہ لوگ خفیہ طور پر مذہبی مقام کی تعمیر کر رہے تھے۔ لنٹل لگانے کی تیاریاں ہورہی تھیں۔ جمعرات کو اچانک گاؤں میں پولیس کی سرگرمیاں بڑھ گئیں۔ گاؤں کے مختلف مقامات پر پولیس نمودار ہونے لگی۔ دوپہر تقریباً 12 بجے ایس ڈی ایم صدر سبودھ کمار، اے ایس پی منوج یادو، ضلع پنچایت کے جے ای آدیش کمار اور دیگر کئی اہلکار تین بلڈوزر کے ساتھ تعمیراتی مقام پر پہنچے۔ حکام کے حکم پر زیر تعمیر مذہبی مقام کو گرانے کا عمل شروع کیا گیا جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا۔ ایس ڈی ایم صدر سبودھ کمار نے بتایا کہ بغیر اجازت تعمیر کرنے پر پولس انتظامیہ کی جانب سے 107/16 کے تحت کارروائی کی گئی۔ اس کے باوجود تعمیراتی کام جاری تھا۔ اس کے بعد یہ کارروائی کی گئی ہے۔ اے ایس پی منوج کمار یادو نے بتایا کہ امن برقرار رکھنے کے لیے گاؤں میں آر آر ایف، پی اے سی کے ساتھ تھانہ منڈی، تھانہ کوتوالی دیہات، تھانہ سرساوا، تھانہ چلکانہ پولیس کو تعینات کیا گیا تھا۔ مسماری کا کام پرامن طریقے سے مکمل کیا گیا۔ گاؤں میں کسی بھی قسم کے احتجاج سے بچنے کے لیے انتظامیہ نے پہلے ڈرون کیمروں سے پورے گاؤں کی نگرانی کی۔ گاؤں کی گلیوں میں پولیس کی بھاری نفری تعینات تھی۔ کسی کو بھی تعمیراتی جگہ کی طرف جانے کی اجازت نہیں تھی۔ گاؤں کی طرف جانے والی تمام سڑکوں پر پولیس فورس تعینات تھی۔ گلیوں میں مکمل خاموشی تھی۔

کوشامبی: پولیس انکاونٹر میں انعامی بدمعاش گرفتار

کوشامبی 29 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع کوشامبی کے کراری پولیس ایس او جی ٹیم نے بدھ کی رات ایک مڈھ بھیڑ میں 25 ہزار روپئے کے انعامی بدمعاش کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق 27 مئی کو کراری تھانہ علاقے میں پرکنڈی گاؤں کے نزدیک ایک خاتون کا زیور اور پرس نامعلوم بدمعاشوں نے لوٹ لیا تھا۔ اس واقعہ میں شامل ایک بدمعاش روی کا نام سامنے آیا جس کی تلاش میں کراری پولیس ایس او جی ٹیم کے ساتھ ارکا تراہے کے نزدیک بدھ کی رات میں گاڑیوں کی چیکنگ کررہی تھی۔

پاکستان کے رحیم گینگ سے وابستہ تین سائبر مجرم گرفتار

لکھنو 29 مئی (پی این ایس) پاکستان سمیت کئی ممالک میں سرگرم سائبر ٹھگ گینگ کے سرغنہ رحیم سے منسلک مزید تین سائبر مجرموں کو بدھ کے روز گرفتار کرلیا گیا۔ پولس کا دعویٰ ہے کہ یہ سبھی ضبط شدہ کھاتہ کھولنے اور کھاتوں کا تصفیہ کرنے کے لیے رائے بریلی میں ایجنٹ سنجے پانڈے سے ملنے آئے تھے۔ اس دوران سب پکڑے گئے۔ گرفتار تمل ناڈو کا رہائشی جاوید چنئی میں وانا نیل بزنس سلوشن نامی کمپنی چلاتا تھا۔ کمپنی کے نام پر کھولے گئے اکاؤنٹس میں سائبر ٹھگوں کی رقم کا لین دین کیا گیا۔ رائے بریلی ضلع کی پولیس نے سائبر مجرم سنجے پانڈے، سنو پانڈے، درگیش اور دیپک سنگھ اور ستیم مشرا کو اپریل 2025 میں گرفتار کیا اور انہیں جیل بھیج دیا۔ ان مجرموں کا تعلق پاکستان کے رہنے والے رحیم سے تھا۔ بیرون ملک بیٹھ کر رحیم گرفتار مجرموں کے ذریعے ہندوستان میں بینک اکاؤنٹس کھولتا تھا۔ وہ ان کھاتوں میں سائبر کرائم کی رقم کا لین دین کرتا تھا۔ تفتیش کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ رحیم اور اس کے ارکان کا نیٹ ورک ہندوستان کے ساتھ ساتھ دبئی، نیپال اور پاکستان میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ، تحقیقات کے دوران ریاستوں میں جعلی دستاویزات کے ساتھ بینک اکاؤنٹس کھولے گئے جن میں 1000000 روپے کی لین دین کی گئی 162 کروڑ روپے کئے گئے۔ جب یہ معاملہ سامنے آیا تو پولیس نے چار ریاستوں کے کھاتوں کو سیج کردیا تھا۔

انصاف کے آڑے آتی سیاست یا سیاست کے آڑے آتا انصاف؟

مولانا قاری اسحاق گورا

کرنل صوفیہ قریشی کے حوالے سے مدھیہ پردیش کے وزیر کنور وجے شاہ کے متنازع بیان نے ایک نیا ہنگامہ کھڑا کر دیا ہے۔ یہ وہ ملک ہے جہاں حب الوطنی کے معیار کو ناموں، نعروں اور وردیوں سے تولا جاتا ہے، اور جہاں انصاف کی کرسی اکثر سیاسی رنگ میں رنگی دکھائی دیتی ہے۔ کرنل صوفیہ، جو ملک کی ان چند خواتین میں شامل ہیں جو مسلح افواج میں اعلیٰ عہدے پر خدمات انجام دے چکی ہیں، اُن کے وقار پر کیچڑ اچھالنا صرف ایک فرد کی توہین نہیں بلکہ ایک پورے ادارے کی بے حرمتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر وجے شاہ جیسے وزراء کو کیا ضرورت پیش آئی کہ وہ فوجی افسران پر الزام تراشی کرتے پھریں؟ اور کیا ایسی بے لگام زبان کے باوجود بھی انہیں "مزید راحت" دینا انصاف کے نظام پر ایک طمانچہ نہیں؟ کرنل صوفیہ قریشی کا معاملہ محض ایک بیان یا اس پر ردعمل تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ اس وسیع تر مسئلے کا حصہ ہے جہاں خواتین، اقلیتیں، اور سرکاری عہدیدار بھی اگر "حکومت کی لائن" پر نہ چلیں تو ان کی حب الوطنی اور پیشہ ورانہ شرافت کو سوالیہ نشان بنا دیا جاتا ہے۔ وجے شاہ کا بیان اس سماجی بیماری کی ایک علامت ہے جہاں اختیارات کا نشہ سچ اور اخلاقیات کو روندتا ہوا گزرتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک خاتون کرنل، جس نے میدان جنگ میں ملک کا وقار بلند کیا، اُسی کے کردار کو سیاسی فائدے کی خاطر مشتبہ بنایا گیا۔

جب یہ تنازعہ سامنے آیا تو سپریم کورٹ نے 19 مئی کو ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (SIT) کی تشکیل کا حکم دیا۔ توقع کی جا رہی تھی کہ اب انصاف کی راہ میں شفافیت آئے گی، لیکن جوں جوں دن گزرتے گئے، معاملہ قانونی پیچیدگیوں، التواء، اور کمرہ عدالت کی موشگافیوں میں الجھتا چلا گیا۔ تین آئی پی ایس افسران کی ٹیم تشکیل دی گئی، اس میں ایک خاتون افسر بھی شامل تھی اور شرط یہ تھی کہ وہ مدھیہ پردیش کیڈر کے ہوں لیکن مدھیہ پردیش سے نہ ہوں۔ گویا سپریم کورٹ کو خود یہ خدشہ تھا کہ ریاستی حکومت کی قربت تحقیقات کو متاثر کر سکتی ہے۔ کیا یہ خدشہ خود اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ سیاست اور انصاف کے بیچ گٹھ جوڑ کا خطرہ کتنا شدید ہے؟

ایس آئی ٹی نے 21 مئی کو جائے وقوعہ کا دورہ کیا، مواد اکٹھا کیا، ایک موبائل فون ضبط کیا، اور کچھ گواہوں کے بیانات لیے۔ مگر سپریم کورٹ نے یہ کہہ کر رپورٹ کو خفیہ رکھا کہ تحقیقات ابتدائی مرحلے میں ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ عدالت نے اس بنیاد پر مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کی کارروائی بھی روک دی کہ ایک ہی معاملے پر دو عدالتیں سماعت نہیں کر سکتیں۔ بظاہر یہ ایک قانونی اصول ہے، مگر عملی طور پر اس کا فائدہ صرف اور صرف کنور وجے شاہ کو ملا۔

وجے شاہ کے لیے "مزید راحت" کی خبر ایک بار پھر اس سچائی کو آشکار کرتی ہے کہ طاقتور لوگوں کے لیے عدالت کے دروازے ہمیشہ نرم ہوتے ہیں۔ جس طرح عدالت نے ایس آئی ٹی کی رپورٹ کو عوام کے سامنے پیش کرنے سے انکار کیا، اور جس طرح معاملے کو جولائی تک ٹال دیا گیا، وہ اس تاثر کو مزید تقویت دیتا ہے کہ یہاں انصاف کا ترازو سب کے لیے برابر نہیں۔

یہی وہ مقام ہے جہاں عام شہری سوال کرنے لگتا ہے کہ آخر انصاف کس کے لیے ہے؟ کیا ایک فوجی افسر کی عزت سے کھیلنا اتنا معمولی جرم ہے کہ اس پر محض ایس آئی ٹی کی ابتدائی رپورٹ پر قناعت کر لی جائے؟ کیا وزیر موصوف کی طرف سے معافی یا تردید آنا بھی ضروری نہیں سمجھا گیا؟ یا پھر ہمیں صرف اس بات پر خوش ہو جانا چاہیے کہ معاملہ سپریم کورٹ میں ہے، گویا عدالت کا نام لینا ہی انصاف کا قائم ہو جانا ہے؟

سپریم کورٹ کا یہ کہنا کہ مقدمے کی رپورٹ پبلک نہیں کی جا سکتی کیونکہ تحقیقات ابتدائی مرحلے میں ہیں، ایک سطح پر سمجھ میں آتا ہے۔ لیکن دوسری طرف یہ بات باعثِ تشویش ہے کہ اتنے حساس معاملے میں جہاں ایک خاتون فوجی افسر کا نام داؤ پر لگا ہو، شفافیت کو مؤخر کیا جا رہا ہے۔ اس تاخیر سے وہی فائدہ اٹھا رہا ہے جس نے یہ بیان دیا۔ یہ رویہ عدالتی عمل کی غیر جانب داری پر سوال کھڑے کرتا ہے۔ عدالت نے مداخلت کرنے والے عرضی گزاروں کو بھی نصیحت دی کہ وہ دیگر قانونی راستے اپنائیں، اس میں براہ راست مداخلت نہ کریں۔ سوال یہ ہے کہ جب ریاستی مشینری اور حکومت خود ایک فریق بن چکی ہو، تب "دیگر قانونی راستے" بھی حکومت کے سائے میں ہی چلتے ہیں۔ پھر عام شہری کہاں جائے؟

اگر ہم وجے شاہ جیسے وزراء کے بیانات کو دیکھیں تو یہ بات واضح ہے کہ اُن کی سیاست بیان بازی پر استوار ہے۔ وہ نہ تو تحقیق کرتے ہیں، نہ حقائق کو جانچتے ہیں، بلکہ محض سستی شہرت کے لیے کوئی بھی بات کہہ دیتے ہیں۔ یہ وہی سیاست ہے جہاں فوج کی وردی کو ایک طرف "سینہ چوڑا" کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اور دوسری طرف ایک خاتون کرنل کو بدنام کرنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ نہیں ہوتی۔ اگر وجے شاہ جیسے افراد کو اس طرح "راحت" دی جاتی رہی، تو کل کوئی اور وزیر کسی اور خاتون افسر پر الزام لگا دے گا، اور وہ بھی "ایس آئی ٹی" اور "سٹیٹس رپورٹ" کی گتھیوں میں الجھ جائے گی۔ اگر یہی روش رہی تو یہ سوال بھی کھڑا ہوگا کہ کیا فوج میں خدمات انجام دینے والی خواتین کو بھی اب اپنی حب الوطنی کا ثبوت دینا ہوگا؟

یہ مقدمہ دراصل اس حقیقت کی عکاسی ہے کہ ہندوستانی جمہوریت میں سیاست اور عدلیہ کے درمیان ایک کشمکش جاری ہے۔ ایک طرف حکومتیں اپنے وزیروں کے لیے ڈھال بن کر کھڑی ہو جاتی ہیں، دوسری طرف عدالتیں کبھی احتیاط کے نام پر، کبھی طریقہ کار کے نام پر فیصلہ مؤخر کرتی رہتی ہیں۔ ایسے میں عام شہری کسے اپنا محافظ سمجھے؟

کرنل صوفیہ قریشی ایک علامت ہیں اُن تمام خواتین کی جو اپنے شعبے میں مردوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہیں، جو اس ملک کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ اُن پر اس طرح کیچڑ اچھالنا صرف ایک سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ اخلاقی اور قومی مسئلہ بھی ہے۔

اب وقت آ چکا ہے کہ سیاست دانوں کو زبان کی لگام دینا سیکھنا ہوگا۔ عوام کو بھی یہ سمجھنا ہوگا کہ حب الوطنی صرف نعروں میں نہیں، کردار اور سچائی میں پنہاں ہے۔ جو لوگ ملک کی حفاظت کرنے والے سپاہیوں پر الزامات لگاتے ہیں، انہیں سیاسی میدان سے نکال باہر کرنا ہی جمہوریت کی اصل فتح ہے۔

عدلیہ کو بھی چاہیے کہ وہ صرف قانونی طریقہ کار کی پاسداری پر قناعت نہ کرے بلکہ عوامی اعتماد کو بحال رکھنے کے لیے مؤثر، فوری اور شفاف کارروائی کرے۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ کل کو کوئی اور کرنل صوفیہ اپنے وقار کے لیے دہائی دیتی پھرے اور عدالتیں سٹیٹس رپورٹ کے پیچھے چھپتی رہیں۔

کرنل صوفیہ قریشی اور وزیر کنور وجے شاہ کے درمیان سامنے آنے والا تنازعہ محض ایک شخصی اختلاف یا وقتی سیاسی مسئلہ نہیں، بلکہ یہ ہندوستانی جمہوریت، عدالتی وقار، اور عسکری اداروں کے تقدس پر اٹھتا ہوا وہ سوال ہے جو اب ہر ذی شعور شہری کے ذہن میں گونج رہا ہے۔ یہ واقعہ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم سوچیں: کیا وطن کی خدمت کرنے والی وردی بھی سیاسی بیان بازی سے محفوظ نہیں رہی؟ کیا کسی خاتون فوجی افسر کی دہائی پر بھی انصاف کا پہیہ سست پڑ جاتا ہے؟ اور کیا طاقتور سیاست دانوں کے لیے قانون، سچ، اور اخلاقیات ایک بار پھر محض دکھاوے کے الفاظ بن چکے ہیں؟

وجے شاہ کے خلاف ایس آئی ٹی تشکیل دینا بظاہر عدالتی نظام کی جانب سے ایک فعال قدم تھا، لیکن اس کے بعد پیش آنے والی تاخیر، احتیاط، اور مبہم وضاحتیں اس فعال اقدام کو کاغذی کارروائی میں بدلتی نظر آئیں۔ رپورٹ کو خفیہ رکھنا، ہائی کورٹ کی سماعت روک دینا، اور معاملے کو جولائی تک مؤخر کر دینا عوام میں پائے جانے والے اس شکوک و شبہات کو مزید بڑھا دیتا ہے کہ طاقتوروں کو ہمیشہ مہلت، نرمی اور "راحت" کیوں دی جاتی ہے۔

یہ سوال اب ناگزیر ہو چکا ہے کہ کیا عدالتوں کو محض طریقہ کار، ضابطے، اور شواہد کی سطح پر فیصلہ دینا چاہیے یا انہیں وہ اعتماد بھی بحال رکھنا چاہیے جو عوام کو انصاف کے نظام پر ہونا چاہیے؟ انصاف صرف فیصلوں کے صفحات پر نہیں بلکہ بروقت کارروائی، شفاف عمل، اور یکساں معیار پر عمل سے قائم ہوتا ہے۔ اگر ایک خاتون کرنل، جو ملک کے لیے اپنی جان کی بازی لگا سکتی ہے، اُسے انصاف کے لیے مہینوں انتظار کرنا پڑے، تو عام شہری کا کیا حال ہوگا؟ وہ عوام جو روزانہ قانون، پولیس، اور عدالتوں کے رحم و کرم پر جیتے ہیں، اُن کے لیے عدلیہ کی تاخیر ایک مایوسی کا اعلان ہے۔

ایک اور قابلِ غور پہلو یہ ہے کہ کرنل صوفیہ قریشی محض ایک فرد نہیں، بلکہ وہ ہزاروں لاکھوں اُن خواتین کی نمائندہ ہیں جو وطن عزیز میں اپنی صلاحیتوں، ہمت، اور قربانیوں سے مردوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہیں۔ اُن کے خلاف کسی بھی سیاسی شخصیت کی زبان درازی دراصل ایک سوچ کی عکاسی ہے جو آج بھی عورت کو کمزور، تابع اور محض تماشائی سمجھتی ہے۔ جب ایک خاتون کرنل کے خلاف بے بنیاد الزام لگایا جاتا ہے تو دراصل یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ عورت خواہ کتنی بھی بااختیار ہو جائے، وہ سیاست کی زبان کا آسان نشانہ بن سکتی ہے۔

اس واقعے کے ذریعے ایک اور تلخ حقیقت بھی ہمارے سامنے آئی: کہ جب سیاست کا استعمال محض الزام تراشی، ووٹ بینک، اور نفرت انگیز بیانیے کے لیے کیا جائے تو نہ ادارے محفوظ رہتے ہیں، نہ افراد، اور نہ ہی وہ نظریات جن پر ایک مہذب معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ وزیر موصوف کی طرف سے اب تک کوئی معقول صفائی یا معذرت سامنے نہیں آئی، بلکہ تمام تر توجہ اس امر پر رہی کہ قانونی پیچیدگیوں، سٹیٹس رپورٹ اور وقت کے بہانے سے اصل جواب دہی سے بچا جائے۔ یہ وہی انداز ہے جو ہمارے عوامی نمائندوں کو بے اعتبار بناتا جا رہا ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم بطور معاشرہ اور بطور ریاست کچھ بنیادی فیصلے کریں۔ ہمیں ایسے وزراء سے نجات حاصل کرنی ہوگی جو عوامی خدمت کے بجائے زبان کے تیر چلاتے ہیں۔ ہمیں اپنی عدلیہ کو مزید بااختیار، غیر جانبدار، اور وقت کی قید سے آزاد کرنا ہوگا تا کہ انصاف صرف ہو نہیں، بلکہ ہوتا ہوا نظر بھی آئے۔ ہمیں میڈیا، سول سوسائٹی، اور عوام کو بھی اس بات پر آمادہ کرنا ہوگا کہ وہ محض جذباتی بیانیوں کے پیچھے نہ بھاگیں بلکہ اُن مسائل پر آواز اٹھائیں جو اصل میں قوم کی ترقی، وقار، اور اتحاد کے لیے خطرہ ہیں۔

اس واقعے نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ اگر ہم نے اب بھی زبان، سیاست، اور انصاف کے توازن کو درست نہ کیا، تو وہ دن دور نہیں جب عوامی اعتماد کا بحران ناقابلِ واپسی حد تک جا پہنچے گا۔ اگر ایک خاتون کرنل کے ساتھ انصاف نہیں ہو سکتا، تو عام شہری کس امید پر جئے گا؟ اور اگر وزیر اپنے الفاظ پر قائم رہتے ہوئے راحت پر راحت حاصل کرے گا، تو ملک میں اخلاقیات کس دروازے پر دستک دے گی؟

کرنل صوفیہ کا معاملہ ہمیں آئینہ دکھا رہا ہے۔ سوال یہ نہیں کہ وجے شاہ نے کیا کہا، سوال یہ ہے کہ ہم نے اُس کے کہے پر کیا ردعمل دیا؟ کیا ہم نے سچ کا ساتھ دیا، یا مصلحت اور مفاد کے دباؤ میں خاموشی اختیار کی؟ آئندہ آنے والے وقتوں میں یہی فیصلہ کرے گا کہ ہم کیسا معاشرہ بنانا چاہتے ہیں، ایک ایسا جہاں سچ دبا دیا جائے، یا ایک ایسا جہاں ہر شخص، خواہ وہ عام ہو یا خاص، برابر کا حق دار ہو انصاف کا۔ یہ فیصلہ ہمیں، آپ کو، اور ہر باشعور شہری کو کرنا ہے۔ اور جلد کرنا ہے، کیونکہ دیر ہو چکی ہے، مزید تاخیر شاید ناقابلِ تلافی ہو۔

Ishaqgora@gmail.com

فلسطین: اور لہو ٹپکتا رہے گا!

رشید پروین سوپور

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ۲۰۱۸ میں اپنی پہلی معیاد کے دوران ایک تاریخی جملہ کہا تھا کہ "ایسے ممالک بھی موجود ہیں جو ہمارے تحفظ کے بغیر ایک ہفتہ بھی نہیں چل سکتے اور انہیں اس کی قیمت بھی چکانی پڑے گی" یہ واضح اشارہ سعودی عرب اور عرب امارات کی طرف تھا اور ان دونوں ممالک نے اس بات کو اچھی طرح اور واضح طور پر سمجھا بھی تھا، لیکن محکوم، مجبور اور کمزور لوگ تڑپنے کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں؟ کیونکہ (ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات) اس پس منظر میں ٹرمپ نے جنوری ۲۰۲۵ ڈیوس اکنامک فورم میں سعودی عرب سے ایک ہزار ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا مطالبہ کیا تھا، ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ سرمایہ کاری کے پردے میں وہ قیمت ہے جو ٹرمپ سمجھتا ہے کہ سعودی حکومت کو تاوان اور ہماری نگہبانی کی صورت ادا کرنی چاہیے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ امریکی سپورٹ اور مرضی کے خلاف یہ لوگ ایک ہفتے بھی بادشاہ نہیں رہ سکتے، اور ایسا لگتا ہے کہ یہ بات یہ حکمراں جانتے اور اچھی طرح سمجھتے ہیں، یوں تو یہ کھلا کھلا بلیک میل ہے لیکن خوبصورت پردوں میں چھپایا جا رہا ہے، اور اپنی دوسری ٹرم میں اپنے عزائم کا اظہار یوں کیا تھا 'میری حلف برداری تک حماس یرغمالیوں کو رہا کر دے، نہیں تو حشر برپا ہوگا'' امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے وہائٹ ہاؤس میں منتقل ہونے سے بھی پہلے اپنے بیان میں یہ بات واشگاف اور واضح الفاظ میں کہی ہے اور یہ مشرق وسطیٰ اور خصوصاً مسلم ممالک کے لئے ایک واضح پیغام ہی نہیں بلکہ کھلی کھلی وارننگ تھی ہے، ٹرمپ قیدیوں کی ایک چھوٹی سی تعداد کے لئے سارے مشرق وسطیٰ میں قیامت برپا کرنے کی بات بڑی آسانی سے کر سکتے ہیں لیکن ان ہزار ہا فلسطینیوں کے بارے میں کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھتے جو برس ہا برس اور طویل مدتوں سے اسرائیلی قیدوں اور عقوبت خانوں میں دم توڑ رہے ہیں، اور یہ بھی ٹرمپ کو نظر نہیں آ رہا کہ ابھی تک ایک اندازے کے مطابق غزہ کی چھوٹی سی پٹی پر دو جنگ عظیموں سے بھی زیادہ بارود گرایا جا چکا جس میں آج کے فاسفورس بموں اور کارپٹ بامنگ بھی شامل ہے اور اسرائیلی جارحیت سے اگر چہ ابھی تک ہلاک ہونے والوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں لیکن ایک اندازے کے مطابق یہ تعداد لاکھوں میں ہے جس میں سب سے زیادہ تعداد بچوں کی بتائی جاتی ہے اور دنیا کے بہت سارے ممالک اس بات پر متفق ہیں کہ یہ فلسطینیوں کی نسل کشی ہے۔ اسرائیل نے جس طرح سے معصوم اور بے گناہ شہریوں کا قتل عام جاری رکھا ہے اس کی کوئی مثال ماضی میں کہیں نہیں ملتی، لیکن صدر ٹرمپ کو نہ یہ سب نظر آتا ہے اور نہ ہی اس کے ذہن میں ان لاکھوں انسانوں کی موت کے مناظر گھومتے ہیں اور نہ ہی غزہ پٹی کے شہر و دیہات جو ملبے کے ڈھیروں میں تبدیل ہو چکے ہیں جہاں ہزاروں کی تعداد میں انسانی لاشیں بھی دفن ہو چکی ہیں، ٹرمپ کو رلاتی ہیں۔ اور نہ وہ اس بات پر ماتم کناں ہیں کہ اب تک ایران کے سینکڑوں سائینسداں اور حماس اور حزب اللہ کے کمانڈراں معہ ایرانی صدر کے موساد نے شہید کئے ہیں، امریکہ کا ہر صدر، بس ٹیپ ریکارڈر کی طرح یہی ایک جملہ دہرا رہا ہے کہ "ہم اسرائیل کے ساتھ کھڑے ہیں، اور اس معاملے میں کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں"، اب آیئے امریکی صدر ٹرمپ کے حالیہ دورے کا جائزہ لیں جس میں وہ سعودی عرب۔ عرب امارات اور قطر گئے۔ یہ دورہ ٹرمپ کے دوسرے صدارتی دور کی سب سے بڑی سرگرمی اور اہم دورہ تھا، اور آپ جانتے ہی ہوں گے کہ ٹرمپ امریکہ کے لئے سعودی پیٹر ڈالرس کو بڑی اہمیت دیتا ہے کیونکہ اصل حقائق یہی ہیں کہ امریکی معیشت قرضوں کے نیچے دبی ہوئی ہے اور اس قدر قرض دار ہے کہ وہ کبھی اس گورکھ دھندے سے نہیں نکل پائے گی، بہرحال ٹرمپ کا استقبال سعودی حکومت نے شاندار طریقے سے کیا اور ائیرپورٹ کو اعلیٰ قسم کے قالینوں سے مزین کیا گیا، اس والہانہ استقبال میں آقا اور فرمانبردار غلاموں کی جھلکیاں بڑی آسانی سے سجی اور دیکھی جا سکتی تھیں، جب مسلم ملک کی چھوٹی چھوٹی بچیوں نے اپنے بال کھلے چھوڑ کر اپنے سروں کا رقص پیش کیا۔ (شیطان نجد سے ہی سر نکالے گا۔ حدیث مبارک) ریاض میں ایک کانفرنس کے دوران ۶۰۰ سو ارب ڈالر کے معاہدے پر دستخط ہوئے، اس بڑی اور خطیر رقم کو سرمایہ کاری کا نام دیا گیا، قطر میں شیخ تمیم بن حمد آل ثانی نے ٹرمپ کے ساتھ 2.1 ٹریلین ڈالرس کی سرمایہ کاری پر دستخط کئے اور ٹرمپ کو ۴۰۰ ملین ڈالرس کا بوئینگ جیٹ تحفے میں پیش کیا، متحدہ عرب امارات نے ٹرمپ کو ملک کا سب سے بڑا اعزاز عطا کیا۔ اس کے بعد دوران ملاقات ۲۰۰ ارب ڈالرس کی سرمایہ کاری پر دستخط ہوئے، اتنا سب کچھ دینے کے بعد کسی بھی مسلم ملک کے سربراہ کے ہونٹوں پر کوئی ہلکی سی شکایت یا شکوہ فلسطین کی نسل کشی پر نہیں آ سکا، یہ ڈر، یہ خوف اور یہ غیر مشروط سرنڈر، اس کے سوا اور کیا کہئے کہ یہ وہی دجالی فتن ہے جو احادیث سے واضح ہے کہ دجال اپنی جھولی میں جنت اور جہنم ساتھ لئے پھرے گا اور اسی بل بوتے پر ساری دنیا کو مسخر کرے گا، اگرچہ اصل دجال کا ظہور باقی ہے لیکن یہ اس کے لئے زمین پہلے ہی سے ہموار ہو رہی ہے، کوئی بھی ملک اس کی دست برد سے نہیں بچا ہے اور نہ کوئی ملک اس کی مرضی سے انحراف کر سکتا ہے، امریکہ کھلے عام چاہتا ہے کہ تہذیب بھی اسی کی ہو، تمدن بھی اسی کا ہو، صحافت اور ثقافت بھی اسی کے منشا کی ہو یہاں تک کہ جینے مرنے کا انداز بھی اسی کی معاشرت کا سب کو قبول ہو اور جو اس راہ میں رکاوٹ بن سکتے تھے ان ممالک کو امریکہ نے اپنی مسلسل حکمت عملیوں سے کھنڈروں میں تبدیل کیا ہے جس کی مثال شام، عراق، سوڈان، لبنان، اردن اور دوسرے مسلم ممالک ہیں۔ دجال یا دجل کی یہی صفات ہیں، لیکن اصل مسکن جہاں دجال کو پہنچنا ہے فلسطین ہی ہے، یہ تو اس کے لئے سٹیج سیٹ ہو رہا ہے جس سے اسرائیل تشکیل تو دے رہا ہے لیکن آخری ایام دجال کے اسی سرزمین میں گذریں گے۔ اور احادیث میں ان باتوں کا اظہار ہے کہ دجال کے پاس ساری قوتیں ہوں گی اور ساری دنیا اس کی قوت اور طاقت سے لرزہ براندام ہوگی؟ وقت کی مسلم حکومتیں، مسلم حکمراں اور مسلم مملکتوں نے بھی دجالی لباس زیب تن کر رکھا ہے اور سودی معاشی نظام کو ہی حتمی اور آخری سمجھ کر اپنے ممالک میں رائج کر دیا ہے، اور اب حیران کن شداد کی جنت سے بھی حیرت انگیز شہر تعمیر ہو رہے ہیں (یہ اس بات کی نشاندہی ہے کہ دجال اسی سرزمین سے سر اٹھائے گا) یہی دجال کا کمال تو ہے کہ خود وہ ایک آنکھ سے ہی دیکھنے کا متحمل ہے یعنی مادیت کے بغیر وہ روحانی دنیا کی بصیرت سے مکمل خالی ہوگا اور دیکھا دیکھی اس نے یہ انداز فکر تعلیمی اور سائنسی انداز میں پیش کر کے بازی مار لی ہے اور ساری دنیا کے ساتھ ساتھ جس میں مسلم مملکتیں بھی ہیں اس پر اور اس طرز نظام پر ایمان لا چکی ہیں، اب صرف دیر اس بات کی ہے کہ اسرائیل امریکہ کو ٹیشو پیپر کی طرح استعمال کر کے خود سپر پاور ہونے کا اعلان کب کرتا ہے؟ کیونکہ یہی وہ لمحہ ہوگا جب دجال امریکہ سے اپنے آخری ٹھکانے یروشلم منتقل ہوگا، اگرچہ اس کے لئے بڑی تیزی سے کام ہو رہا ہے اور ہیکل سلیمانی کی تعمیر کی ابتدا شروع کرنے کی زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں، اور ہیکل سلیمانی کی تعمیر موجودہ قبلہ اول کو منہدم کئے بغیر ممکن نہیں، اس کی تعمیر کے ساتھ ہی یہودی عقیدے کے مطابق مسیحا آ کر ساری دنیا پر یہودیوں کی حکومت قائم کریں گے، احادیث کی روشنی میں یہ قوم اپنے آخری انجام کی طرف بڑی تیزی سے جا رہی ہے، کیونکہ (دجال) نے انہیں اپنے شکنجے میں لے رکھا ہے اور جس سے یہ لوگ اللہ کی مرضی اور منشا سمجھتے ہیں وہ ان کے لئے دجالی پھندا ثابت ہوگا اور اس میں کوئی ذرہ برابر بھی فرق کی گنجائش نہیں کیونکہ یہ فرمودات رسول ﷺ کے ہیں جو اٹل اور برحق ہیں، اور، ہماری مسلم مملکتیں سمجھتی ہیں کہ اسرائیل کا ساتھ دے کر وہ محفوظ بھی رہیں گی اور بادشاہتیں بھی جاری رہیں گی، افسوس کہ انہوں نے شاید کبھی تاریخ کا نہ تو مطالعہ کیا ہے اور نہ ہی شاید ان احادیث مبارکہ کو سمجھا ہے، ظاہر ہے کہ یہی علاقہ آخری بڑی جنگ کا میدان کارزار ہوگا کیونکہ اس کے بعد یہ قوم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے اسی طرح نابود ہوگی جس طرح قوم عاد و ثمود اور نمرودوں کی داستانیں صرف عبرت کے لئے باقی رکھی گئیں، عرب و مسلم دنیا کی تباہی کے بغیر یہ وقت آ ہی نہیں سکتا، اور اس تباہی میں سو میں سے ننانوے کو قتل ہونا پڑے گا دجالی ہنگامہ تب تک فرو نہیں ہوگا جب تک نہ حضرت مسیح ابن مریم اس دنیا میں آسمان سے اتریں گے،، دجال کو قتل کریں گے اور دین ابراہیمی نافذ کریں گے، یہ تیسری بار قوم یہود کی سزا ہوگی جس میں یہ ساری قوم فنا کے گھاٹ اترے گی۔ یہود کا یہ مقدر پہلے سے ہی طے ہے لیکن عرب دنیا بھی اپنی غفلت اور عیش کوشی کی بڑی قیمت ادا کرے گی۔ اور تب تک ارض فلسطین سے لہو ٹپکتا رہے گا،،

****

ایک قابل قدر اعلان

سہیل انجم

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بی آر گوئی کے اس اعلان کو کہ میں اور جسٹس ابھے ایس اوکا اپنے عہدوں سے سبکدوشی کے بعد کوئی بھی منصب قبول نہیں کریں گے، سپریم کورٹ کے تقدس اور غیر جانبداری کو برقرار رکھنے کی سمت میں ایک اہم اور قابل قدر قدم تصور کیا جا رہا ہے۔ انھوں نے یہ اعلان جسٹس اوکا کی سبکدوشی کے موقع پر منعقدہ روایتی الوداعی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے جسٹس اوکا کی بھرپور ستائش کرتے ہوئے کہا کہ میں سپریم کورٹ میں ان کی بہت کمی محسوس کروں گا۔ لیکن میں خوش ہوں کہ ٹھیک چھ ماہ کے بعد میں بھی ان کے نقش قدم پر چلوں گا۔ (یعنی میں بھی سبکدوش ہو جاؤں گا)۔ ہم دونوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم مابعد سبکدوشی کوئی بھی عہدہ قبول نہیں کریں گے۔ البتہ ہم دونوں مل کر کام کریں گے۔ انھوں نے جسٹس اوکا کی قانونی سمجھ اور آئین و قانون کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے فیصلے سنانے کی اہلیت کی ستائش کی۔ جبکہ جسٹس اوکا نے کہا کہ آج میں کم از کم ایک اور اننگ کھیلنے کے بارے میں نہیں سوچ رہا۔ میں خود کے لیے کچھ وقت نکالوں گا۔ جسٹس گوئی نے اس سے قبل بھی جب وہ چیف جسٹس کا عہدہ سنبھال رہے تھے، میڈیا سے بات کرتے ہوئے سبکدوشی کے بعد کوئی بھی عہدہ نہ لینے کی بات کہی تھی۔ 23 مئی کو انھوں نے دوبارہ اس کا اعلان کیا۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ سابق چیف جسٹس سنجیو کھنہ نے بھی سبکدوشی کے بعد کوئی عہدہ قبول نہ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ تاہم انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں قانون سے متعلق ہی کچھ کام کروں گا۔ ماضی میں بھی سپریم کورٹ کے بعض ججوں کی جانب سے ریٹائرمنٹ کے بعد کوئی سرکاری عہدہ نہ لینے کے عہد کا اعلان کیا گیا تھا۔ جن میں جسٹس جستی چیلامیشور، سابق چیف جسٹس جے ایس کھیہر، جسٹس آر ایم لوڈھا اور جسٹس ایس ایچ کپاڈیہ شامل ہیں۔

ماضی میں سپریم کورٹ کے ججوں کی جانب سے مابعد سبکدوشی سرکاری عہدے قبول کرنے کی روایت رہی ہے۔ جسے سابق چیف جسٹس رنجن گوگوئی نے آگے بڑھایا۔ لیکن انھوں نے جس طرح ایودھیا معاملے میں رام مندر کے حق میں فیصلہ لکھوایا اور اس کے بعد ہی راجیہ سبھا کی رکنیت قبول کر لی اسے نہ تو قانون دانوں نے اچھی نظروں سے دیکھا اور نہ ہی عوام نے۔ اسی طرح ایک اور سابق چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے اپنے گھر پر وزیر اعظم کے ساتھ پوجا میں شریک ہو کر اور بعد میں یہ اعلان کر کے کہ انھوں نے ایودھیا معاملے کا فیصلہ لکھنے سے قبل بھگوان سے مشورہ کیا تھا، اپنی بنی بنائی ساکھ کو ملیا میٹ کر دیا۔ ایودھیا فیصلے میں شامل رہنے والے جسٹس عبد النذیر کا فوراً گورنر کا منصب سنبھال لینا بھی ان کے فیصلوں پر شکوک و شبہات کے سائے ڈالتا ہے۔ ان مثالوں کے تناظر میں تین ججوں کا یہ اعلان کہ وہ کوئی عہدہ نہیں لیں گے، عدلیہ کے تقدس میں یقین رکھنے والوں کے لیے باعث اطمینان ثابت ہوا۔ سابق چیف جسٹس سنجیو کھنہ نے اپنے دور میں کئی نئی روایتیں شروع کیں جن میں ججوں کی جانب سے اثاثوں کا اعلان بھی شامل ہے۔ سپریم کورٹ کی تاریخ میں ایسا پہلی بار ہوا کہ ججوں نے اپنے اثاثوں کا اعلان کیا۔ ان کے اعلان کردہ اثاثوں کی تفصیل سپریم کورٹ کی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ اس کے مطابق جسٹس گوئی کے پاس سوا پانچ لاکھ کے سونے اور زیورات ہیں۔ جبکہ ان کی اہلیہ کے پاس 29 لاکھ 70 ہزار کے زیورات ہیں۔ اگلے چیف جسٹس ہونے والے جسٹس سوریہ کانت کے پاس چنڈی گڑھ میں ایک رہائش، پنچ کولہ میں زرعی زمین، گوڑگاوں میں ایک پلاٹ اور چار کروڑ گیارہ لاکھ کی فکسڈ ڈپازٹ ہے۔ جسٹس ابھے ایس اوکا کے پاس تھانے مہاراشٹر میں ایک رہائشی اپارٹمنٹ اور اسی علاقے میں غیر منقسم زرعی زمین ہے۔ اس کے علاوہ 21 لاکھ 76 ہزار کی فکسڈ ڈپازٹ اور نو لاکھ دس ہزار کی بچت ہے۔ البتہ سنجیو کھنہ کا اثاثہ ان ججوں سے زیادہ ہے۔ لیکن ان کے پاس زیادہ اثاثے ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ انھوں نے عدالتی کارروائی میں بدعنوانی سے کام لیا ہوگا۔ کچھ لوگ خاندانی امیر ہوتے ہیں۔

جہاں تک ججوں کے سرکاری منصب قبول کرنے کا معاملہ ہے تو عدالتی معاملات کی رپورٹنگ کرنے والی ویب سائٹ 'بار اینڈ بینچ' کے مطابق گزشتہ پانچ برسوں میں سپریم کورٹ کے سبکدوش ججوں میں سے 21 فیصد نے عہدے قبول کیے۔ بعض مبصرین کا کہنا ہے کہ سبکدوشی کے بعد عہدے حاصل کرنے کے لالچ میں بہت سے جج حضرات ایسے فیصلے صادر کرتے ہیں جو حکومت کے موقف کی تائید کرتے ہوں یا جو حکومت کے حق میں جاتے ہوں۔ ویسے یہ معاملہ برسوں سے زیر بحث ہے کہ ججوں کو ریٹائرمنٹ کے بعد کوئی سرکاری عہدہ لینا چاہیے یا نہیں۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ کوئی مدت ہونی چاہیے جس کے گزرنے کے بعد ہی انھیں کوئی منصب قبول کرنا چاہیے۔ ویسے عہدہ حاصل کرنے کی روایت کانگریس کے زمانے سے ہی چلی آ رہی ہے۔ البتہ موجودہ حکومت میں یہ روایت ناپسندیدہ انداز میں آگے بڑھی ہے۔ رپورٹوں کے مطابق گزشتہ پانچ سال میں 28 جج ریٹائر ہوئے۔ جن میں سے چھ ججوں کو آئینی عہدے دیے گئے۔ جسٹس آدیش کمار گوئل چھ جولائی 2018 کو ریٹائر ہوئے اور انھیں اسی روز نیشنل گرین ٹریبونل کا چیئرپرسن نامزد کر دیا گیا۔ جسٹس ارون مشرا دو ستمبر 2020 کو ریٹائر ہوئے اور انھیں دو جون 2021 کو قومی انسانی حقوق کمیشن کا چیئرپرسن نامزد کر دیا گیا۔ جسٹس اشوک بھوشن چار جولائی 2021 کو ریٹائر ہوئے اور انھیں آٹھ نومبر 2021 کو نیشنل کمپنی لا اپیلیٹ ٹریبونل کا چیئرپرسن نامزد کیا گیا۔ جسٹس ہیمنت گپتا 16 اکتوبر 2022 کو ریٹائر ہوئے اور انھیں 22 دسمبر 2022 کو نئی دہلی انٹرنیشنل آربٹریشن سینٹر کا چیئرپرسن نامزد کیا گیا۔ جسٹس ایس عبد النذیر چار جنوری 2023 کو ریٹائر ہوئے اور انھیں 12 فروری 2023 کو آندھرا پردیش کا گورنر بنا دیا گیا۔ سابق چیف جسٹس رنجن گوگوئی 17 نومبر 2019 کو ریٹائر ہوئے اور انھیں 19 مارچ 2020 کو راجیہ سبھا کا رکن نامزد کر دیا گیا۔ جسٹس عبد النذیر اور جسٹس گوگوئی ایودھیا معاملے کا فیصلہ سنانے والی بینچ میں شامل رہے ہیں۔

سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ ججوں کی جانب سے سرکاری عہدے قبول کرنے کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو 'لا ایڈوائس' نامی ویب سائٹ کی رپورٹ بتاتی ہے کہ جسٹس ایس فضل علی 18 ستمبر 1951 کو ریٹائر ہوئے اور حکومت نے انھیں سات جون 1952 کو آسام کا گورنر نامزد کیا۔ جسٹس فاطمہ بی بی 29 اپریل 1992 کو ریٹائر ہوئیں اور انھیں 1997 میں تمل ناڈو کا گورنر نامزد کیا گیا۔ جسٹس رام ناتھ مشرا 1992 میں چیف جسٹس کے عہدے سے ریٹائر ہوئے اور انھیں 1993 میں قومی انسانی حقوق کمیشن کا چیئرپرسن نامزد کیا گیا۔ کانگریس نے 1998 میں اٹل بہاری واجپئی کے دور حکومت میں انھیں راجیہ سبھا کا رکن بھی بنایا تھا۔ چیف جسٹس پی ستھا سیوم 26 اپریل 2014 کو ریٹائر ہوئے اور انھیں اسی سال پانچ ستمبر کو کیرالہ کا گورنر بنا دیا گیا۔ یو پی اے ایک اور یو پی اے دو کے دوران 14 ریٹائرڈ ججوں کو سرکاری عہدے دیے گئے۔ جبکہ مودی حکومت کی پہلی مدت میں ہی 12 ججوں کو عہدے دیے گئے۔ ویسے دیکھا جائے تو ایسا کوئی قانون نہیں ہے جو ججوں کے سرکاری عہدہ لینے سے روکتا ہو یا یہ بتاتا ہو کہ سپریم کورٹ کے جج ریٹائرمنٹ کے کتنے دنوں کے بعد سرکاری عہدہ لے سکتے ہیں۔ لیکن لا کمیشن کے سابق چیئرمین جسٹس اے پی شاہ نے سفارش کی تھی کہ ججوں کو ریٹائرمنٹ کے تین سال بعد کوئی عہدہ لینا چاہیے۔ لیکن مرکزی حکومت نے 2019 میں پارلیمنٹ میں یہ واضح کیا تھا کہ اس سلسلے میں قانون وضع کرنے کی اس کی کوئی منشا نہیں ہے۔ بہرحال اس پر ماہرین قانون کی الگ الگ آراء ہیں کہ ججوں کو مابعد سبکدوشی کوئی سرکاری عہدہ لینا چاہیے یا نہیں لیکن ایک بڑا طبقہ اسے اچھی نظروں سے نہیں دیکھتا۔

موبائل: 9818195929

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی- وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

حضرت علی عَلَیہِ السَّلام اور حضرت فاطمہ زہرا کی شادی

حضرت علی (ع) اور حضرت فاطمہ زہرا (س) کی شادی کا واقعہ مختلف شیعہ اور سنی منابع میں کہیں مختصر اور کہیں تفصیل سے ذکر ہوا ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا (س) اور حضرت علی (ع) کی شادی کی بات، رسول خدا ﷺ کی، مدینہ سے ہجرت کے تقریباً ایک سال بعد اور ہجرت کے دوسرے سال کے ابتدائی مہینوں میں صفر کے مہینے میں یا ربیع الاول کے مہینہ میں انجام پایا۔ اور شادی کی رسومات تقریباً آٹھ یا دس مہینہ کے بعد اسی سال شوال یا ذی الحجہ کے مہینہ میں ہوئی۔

حضرت فاطمہ زہرا (س) کی عمر شادی کے وقت تقریباً اس وقت نو یا دس سال کی رہی ہوگی سات سال اور اس وقت حضرت علی (ع) کی عمر بھی تقریباً اکیس سال کی رہی ہوگی۔

اس شادی کے تین اہم ارکان ہیں، جن کی سیرت پر اس تحریر میں توجہ مرکوز کی گئی ہے، دولہا، دلہن اور دلہن کے والد ہیں، یہ تینوں ہی معصوم ہیں، اور اس مقدس کام کو انجام دینے میں ان کی سیرت خاص اہمیت کی حامل ہے۔

اب ہم اس جگہ پر پیغمبر خدا (ص)، حضرت علی (س) اور حضرت فاطمہ زہرا (س) کی سیرت اور شادی کے آداب، سلوک کو مختصراً بیان کریں گے:

۱: مادی چیزوں کی طرف بے توجہی

حضرت فاطمہ زہرا (س) کا رشتہ عموی طور پر مشہور لوگ یا امیر لوگ اور طاقتور لوگوں کے خاندان سے آیا کرتا تھا۔ عبدالرحمن بن عوف نے بھی آپ سے شادی کے سلسلہ میں بہت زیادہ جہیز کی پیش کش کی تھی، لیکن رسول خدا (ص) اور ان کی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا (س) نے ایسے تمام رشتوں کو رد کر دیا۔ کیونکہ شادی کے سلسلہ میں جو چیز مد نظر ہونی چاہئے وہ ایمان اور عمل صالح ہے دولت و ثروت اور طاقت مد نظر نہیں ہونی چاہئے۔

۲: محبت اور پیار

حضرت علی (ع) کی حضرت فاطمہ (س) سے محبت فطری تھی۔ آپ کے ساتھ رشتہ داری کے علاوہ چونکہ حضرت فاطمہ زہرا (س) رسول خدا ﷺ (ص) کی بیٹی تھیں۔ اس لئے حضرت علی (ع) کو حضرت فاطمہ زہرا (س) سے خاص لگاؤ تھا۔ حضرت علی (ع) نے حضرت فاطمہ زہرا (س) کے سلسلہ میں یہ قسم کھائی کہ حضرت فاطمہ زہرا (ع) محبت اور الفت کی پیکر ہیں۔ اور حضرت علی (ع) کا حضرت فاطمہ زہرا (س) کا رشتہ ایک معنوی رشتہ تھا۔

۳: لڑکی سے مشاورت

اس زمانے کے معاشرے کے رواج کے برخلاف جو لڑکیوں سے مشورہ کرنا ناگوار سمجھتا تھا۔ تمام رشتوں کے معاملے میں رسول خدا ﷺ نے سب سے پہلے اپنی بیٹی لئے حضرت فاطمہ زہرا (س) سے مشورہ کیا اور حضرت فاطمہ زہرا (س) پہلے سے اپنی کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔ حضرت علی (ع) کے رشتہ نے، اگرچہ رسول خدا ﷺ کے چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر کئے اور رسول خدا ﷺ نے ان کا استقبال کیا لیکن آپ نے عقد کی درخواست کا جواب اپنی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا (س) کے سپرد کیا۔

۴: شادی میں مساوات کی وضاحت

مساوات اور کفو کا ہونا خاندانی اجزا مین سے ہے، جس کی طرف تمام معاشرہ اور افراد توجہ دیتے ہیں۔ اگرچہ مختلف معاشروں اور لوگوں کفو اور مساوات کی وضاحت کس طرح کرتا ہے مثال کے طور پر رسول خدا ﷺ نے جناب جویبر کی شادی، (جو کہ رسول خدا ﷺ کے صحابی تھے اور اقتصادی حالات سے کمزور تھے) ذلفی کے ساتھ (جو کہ قبائل کے سرداروں میں سے ایک کی بیٹی تھی) ان کی شادی کے سلسلہ میں نے فرمایا کہ مساوات کے معنی امیری و غریبی نہیں ہے۔ بلکہ ایمان اور اخلاق اور عمل صالح ہے۔

اس تعریف کو مد نظر رکھتے ہوئے رسول خدا ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا (س) کا نہ کوئی ثانی تھا اور نہ کوئی کفو، اس لئے رسول خدا ﷺ نے حضرت فاطمہ (س) کی شادی کے بارے میں فرمایا: اگر خداوند عالم نے حضرت فاطمہ زہرا (س) کے لئے حضرت علی (ع) کو پیدا نہ کیا ہوتا تو روئے زمین پر آدم (ع) سے لے کر دوسروں تک حضرت فاطمہ زہرا (س) سے شادی کرنے والا کوئی نہ ہوتا۔

۵: شائستگی کا مظاہرہ کرنا

رسول خدا ﷺ (ص) کے پاس جب حضرت فاطمہ زہرا (س) کے رشتہ کی بات آتی تو حضرت فاطمہ زہرا (س) بغیر الفاظ کے یعنی اپنے طرز عمل سے پیغمبر اکرم (ص) کو جواب دیتی تھی۔ جیسا کہ پہلے کچھ رشتوں کے جواب میں آپ نے منہ پھیر لیا اور اپنی مخالفت کا اظہار کیا لیکن جب حضرت فاطمہ زہرا (س) نے امیر المومنین حضرت علی (س) کی رشتہ کی بات سنی تو اپنا سر جھکا لیا اور خاموشی اختیار کی۔ رسول خدا ﷺ (ص) نے حضرت فاطمہ زہرا (س) کے حیاء کو دیکھتے ہوئے فرمایا: اللہ اکبر، فاطمہ (س) کی خاموشی ان کی قبولیت کی علامت ہے۔

۶: لڑکی کو رشتہ کے بارے میں بتانا

اگر چہ شادی کرتے وقت لڑکی کی رائے پوچھنا ضروری ہے لیکن صحیح راستہ اختیار کرنے میں اس کو مشورہ دینا بھی ضروری ہے اور جیسا کہ رسول اللہ (ص) کی سیرت رہی ہے۔ آنے والے رشتوں کے سلسلہ میں رسول خدا (ص) نے تمام رشتوں کو اپنے تک رکھا لیکن جس وقت حضرت علی (ع) کا رشتہ حضرت فاطمہ زہرا (س) کے لئے آیا تو رسول خدا (ص) نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ (س) سے حضرت علی (ع) کے فضائل و مناقب، اخلاق بیان کیا اور فرمایا کہ اے میری بیٹی فاطمہ (س) اس وقت علی (ع) کا رشتہ آیا ہے اس رشتہ کے سلسلہ میں تمہاری کیا رائے ہیں۔ تو حضرت فاطمہ زہرا (س) نے سر کو جھکالیا، جو کہ اس رشتہ کی قبولیت کی علامت تھی۔

۷: بہت مختصر مہر کا تعین کرنا

مہر یا صداق عورت کے ساتھ حسن سلوک میں مرد کے اخلاص کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے بعض لوگوں کے نزدیک صداق میں اضافہ مستقبل کی شریک حیات کے لئے زیادہ قدر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ پرانی غلط فہمی اب بھی معاشرے میں اور کچھ افراد میں بھی موجود ہے۔ رسول خدا ﷺ نے اس رواج کی مخالفت کی، اور بہت مختصر سا مہر مقرر کر کے "مہر السنۃ" کو مقرر فرمایا تا کہ آپ کے پیروکاروں کو معلوم ہو جائے کہ خاتون کا کردار اور نکاح کی برکت زیادہ مہر رکھنے میں نہیں ہے۔ جب امام علی (ع) کی شادی ہوئی تو ان کی جائیداد صرف تین چیزیں تھیں: ایک پانی کھینچنے والا اونٹ جس سے وہ کام کرتا تھے، ایک تلوار جس کی انہیں میدان جنگ میں ضرورت تھی اور جس سے وہ میدان جنگ میں جہاد کرتے تھے اور زرہ، جسے وہ میدان جنگ میں جنگ کے وقت پہنتے تھے۔

۸: سادہ جہیز

رسول خدا ﷺ نے حضرت فاطمہ زہرا (س) کی شادی کے سلسلہ میں جہیز کا سامان مہیا کرنے کے لئے اپنے کچھ اصحاب کو مقرر فرمایا تا کہ وہ حضرت فاطمہ زہرا (س) کا سادہ سا جہیز مہیا کریں۔ رسول خدا ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا (س) کے سادہ سے جہیز کو دیکھ کر خدا کی بارگاہ میں دعا فرمائی خداوند عالم ان لوگوں کے وہاں برکت دے جن کے زیادہ تر ظروف مٹی کے ہیں۔

۹: عام دعوت ولیمہ

دین اسلام نے ولیمہ کی دعوت دینے پر زور دیا ہے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ رسول خدا ﷺ اور ائمہ معصومین علیہم السلام نے بھی ولیمہ کی فضیلت اور سادگی پر زور دیا ہے۔

حضرت علی (ع) اور حضرت فاطمہ زہرا (س) کی شادی سے اور جو ان کی سیرت سے درس ملتا ہے وہ یہ ہے:

۱- پہلا سبق یہ ہے کہ شادی کے مسئلہ میں ایسی بیوی کا انتخاب کرنے کی کوشش کی جائے جو کفو ہو اور دینی لحاظ سے پاک و پاکیزہ ہو۔ اور حسن و جمال مال و دولت کے مسئلہ کو دوسرے درجہ پر رکھنا چاہئے۔

۲- شادی کے سلسلہ میں اصل نظر، الٰہی نظر ہونی چاہئے۔ جب خداوند عالم نے حضرت علی (ع) اور حضرت فاطمہ (س) کے رشتہ کو معین کیا تو پیغمبر اکرم (ص) نے اس رشتہ کو دل سے قبول کیا اور حضرت فاطمہ زہرا (س) نے بھی اس کو قبول کیا، اگر چہ جوڑوں کے لئے خداوند عالم کا خاص حکم یقینی نہیں ہے؛ لیکن اس تناظر میں بہت سے مذہبی معیارات بیان کیے گئے ہیں کہ نوجوانوں کو سب سے پہلے ان الٰہی معیارات کو دیکھنا چاہیے غیر مذہبی اور غیر شرعی معیارات کو نہیں دیکھنا چاہئے۔

۳- شادی کے معاملہ میں لڑکے اور لڑکی کی رضامندی ضروری اور لازم ہے، اور اس پر رشتہ زبردستی نہیں تھوپنا چاہیے۔ یقیناً والدا اور بزرگوں کی رہنمائی اور مشورے کے کردار کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ اگرچہ رسول خدا (ص) نے حضرت علی (ع) کو خداوند عالم کی طرف سے منتخب کیا تھا اور انہیں پسند کیا تھا، لیکن رسول خدا ﷺ نے حضرت فاطمہ زہرا (س) کو مکمل طور پر انتخاب کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا۔ جب تک کہ وہ مکمل طور پر کھلے دل اور مکمل اطمینان کے ساتھ شادی پر راضی نہ ہو جائیں۔ اس لئے والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ زبردستی کی شادیوں سے بچیں، جس کے برے نتائج سامنے آسکتے ہیں۔

۴- ہمارے معاشرے میں شادی کے لئے سب سے سنگین مسئلہ مہر کا ہے اور جو آج کے دور میں بڑھتا جا رہا ہے، حضرت فاطمہ زہرا (س) کی شادی نے ظاہر کر دیا کہ معمولی مہر سے بھی شادی کرنا ممکن ہے۔

۵- ہمارے معاشرے میں شادی کے دیگر مسائل میں سے ایک سنگین مسئلہ، مسئلہ جہیز ہے جس میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ حضرت فاطمہ زہرا (س) کے جہیز کی اشیاء تقریباً پندرہ چیزیں تھیں۔ جوان کے شوہر نے بھی تیار کی تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرد اپنی بیوی کے لئے زندگی گزارنے کا پابند ہے اور اسے لڑکی کے گھر والوں سے بہت بڑے بڑے جہیز کی امید نہیں رکھنی چاہیے اور تقاضا بھی نہیں کرنا چاہئے۔

۶- شادی کی دعوت بھی سادگی سے منعقد کی جاسکتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ شادی کی تقریب پر بے پناہ پیسہ خرچ کئے جائیں اس لئے کہ دنیا کی بہترین خاتون یعنی حضرت فاطمہ زہرا (س) کی دعوت کا ولیمہ ایک سادہ ولیمہ تھا اور جس سے انہوں نے ایک بڑے مجمع کی پذیرائی کی اور ان کا احترام و اکرام کیا۔

۷- دنیوی لذتوں اور عیش و عشرت کی وجہ سے خداوند عالم کو ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے اور عام زندگی کا آغاز دعاؤں اور مناجات سے روشن ہونا چاہیے نہ کہ حرام موسیقی، ناچ گانے، غیر قانونی اختلاط وغیرہ جیسے گناہوں سے، جن کی وجہ سے زندگی تاریک ہو جاتی ہے۔

۸- خوشیوں کو دوسروں کے ساتھ تقسیم کریں اور اپنی خوشیوں میں غریبوں اور مسکینوں کو نہ بھولیں۔

۹- شوہر اور زوجہ کو چاہئے کہ وہ لوگوں کے سامنے ایک دوسرے کی خوبیاں بیان کریں کہ اس سے دونوں کی زندگی خوشگوار گذرے گی اور محبت میں بھی اضافہ ہوگا۔

۱۰- اسلامی آداب و رسوم کے مطابق شادی کے سلسلہ میں کام کو انجام دیا جائے۔

نتیجہ

خداوند عالم نے انسانوں کی ہدایت اور ترقی اور کمال کے لئے انبیاء (ع) اور ائمہ معصومین (ع) کو بھیجا تا کہ ہم سب اپنی زندگی میں ان کو اپنا نمونہ بنائیں اور ان کی زندگی اور ان کی سیرت کو دیکھکر اس پر عمل پیرا ہو۔ چاہے وہ زندگی کا کوئی بھی پہلو ہو جیسے؛ شادی، عبادت، حلم، کرم، سخاوت، پردہ، ہر جہت سے ہم سب کو ان کی زندگی پر عمل کر کے اپنی زندگی کو خوشگوار بنانا چاہئے۔

بشکریہ الشعیہ ڈاٹ کلم

"قربانی دینی فریضہ ہے تو صفائی بھی دینی فریضہ ہے"

قیصر محمود عراقی

یہ ہمارے معاشرے کا المناک پہلو ہے کہ ہم نیکی کرتے ہوئے ایسا طریقہ اختیار کرتے ہیں جن میں گناہ شامل ہوتے ہیں اور نیکی کی روح کو متاثر کرتے ہیں۔ جیسے: رزق حرام سے حج کرنا، ریاکاری سے صدقہ وخیرات کرنا، کسی کا بھلا کر کے اس سے فرمانبرداری کا تکنا اور احسان کر کے جتلانا وغیرہ وغیرہ۔ کسی نیکی کے اصل روحانی اور مادی فوائد کو پانے کیلئے از حد ضروری ہے کہ اس نیکی کا طریقہ کار بھی گناہ سے پاک ہو ورنہ نیکی کے ثمرات بدرجہ اتم حاصل نہیں ہو پاتے۔ ایسی ہی ایک نیکی ہمارے یہاں سنت ابراہیمی کی شکل میں جاری ہے، لیکن بدقسمتی سے ہم اس میں بھی ایسی ایسی خرافات کو شامل کئے دیتے ہیں جو اس نیکی کیلئے زہر قاتل بن جاتی ہیں۔ جیسا کہ: نمود ونمائش، آپس میں زیادہ سے زیادہ پیسہ خرچ کرنے کی دوڑ، ناک اونچی رکھنے کیلئے قرض اُٹھا کر قربانی کرنا وغیرہ وغیرہ۔ درج بالا خرافات ایک فرد کی قربانی کو محض انفرادی سطح پر متاثر کرتی ہیں، البتہ آج ہمارا مقصد اس نیکی میں شامل ایک ایسی قباحت پر روشنی ڈالنا ہے جس کے اثرات بد نہایت وسیع تر ہیں لیکن اصل موضوع کی جانب آنے سے پہلے ہمیں اس عظیم قربانی کا علم ہونا چاہئے جس کی یاد میں یہ نیکی کرنا قیامت تک آنے والے صاحب حیثیت مسلمانوں پر واجب قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ نے رب کے حکم پر اپنے عزیز از جان نو عمر بیٹے کی معصوم آنکھوں پر پٹی باندھی اور انہیں زمین پر لٹا دیا، بیٹے کی رگوں میں ابراہیمی لہو تیزی سے دوڑ رہا تھا، آپ نے ہاتھ میں پکڑا ہوا تیز دھار آلہ ننھے بچے کی نرم و نازک گردن پہ چلا کر یہ ثابت کر دیا کہ اللہ کی رضا ہی مطلوب و مقصود مومن کو ہوا کرتی ہے، خواہ اس کے لئے اولاد کے گلے پر خنجر ہی کیوں نہ چلانا پڑے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے اور اپنے پیارے خلیل کی یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ آسمان سے پلک جھپکتے میں جانور نازل ہوا اور حضرت اسماعیلؑ کی جگہ لے لی اور پھر قیامت تک مسلمان اس وفا اور قربانی کی یاد میں جانور ذبح کرتے رہینگے۔ اتنا بڑا ایک نیک عمل کرتے وقت ہم اپنے پیارے نبی رسول اکرم ﷺ کا متفقہ علیہ فرمان بھول جاتے ہیں کہ "صفائی نصف ایمان ہے" جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس عظیم نیکی کے طریقہ کار میں ایک بہت بڑی برائی شامل ہو جاتی ہے اور وہ ہے آلائشوں اور گندگی کے ڈھیر جو قربانی کے بعد ہفتوں ملک کے طول وعرض میں گلی گلی، کوچہ کوچہ اور قریہ قریہ نظر آتے رہتے ہیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ عید قرباں کے موقع پر گلی، محلوں کی جو حالت ہوتی ہے کسی جگہ اوجھڑی پڑی ہوتی ہے، کسی جگہ سر، کسی جگہ دُم، کسی جگہ جانوروں کا چارہ اور جگہ جگہ مختلف قسم کی آلائشیں پھیلی ہوتی ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ حکومت اپنا کام نہیں کرتی مگر اکثر موقع پر ہم خود کوتاہی کرتے ہیں، کچڑے کی اگر کوئی جگہ مخصوص ہے تو ہم خود کوتاہی کرتے ہوئے مخصوص جگہ کے بجائے دوسری جگہ کچرا ڈالتے ہیں مگر خود تھوڑی سی محنت نہیں کرتے اور مقررہ مقام تک کچرا پہنچانے میں غفلت دکھاتے ہیں۔ کہیں جانور کو سڑک پر قربان کرتے ہیں اور پھر اس کا خون سڑک پر ہی موجود رہتا ہے اور پھر پانی کا بے بہا استعمال کیا جاتا ہے جس سے روڈ پر خون کے دریا کی منظر کشی ہو جاتی ہے، اس سے فضا میں بدبو پیدا ہوتی ہے جو انسان کی صحت کیلئے انتہائی مضر ہے۔

گناہ صرف نماز روزے کو ترک کرنا یا مسجد میں دنیاوی گفتگو کرنا ہی نہیں ہے بلکہ ہر وہ کام بھی گناہ ہے جو مفاد عامہ کو نقصان پہنچانے والا ہو اور عام لوگوں کی جان، مال اور آبروں کیلئے ضرر رساں ہو۔ جیسے: اسپتال کے قریب بدتمیزی سے پریشر ہارن بجانا گناہ ہے، ایمبولینس کو دانستہ طور پر راستہ نہ دینا گناہ ہے، غلط جگہ پارکنگ کر کے گذرگاہ کو بلاک کرنا گناہ ہے، بلا اجازت سڑک بلاک کر کے فنکشن کے ٹینٹ، کرسیاں اور اسٹیج لگانا وغیرہ گناہ ہے، بالکل اسی طرح عید قرباں کے موقع پر جانوروں کی آلائشیں اور گندگی کو ذمہ داری سے ٹھکانے لگانے کے بجائے لاپرواہی سے گھر کے باہر یا گلی کے نکڑ پر گلنے سڑنے کیلئے چھوڑ دینا بھی گناہ ہے کیونکہ اس کام سے گندگی و تعفن پھیلتا ہے، ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے، بیماریاں پھیلتی ہیں، حقوق العباد تلف ہوتے ہیں، گلی، محلے اور شہر کی خوبصورتی خراب ہوتی ہے، مفاد عامہ کو نقصان پہنچتا ہے اور ایسا کرنے سے بلاشبہ ہم اسی غلطی کے مرتکب ہونگے کہ "نیکی کا کام کرتے وقت گناہ والا طریقہ اختیار کرنا اور اپنی نیکی کی روح کو نقصان پہنچانا" اس لئے عوام کو چاہئے کہ جس اہتمام سے وہ جانور خریدتے ہیں، اس کی خدمت کرتے ہیں، قربانی کیلئے قصائی کا بندوبست کرتے ہیں، گوشت بانٹتے اور پکا کے کھاتے ہیں اسی اہتمام سے اللہ کے لئے قربان کئے گئے جانوروں کی آلائشوں اور گندگی کو ٹھکانے لگانے کیلئے بھی انتظام کریں۔ سب جانتے ہیں کہ قربانی کے جانوروں کی کوئی چیز ضائع نہیں کی جاتی اور تمام آلائشوں کو مفت میں اٹھا کر لے جانے والے با آسانی مل جاتے ہیں، بس آپ کے ذمہ داری لینے اور تھوڑی سی کوشش کرنے کی بات ہے۔

قارئین محترم! یہ آپ کی گلی، آپ کا محلہ، آپ کا علاقہ، آپ کا شہر اور آپ کا ملک ہے۔ عید قرباں کے موقع پر یہ ایسے ہی صاف ستھرا دکھائی دینا چاہئے جیسے ہمارے اور آپ کے گھر کوئی بھی خوشی کے موقع پر چمک دمک رہے ہوتے ہیں۔ عہد کریں کہ ہم اس عید قرباں پر صفائی کو یقینی بنائینگے اور تاحیات ہر عید قرباں پر ایسا ہی کرینگے، اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی یہی تربیت دینگے کہ قربانی کی جانوروں کی آلائشوں کو ٹھکانے لگا کر اپنی نیکی کو گناہوں کی آلائشوں سے پاک رکھنا ہے۔ گذارش یہ ہے کہ قربانی اگر دینی فریضہ ہے تو صفائی بھی دینی فریضہ ہے اور نصف ایمان ہے۔ قربانی سال میں ایک بار ہوتی ہے اور صفائی تو روزانہ کی بنیاد پر جاری رکھنی ہوتی ہے۔ ایک جگہ ہم ایک دینی فریضہ ادا کر رہے ہیں مگر دوسری جانب ہم دوسرے فریضے کے خلاف جاتے ہیں جس عمل ہمیں سارا سال کرنا ہوتا ہے۔ قربانی کریں مگر نصف ایمان پر چلنے کی بھی کوشش کریں، یہ صفائی کا سلسلہ نہ صرف آپ کا ایمان مضبوط کریگا بلکہ انسانی صحت کیلئے بھی انتہائی فائدے مند ہوگا۔ اس لئے جانوروں کی آلائشوں کو مقررہ مقامات تک ٹھکانے لگائیں اور کم سے کم اپنی گلی کو صاف رکھنے کی ذمہ داری اٹھائیں اور گلی کے دوسرے گھروں سے اس بابت رابطہ کریں اور اجتماعی صفائی ستھرائی کے معاملات مل جل کر انجام دیں۔

کریگ اسٹریٹ، کمرہٹی، کولکاتا۔ ۵۸
موبائل:6291697668

☆☆☆☆

عیدالاضحیٰ روحِ ابراہیمی کی تجدید کا عالمی دن

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندویؔ

ذی الحجہ کا چاند نظر آتے ہی اہل ایمان کے دلوں میں ایک عجیب سی تڑپ جاگ اٹھتی ہے۔ ایک روحانی اضطراب، ایک عاشقانہ بیقراری، جو نہ تو کسی تہوار کی چمک دمک سے پیدا ہوتی ہے، نہ ہی کسی عارضی مسرت کے طوفان سے جنم لیتی ہے۔ بلکہ یہ تو اس عظیم یاد کی بازگشت ہے جو صدیوں پہلے وادی فاران میں گونجی تھی، جب ایک باپ نے حکمِ رب پر بیٹے کو قربان گاہ میں لٹا دیا تھا اور بیٹے نے ذبح ہونے سے پہلے اطاعت وتسلیم کی وہ

تاریخ رقم کی، جس پر آج تک انسانیت نازاں ہے۔ عیدالاضحیٰ، محض ایک تہوار نہیں، بلکہ ایک روحانی مکتب ہے، جو ہر سال امت مسلمہ کو یاد دلاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں قربانی دینا محض جانور ذبح کرنے کا نام نہیں، بلکہ ایک سرتا پا فدائیت کا اعلان ہے۔ یہ عید ہمیں دعوتِ فکر دیتی ہے کہ کیا آج بھی ہمارے اندر وہی روحِ ابراہیمی زندہ ہے؟ کیا ہم اپنے نفس، اپنے مفاد، اپنی خواہشات، اپنی انا، اپنی جائیداد، اپنے تعلقات اور اپنی محبوب ترین اشیاء کو خدا کے حکم پر قربان کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں؟ قربانی کی فضیلت کا تذکرہ احادیثِ مبارکہ میں بار بار آیا ہے۔ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل قربانی کرنا ہے۔ اس عمل سے زیادہ محبوب کوئی عبادت اس دن میں نہیں۔ اس دن کا ہر لمحہ عبادت سے معطر ہے، مگر خاص قربانی کا عمل اللہ کی رضا کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ایک اور حدیث میں نبی کریمؐ نے فرمایا کہ قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ اس سے بڑی فضیلت کسی عام عبادت کو حاصل نہیں۔ قربانی وہ نیکی ہے جو بندے کو اپنے رب کے اتنا قریب کر دیتی ہے جتنا کہ شاید سجدہ بھی بعض اوقات نہ کرے، کیونکہ یہ عمل محض رسمی عبادت نہیں بلکہ مکمل تسلیم و رضا اور ربانی عشق کا مظہر ہے۔

قربانی کے جانور کا انتخاب بھی دین کا حصہ ہے۔ قربانی کے لیے صرف مخصوص جانور ہی جائز ہیں، جن میں اونٹ، گائے، بھینس، بکری، دنبہ اور بھیڑ شامل ہیں۔ ان میں بھی کچھ شرائط ہیں: جانور بالغ ہو، صحت مند ہو، اس میں کوئی ظاہری عیب نہ ہو۔ اس کے سینگ نہ ٹوٹے ہوں، وہ اندھا یا لنگڑا نہ ہو، اتنا کمزور نہ ہو کہ ہڈیوں کے سوا کچھ نہ ہو۔ کیونکہ جس ہستی کے لیے یہ قربانی ہے، وہ کامل اور بہترین چیز کا مستحق ہے۔ مگر افسوس کہ آج کل بہت سے مسلمان صرف قیمت یا نمود و نمائش کے چکر میں ایسے جانور خرید لیتے ہیں جو شرعی معیار پر پورا نہیں اترتے۔ اس سے نہ صرف عبادت ضائع ہو جاتی ہے بلکہ اس عظیم عمل کی روح مجروح ہوتی ہے۔ قربانی کوئی تجارتی یا سماجی فیشن نہیں، یہ ایک انتہائی سنجیدہ دینی فریضہ ہے، جس میں نیت، انتخاب، طریقہ، اور اخلاص سب کچھ شمار کیا جاتا ہے۔ قربانی کن پر واجب ہے، یہ ایک بنیادی سوال ہے جس کا جاننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ شریعت کے مطابق وہ ہر مرد و عورت، جو صاحبِ نصاب ہو، مقیم ہو، بالغ ہو اور عقل رکھتا ہو، اس پر قربانی واجب ہے۔ صاحب نصاب وہ شخص ہے جس کے پاس بنیادی ضروریات سے زائد مال یا سامان ہو، جس کی قیمت مخصوص شرعی نصاب کے برابر ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ قربانی صرف مالداروں کا فریضہ نہیں بلکہ ہر وہ مسلمان جو مالی لحاظ سے مستحکم ہو، اس پر قربانی واجب ہے۔ افسوس کہ ہمارے یہاں اب بھی بہت سے لوگ قربانی کو محض سنت یا "مالداروں کا تہوار" سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ ایک اجتماعی فریضہ ہے جس کی ادائیگی سے پورے معاشرے میں روحانیت، ایثار، اور اخوت کی فضا قائم ہوتی ہے۔ قربانی کے آداب بھی شریعت نے واضح فرمائے ہیں۔ جانور کو ذبح کرتے وقت اس کے ساتھ نرمی برتی جائے، اسے زمین پر گرا کر اس پر چھری نہ تیز کی جائے، بلکہ پہلے سے چھری تیز ہو، پانی پلایا جائے، آرام سے لٹایا جائے، اور اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے۔ یہ سب محض رسمی باتیں نہیں بلکہ بندے کے دل کی کیفیت کو ناپنے کا پیمانہ ہیں۔

قربانی کے گوشت کی تقسیم میں بھی شریعت کا حسن جلوہ گر ہے۔ ایک حصہ اپنے لیے، ایک رشتہ داروں کے لیے، اور ایک غریبوں کے لیے رکھا جائے۔ یہ تقسیم محض گوشت کی نہیں بلکہ محبت، اخوت، مساوات اور معاشرتی ہم آہنگی کی تقسیم ہے۔ یہی اسلام کا اجتماعی مزاج ہے کہ عبادت میں بھی دوسروں کا خیال رکھا جائے۔ قربانی کی فرضیت بعض فقہی مکاتب میں واجب کے درجے میں ہے، جیسے کہ امام ابوحنیفہؒ کا موقف۔ ان کے نزدیک جو شخص قربانی کی استطاعت رکھتا ہو اور اس پر شرائط پوری ہوتی ہوں، اس پر قربانی واجب ہے۔ ترک کرنے پر گناہ کا اندیشہ ہے۔ دیگر ائمہ نے اگرچہ اسے سنتِ مؤکدہ کہا ہے، مگر ان کے نزدیک بھی یہ اتنی مؤکد سنت ہے کہ بلا عذر ترک کرنے والا قابلِ ملامت ہے۔ اگر ہم آج کی دنیا میں عیدالاضحیٰ کے پیغام کو سمجھنا چاہیں، تو ہمیں یہ جاننا ہوگا کہ قربانی صرف جانور کاٹنے کا عمل نہیں، بلکہ ایک مکمل انقلابی تربیت ہے، جو انسان کو ایثار، انفاق، تقویٰ اور خلوص کی راہ پر لے جاتی ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ جب تک ہم اپنے نفس کی قربانی نہیں دیتے، تب تک نہ روحانیت حاصل ہوسکتی ہے، نہ معاشرتی فلاح۔

عیدالاضحیٰ ہمیں یاد دلاتی ہے اس باپ کی قربانی، جس نے خواب کو حقیقت بنا کر دکھایا۔ اس بیٹے کی تسلیم و رضا، جس نے آنکھوں میں موت دیکھ کر بھی اطمینان کا مظاہرہ کیا۔ اور اس رب کی رحمت، جس نے اس قربانی کو قیامت تک کی امت کے لیے مثال بنا دیا۔ آج کا مسلمان اگر اس عید کو محض رسمی تہوار بنا دے، تو وہ درحقیقت اس روحانی ورثے کی توہین کر رہا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس موقع کو ایک نئی روح کے ساتھ منائیں، اپنے باطن کا جائزہ لیں، اپنے رویوں کا محاسبہ کریں، اور دل سے یہ اعلان کریں کہ "اے اللہ! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، تیرے حکم پر، تیرے دین پر، تیرے راستے پر، اور تیری رضا کی طلب میں۔"

8175818019 نمبر
صدر جمعیۃ الاقلیۃ المسلمۃ الھندیہ، لکھنؤ

*****

کانگریس کی حکومتیں محنتی کارکنوں کو انصاف فراہم کر رہی ہیں

راہل نے گولہ باری سے متاثرہ علاقوں میں بازآبادکاری پیکیج کے بارے میں مودی کو خط لکھا

نئی دہلی، 29 مئی (یواین آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہا ہے کہ گِگ ورکرز (ٹھیکہ پر کام کرنے والے) کارکنوں کے مسئلہ کو حل کرنا کانگریس کی ترجیح ہے اور اس کے لیے کانگریس کی حکومت والی تمام ریاستوں میں قانون بنائے جارہے ہیں۔ مسٹر گاندھی نے جمعرات کو یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ ہمیں حقوق چاہیے، درجہ بندی نہیں، ہم انسان ہیں، غلام نہیں ـ جب میں بھارت جوڑو یاترا کے دوران گِگ کارکنوں سے ملا تو یہ الفاظ میرے دل کو چھو گئے۔ کرناٹک کی کانگریس حکومت نے ایک تاریخی قدم اٹھایا، ایک آرڈیننس لایا ہے جو گِگ کارکنوں کے حقوق، تحفظ اور احترام دیتا ہے۔ انہیں بغیر کسی وجہ کے ایپ سے ہٹادیا جاتا ہے، جب وہ بیمار ہوتے ہیں تو چھٹی نہیں ملتی اور ان کی محنت کی کمائی کا فیصلہ خفیہ طریقے سے کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اب یہ ناانصافی ختم ہو جائے گی۔ یہ نیا قانون سماجی تحفظ، منصفانہ معاہدوں، اجرت کے تعین میں شفافیت، من مانی ایپ بلاکنگ کا خاتمہ، ٹیکنالوجی کو ترقی اور انصاف کی طرف لے جانے کو یقینی بنائے گا۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف نے کہا کہ راجستھان نے اس کی شروعات کی، کرناٹک نے راستہ دکھایا، اب تلنگانہ کی باری ہے۔ گِگ اور پلیٹ فارم پر مبنی کام نئے مواقع پیدا کر رہا ہے اور کام کے تعلقات میں بڑی تبدیلی لا رہا ہے۔ کارکنوں کے حقوق اس تبدیلی کے مرکز میں ہونے چاہئیں۔ یہ ہمارا ویژن ہے اور ہم اسے ہر ریاست اور پورے ملک تک لے جائیں گے۔"

کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک خط لکھ کر پونچھ اور پاکستان کی گولہ باری سے متاثرہ دیگر علاقوں کے لیے خصوصی بحالی پیکج کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر گاندھی نے اپنے خط میں لکھا کہ میں نے حال ہی میں پونچھ کا دورہ کیا، جہاں پاکستانی گولہ باری میں چار بچوں سمیت 14 افراد کی المناک موت ہوگئی۔ اس اچانک اور اندھا دھند حملے سے عام علاقوں میں بہت زیادہ تباہی ہوئی ہے۔ بہت سے متاثرین نے کہا کہ ان کی برسوں کی محنت ایک ہی جھٹکے میں ضائع ہوگئی۔" انہوں نے لکھا کہ "پونچھ اور دیگر سرحدی علاقوں کے لوگ کئی دہائیوں سے امن اور بھائی چارے کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ آج وہ ایک گہرے بحران سے گزر رہے ہیں، اس لیے یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے درد کو سمجھیں اور ان کی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لیے ہر ممکن مدد فراہم کریں۔ میں ہندوستانی حکومت پر زور دیتا ہوں کہ وہ پونچھ اور پاکستانی گولہ باری سے متاثرہ دیگر تمام علاقوں کے لیے ایک ٹھوس اور فراخدلی سے ریلیف اور بحالی پیکج تیار کرے۔" کانگریس لیڈر نے کہا کہ پونچھ کے درد کو وہاں جا کر ہی محسوس کیا جا سکتا ہے۔ ٹوٹے گھر، بکھری ہوئی زندگیاں — اس درد کی گونج سے صرف ایک آواز نکلتی ہے۔ ہم ہندوستانی ایک ہیں۔ میں درخواست نہیں کر رہا ہوں، میں حکومت کو اس کی ذمہ داری یاد دلا رہا ہوں کہ ان علاقوں کے لیے ایک ٹھوس، فراخدلی اور فوری ریلیف اور بحالی کا پیکج تیار کیا جائے۔

پہلگام حملے پر نہیں، سیاست کے لیے بلایا جارہا خصوصی پارلیمانی اجلاس، کانگریس کا الزام

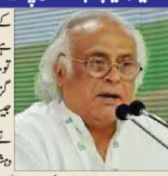

نئی دہلی: کانگریس پارٹی نے مرکزی حکومت پر سنگین الزام عائد کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ حکومت نے پہلگام دہشت گردانہ حملے پر اپوزیشن کی جانب سے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلانے کی مانگ کو نظر انداز کر دیا لیکن اب وہ سیاسی مقاصد کے تحت 25 اور 26 جون کو خصوصی اجلاس بلانے کی تیاری میں ہے۔ کانگریس کے سینئر رہنما اور پارٹی کے جنرل سکریٹری انچارج شعبہ مواصلات جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ حکومت عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا، "22 اپریل کی رات سے ہی کانگریس پارٹی پہلگام دہشت گرد حملے اور اس کے بعد پیدا ہونے والے حالات کے تناظر میں وزیر اعظم کی صدارت میں آل پارٹی میٹنگ بلانے کا مطالبہ کر رہی ہے لیکن یہ میٹنگ ابھی تک نہیں بلائی گئی۔" جے رام رمیش کے مطابق 10 مئی کو لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر نے مشترکہ طور پر وزیر اعظم کو خط لکھا تھا، جس میں پہلگام حملے پر تفصیلی بحث کے لیے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلانے کی اپیل کی گئی تھی تاکہ اس مسئلے پر مشترکہ قرارداد کے ذریعے قومی عزم کا اظہار کیا جا سکے لیکن وزیر اعظم نے اس مشورے کو بھی نظر انداز کر دیا۔ انہوں نے کہا، "اب اطلاعات آرہی ہیں کہ 25-26 جون کو ایمرجنسی کی 50ویں برسی کے موقع پر پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلایا جارہا ہے۔ یہ موجودہ اور فوری نوعیت کے مسائل سے توجہ ہٹانے کی ایک اور مثال ہوگی، جبکہ ملک گزشتہ 11 سال سے ایک غیر اعلانیہ ایمرجنسی جیسی صورتحال سے گزر رہا ہے۔" جے رام رمیش نے یہ بھی سوال اٹھایا کہ پہلگام حملے میں ملوث دہشت گرد اب تک کیوں نہیں پکڑے گئے؟ انہوں نے کہا، "جب پاکستان اور دہشت گردوں کو نشانہ بنانا چاہیے، تب بی جے پی کی ساری توجہ کانگریس پر حملہ کرنے پر مرکوز ہے۔" بعد ازاں میڈیا سے گفتگو میں جے رام رمیش نے کہا کہ حکومت موجودہ چیلنجز پر گفتگو کے بجائے 50 سال پرانے معاملات کو اٹھانا چاہتی ہے۔ انہوں نے پھر سے مطالبہ کیا کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان نئی پیدا شدہ صورتحال کے پیش نظر 1994 میں منظور شدہ پارلیمانی قرارداد کو دوبارہ پیش کیا جائے، جس میں کہا گیا تھا کہ پاکستان مقبوضہ کشمیر ہندوستان کا اٹوٹ حصہ ہے۔ کانگریس نے یہ مطالبہ بھی دہرایا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس دعوے پر خاموشی توڑیں، جس میں کہا گیا تھا کہ انہوں نے ہندوستان و پاکستان کے درمیان فوجی کشیدگی کو تجارتی معاہدے کے ذریعے ختم کرانے کردار ادا کیا۔ اس معاملہ پر مودی حکومت کا کہنا ہے کہ پاکستان کے ڈی جی ایم او کے ساتھ بات چیت کے بعد کارروائی روکنے پر غور کیا گیا تھا۔

ہمت ہے تو کل ہی الیکشن کرائیں ہم تیار ہیں

ممتا بنرجی کا پی ایم مودی کو چیلنج

کولکاتہ: مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر شدید حملہ کیا ہے۔ انہوں نے حکومت کو للکارتے ہوئے کہا کہ اگر آپ میں ہمت ہے تو کل ہی الیکشن کرائیں، ہم تیار ہیں اور بنگال بھی آپ کا چیلنج قبول کرنے کو تیار ہے۔ مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے کہا کہ مودی جی نے آج جو کچھ کہا اس کو سن کر ہمیں نہ صرف حیرت ہوئی بلکہ بہت دکھ بھی ہوا، جب اپوزیشن ملک کی نمائندگی کر رہی ہے اور ملک کے مفادات کو آگے بڑھا رہی ہے۔ ایسے وقت میں ان کے رہنما ان کی موجودگی میں کہہ رہے ہیں کہ وہ آپریشن سندور کی طرح آپریشن بنگال چلائیں گے۔ ٹی ایم سی سربراہ نے کہا، میں انہیں چیلنج کرتی ہوں۔ اگر ان میں ہمت ہے تو کل الیکشن کرادیں، ہم تیار ہیں اور بنگال آپ کے چیلنج کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے، لیکن یاد رکھیں کہ یہ کیا وقت ہے۔ ہمارے نمائندے بشمول ابھیشیک بنرجی ہر روز دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ ایسے وقت میں پی ایم مودی، آپ اس حکومت کی مذمت کر رہے ہیں جس نے آپ کو پورا تعاون دیا ہے۔ ممتا بنرجی نے کہا کہ آپ حکومت پر الزام لگا رہے ہیں اور اس وقت آپ اپوزیشن پر الزام لگانا چاہتے ہیں تاکہ سیاست ہو، جس طرح بی جے پی جملا پارٹی کے لیڈر کر رہے ہیں، آپ کو بتاتے چلیں کہ ممتا بنرجی کا یہ تبصرہ ایسے وقت میں آیا ہے جب پی ایم مودی مغربی بنگال کے علی پور دوار پہنچے ہیں۔ یہاں وزیر اعظم نے ٹی ایم سی پر سخت نشانہ لگایا اور کہا کہ بنگال کے لوگ ظالم حکومت نہیں چاہتے، انہیں ٹی ایم سی حکومت پر بھروسہ نہیں ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے سٹی گیس ڈسٹری بیوشن پروجیکٹ کا بھی آغاز کیا۔ کولکاتہ: مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر شدید حملہ کیا ہے۔ انہوں نے حکومت کو للکارتے ہوئے کہا کہ اگر آپ میں ہمت ہے تو کل ہی الیکشن کرائیں، ہم تیار ہیں اور بنگال بھی آپ کا چیلنج قبول کرنے کو تیار ہے۔ مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے کہا کہ مودی جی نے آج جو کچھ کہا اس کو سن کر ہمیں نہ صرف حیرت ہوئی بلکہ بہت دکھ بھی ہوا، جب اپوزیشن ملک کی نمائندگی کر رہی ہے اور ملک کے مفادات کو آگے بڑھا رہی ہے۔ ایسے وقت میں ان کے رہنما ان کی موجودگی میں کہہ رہے ہیں کہ وہ آپریشن سندور کی طرح آپریشن بنگال چلائیں گے۔ ٹی ایم سی سربراہ نے کہا، میں انہیں چیلنج کرتی ہوں۔ اگر ان میں ہمت ہے تو کل الیکشن کرادیں، ہم تیار ہیں اور بنگال آپ کے چیلنج کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے، لیکن یاد رکھیں کہ یہ کیا وقت ہے۔ ہمارے نمائندے بشمول ابھیشیک بنرجی ہر روز دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ ایسے وقت میں پی ایم مودی، آپ اس حکومت کی مذمت کر رہے ہیں جس نے آپ کو پورا تعاون دیا ہے۔ ممتا بنرجی نے کہا کہ آپ حکومت پر الزام لگا رہے ہیں اور اس وقت آپ اپوزیشن پر الزام لگانا چاہتے ہیں تاکہ سیاست ہو، جس طرح بی جے پی جملا پارٹی کے لیڈر کر رہے ہیں... آپ جھوٹ کا پوٹلا بول رہے ہیں۔ آپریشن سندور کی اس انداز میں بات کرنا اچھا نہیں لگتا۔ اگرچہ میرا کوئی تبصرہ نہیں ہے لیکن یاد رکھیں کہ سندور ہر عورت کی عزت ہے... آپ کو بتاتے چلیں کہ ممتا بنرجی کا یہ تبصرہ ایسے وقت میں آیا ہے جب پی ایم مودی مغربی بنگال کے علی پور دوار پہنچے ہیں۔ یہاں وزیر اعظم نے ٹی ایم سی پر سخت نشانہ لگایا اور کہا کہ بنگال کے لوگ ظالم حکومت نہیں چاہتے، انہیں ٹی ایم سی حکومت پر بھروسہ نہیں ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے سٹی گیس ڈسٹری بیوشن پروجیکٹ کا بھی آغاز کیا۔

دہلی سے حجاج کرام کا آخری قافلہ روانہ

دہلی حج کمیٹی نے حجاج کرام کو عمدہ سہولیات فراہم کیں: کوثر جہاں

نئی دہلی، 29 مئی (یواین آئی) اس سال حج 2025 کے لیے دہلی سے حج پر روانہ ہونے والے 397 حجاج کرام کا آخری قافلہ سعودی ایئرلائن کی پرواز نمبر 3081 ایس وی۔ کے ذریعے جدہ کے لیے روانہ ہوا آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق حجاج کرام کے اس آخری قافلے کو رخصت کرنے کے لیے دہلی کے اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ٹرمینل 3 پر دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کی چیئرپرسن محترمہ کوثر جہاں، ایگزیکٹو آفیسر اشفاق احمد عارفی، ڈپٹی ایگزیکٹو آفیسر محسن علی اور حج کمیٹی کے دیگر اسٹاف موجود تھے، جنہوں نے پورے جوش و خروش کے ساتھ آخری قافلے کو رخصت کیا۔ اس موقع پر دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کی چیئرپرسن کوثر جہاں نے آخری قافلے کے حجاج کرام سے ملاقات کی، انہیں مبارکبادی اور دعا کی کہ وہ مکمل صحت و سلامتی کے ساتھ اپنے وطن واپس آئیں۔ انہوں نے حجاج کرام سے اپیل کی کہ وہ حج کے دوران ملک میں امن و خوشحالی کے لیے دعا کریں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے حج کے سفر کو کامیابی سے مکمل کرنے میں تعاون فراہم کرنے پر حکومت ہند، دہلی حکومت، ایم سی ڈی اور دیگر تمام متعلقہ محکموں کا شکریہ ادا کیا۔ حج کمیٹی کے ایگزیکٹو آفیسر اشفاق احمد عارفی نے بتایا کہ اس سال دہلی ایمبارکیشن پوائنٹ سے کل 15069 حجاج کرام روانہ ہوئے، جن میں دہلی، مغربی اتر پردیش، پنجاب، ہریانہ، چنڈی گڑھ، اتراکھنڈ کے علاوہ دیگر 18 ریاستوں کے مرد و خواتین شامل ہیں۔ ان میں خواتین کی تعداد 7032 اور مرد حضرات کی تعداد 8037 ہے۔ اس بار گزشتہ سالوں کے برعکس پورے ایک مہینے تک حج پروازوں کا سلسلہ جاری رہا، جو کہ 30 اپریل سے شروع ہو کر 29 مئی تک جاری رہا۔ اس دوران 30 اپریل سے 15 مئی تک 16 پروازوں کے ذریعے 6536 حجاج کرام مدینہ منورہ گئے، جبکہ 16 مئی سے 29 مئی تک 21 پروازوں کے ذریعے 8533 حجاج کرام جدہ کے راستے مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوئے۔ پہلے مرحلے میں مدینہ جانے والے حجاج کرام مدینہ میں آٹھ دن گزارنے کے بعد مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور حج کی ادائیگی کے بعد جدہ سے دہلی واپس آئیں گے۔ جبکہ دوسرے مرحلے میں جدہ کے راستے مکہ مکرمہ جانے والے حجاج حج کی ادائیگی کے بعد مدینہ جائیں گے اور وہاں آخری آٹھ دن گزارنے کے بعد مدینہ سے دہلی واپس لوٹیں گے۔ واضح رہے کہ اس سال 5 جون کو مکہ مکرمہ میں یوم حج ادا کیا جائے گا اور 12 جون سے حجاج کرام کی وطن واپسی کا سلسلہ شروع ہوجائے گا جو کہ 9 جولائی 2025 تک جاری رہے گا۔ واضح رہے کہ ہر سال اسلامی کیلنڈر کے آخری مہینے ذوالحجہ میں سعودی عرب کے مقدس شہر مکہ مکرمہ میں ادا کیے جانے والے حج کے لیے ہندوستان سے حجاج کرام کے قافلے مختلف شہروں سے روانہ ہوتے ہیں، جن میں دہلی حج روانگی کا دوسرا بڑا اور شمالی ہندوستان کا سب سے بڑا ایمبارکیشن پوائنٹ ہے۔

دائمی انسانی قدروں کا قیام کلاسک ادب کی پہچان ہوتی ہے: دروپدی مرمو

راشٹرپتی بھون میں ساہتیہ اکادمی کے زیر اہتمام ادبی کانفرنس کا انعقاد

نئی دہلی، 29 مئی (پریس ریلیز)۔ ساہتیہ اکادمی اور راشٹرپتی بھون کلچرل سنٹر کے باہمی اشتراک سے منعقدہ دوروزہ ادبی کانفرنس بعنوان 'کتنا بدل چکا ہے ادب؟' کا افتتاح صدر جمہوریۂ ہند عزت مآب شریمتی دروپدی مرمو نے راشٹرپتی بھون کلچرل سنٹر، نئی دہلی میں کیا۔ انھوں نے اپنے افتتاحی خطبے میں کہا کہ ایک سو چالیس کروڑ ہندوستانیوں کے ہمارے عظیم کنبے میں بے شمار زبانیں اور بولیاں رائج ہیں اور ادبی روایات کی بے کراں رنگارنگی جلوہ گر ہے۔ لیکن اس کثرت میں ہمیں ہر جگہ ہندوستانیت کی دھڑکن محسوس ہوتی ہے۔ یہ جذبۂ ہندوستانیت ہمارے قومی شعور کا جزوِ لاینفک بن چکا ہے۔ میں مانتی ہوں کہ ملک کی تمام زبانوں میں لکھا جانے والا ادب میرا ہی ادب ہے۔ انھوں نے گوپ بندھو داس، رابندر ناتھ ٹیگور، فقیر موہن سیناپتی، گنگا دھر مہر اور پرتبھا رائے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آج کا ادب محض نصیحت آمیز نہیں ہوسکتا بلکہ ادب ہی وہ قوت ہے جو انسان کو خواب دیکھنے کی تحریک دیتا ہے اور ان خوابوں کو حقیقت کا روپ دینے کا حوصلہ بخشتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ جیسے جیسے سماج اور سماجی ادارے بدلتے ہیں، ترجیحات اور چیلنجز بھی بدلتے ہیں، اور اسی طرح ادب میں بھی بدلاؤ دیکھے گئے تاہم دائمی انسانی قدروں کا قیام کلاسک ادب کی پہچان ہوتی ہے۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی کے طور پر موجود مرکزی وزیر برائے ثقافت و سیاحت عزت مآب جناب گجیندر سنگھ شیخاوت نے کہا کہ ادب محض سماج کا آئینہ ہی نہیں بلکہ اس کے جذبات، احساسات اور حالات کا عکاس بھی ہے۔ یہ آئینہ ہونے کے ساتھ ساتھ، معاشرے کی رہنمائی کا فریضہ بھی انجام دیتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں ہمارا ملک ایک نئے ثقافتی احیا کے دور سے گزر رہا ہے، اور ایسے میں اہلِ قلم کا رول اور بھی اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے۔ تقریب کے آغاز میں وزارتِ ثقافت کی خصوصی سکریٹری اور مالی مشیر محترمہ رنجنا چوپڑا نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکومتِ ہند کی وزارتِ ثقافت کے تحت کام کرنے والی تنظیموں میں ساہتیہ اکادمی ایک نمایاں اور وسیع پیمانے پر موثر تنظیم ہے۔ پچھلے کچھ برسوں میں اکادمی نے کئی ریکارڈ قائم کیے ہیں اور اپنی سرگرمیوں سے سب کا دھیان اپنی طرف کھینچا ہے۔ یہ کانفرنس بھی اکادمی کی خصوصی سرگرمیوں کا روشن مثال ہے۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ یہ کانفرنس ادب میں رونما تبدیلیوں کی طرف ہماری نظر کو اور زیادہ وسعت فراہم کرے گا۔ خیر مقدمی کلمات کے بعد ساہتیہ اکادمی کے صدر جناب مادھو کوشک نے صدر جمہوریۂ ہند شریمتی دروپدی مرمو اور وزیر ثقافت و سیاحت جناب گجیندر سنگھ شیخاوت کا شال و کتاب پیش کرتے ہوئے پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ افتتاحی اجلاس کے بعد 'سیدھا دل سے: شعری محفل' کا انعقاد عمل میں آیا جس کی صدارت اردو کے ممتاز شاعر جناب شین کاف نظام نے کی جبکہ ساہتیہ اکادمی کے صدر جناب مادھو کوشک مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے موجود رہے۔

نریندر مودی کی قیادت میں کسان اور زراعت کی ہو رہی تیز ترقی: رام ناتھ

سمستی پور، 29 مئی (یواین آئی) زراعت اور کسانوں کی بہبود کے مرکزی وزیر مملکت رام ناتھ ٹھاکر نے جمعرات کو سمستی پور ضلع کے پوسا میں واقع ڈاکٹر راجندر پرساد سنٹرل ایگریکلچرل یونیورسٹی کے زیر اہتمام "وکست کرشی سنکلپ ابھیان" کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس موقع پر منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر ٹھاکر نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کسانوں کی اقتصادی اور زرعی ترقی کے سلسلے میں مسلسل جو فیصلے لے رہے ہیں، اس سے ملک کے کسانوں کو براہ راست فائدہ پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "وکست کرشی سنکلپ ابھیان" کی کامیابی کی ذمہ داری یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر پی ایس پانڈے کو دی گئی ہے۔ اس مہم کو نہ صرف یونیورسٹی بلکہ ملک کی دیگر ریاستوں میں بھی کامیاب بنانا ہے۔ وائس چانسلر ڈاکٹر پی ایس پانڈے نے اس موقع پر کہا کہ مرکزی حکومت کی اس میگا مہم سے ملک کے 5.1 کروڑ سے زیادہ کسانوں کو فائدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس مہم کی کامیابی کے لیے بہار اور جھارکھنڈ میں 174 ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ ہر ٹیم میں پانچ سے چھ سائنسدان ہوں گے۔ میگا مہم کے لیے یونیورسٹی میں کنٹرول روم قائم کیا گیا ہے۔ جہاں سے مہم کی تمام نقل و حرکت پر نظر رکھی جائے گی۔

بچوں اور نوعمروں کی ذہنی صحت سے متعلق بہار حکومت اور یونیسف کے مشترکہ اقدام

پٹنہ۔ آج پٹنہ میں بچوں اور نوعمروں کی ذہنی صحت اور نفسیات (MHPSS) پر بہار حکومت اور یونیسف کی مشترکہ کوشش کے ساتھ ریاستی سطح کی مشاورت کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اہم اجلاس میں مختلف سرکاری محکموں، بڑے تکنیکی اداروں، ذہنی صحت کے ماہرین، سول سوسائٹی کی تنظیموں اور اقوام متحدہ کی ایجنسیوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ تمام شرکاء نے ریاست میں بچوں اور نوعمروں کی ذہنی صحت کو بہتر بنانے کے لئے مشترکہ ایکشن پلان کی تیاری پر تبادلہ خیال کیا۔ بہار کی کل آبادی کا تقریباً 57 فیصد حصہ بچوں اور نوجوانوں کا ہے، جس کی وجہ سے ان کی ذہنی صحت کو ایک اہم ترقیاتی ترجیح دینا ہے۔ نوعمروں اور نوجوان بالغوں کی زندگیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے بہار میں بہت سے نوعمر افراد افسردگی سے دوچار ہیں۔ تعلیم کے دباؤ، غربت کی بے چینی اور گھریلو تشدد جیسی وجوہات ذہنی دباؤ میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔ نوعمر لڑکیوں میں خودکشی کا چلن عام ہو رہا ہے جبکہ لڑکوں میں، تمباکو (2.20 فیصد) اور نشہ (1.1 فیصد) کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ آج کی مشاورت کا مقصد ان تمام چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے مربوط اور کثیر الجہتی کوششوں کو ہدایت دینے کے مقصد کے ساتھ ترتیب دیا گیا تھا۔ مشاورت کے اس اجلاس میں، حکومت بہار کے معاشرتی بہبود، صحت اور تعلیم کے محکموں کے ساتھ ساتھ ایم آئی ایم ایس، آئی جی آئی ایم ایس، نشو، ایس سی پی سی آر اور مختلف سول سوسائٹی تنظیموں کے مابین ساختہ مکالمے منعقد ہوئے۔ سب مل کر موجودہ MHPSS اقدامات نے روک تھام، ابتدائی شناخت اور علاج سے وابستہ خامیوں کا جائزہ لیا اور ان کی نشاندہی کی بحث کی سب سے بڑی توجہ معاشرے اور بین الاقوامی شعبے کے تعاون پر مبنی ماڈل تیار کرنا اور ریاستی سطح کے ہم آہنگی اور ادارہ جاتی فروغ کے لئے ایک ایکشن پلان تیار کرنا تھا۔

سری گرو گرنتھ صاحب کے انسانیت، امن اور ہم آہنگی کے دکھائے راستے پر چلیں: کٹاریا

چنڈی گڑھ، 29 مئی (یواین آئی) پنجاب کے گورنر اور چنڈی گڑھ کے ایڈمنسٹریٹر گلاب چند کٹاریہ نے جمعرات کو سکھوں کے پانچویں گرو، سری گرو ارجن دیو جی کے یوم شہادت کے موقع پر ریاست کے لوگوں سے گرو جی کی تعلیمات اور ان کے دکھائے ہوئے راستے پر چلنے کی اپیل کی۔ گورنر نے ایک پیغام میں کہا کہ گرو جی نے مذہب، انسانیت، مساوات اور بھائی چارے جیسی عظیم اقدار کے تحفظ کے لیے عظیم قربانی دی، جو ہمارے لیے ہمیشہ تحریک کا باعث رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ گرو جی کا مرتب کردہ آدی گرنتھ سری گرو گرنتھ صاحب آج بھی انسانیت کے لیے علم، امن اور ہم آہنگی کا لازوال مینار ہے۔ یہ گرنتھ پوری انسانیت کو امن، خوشحالی اور تمام مذاہب کے درمیان ہم آہنگی پر مبنی معاشرے کی تعمیر کا راستہ دکھاتا ہے۔ مسٹر کٹاریا نے گرو جی کی تعلیمات کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کی قربانی مذہب اور سچائی کے تحفظ کے لیے تھی اور لوگوں سے اپیل کی کہ وہ شری گرو ارجن دیو کے یوم شہادت کو باہمی ہم آہنگی، رواداری اور انسانیت کے جذبے سے منائیں اور ان کے دکھائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے ایک پرامن اور ہم آہنگ معاشرے کی تشکیل میں اپنا حصہ ڈالیں۔

سرحدی ریاستوں میں 'آپریشن شیلڈ' کی مشقیں عارضی طور پر ملتوی، نئی تاریخ کا اعلان جلد

'آپریشن شیلڈ' کے تحت 29 مئی کو ہونے والی مشقیں راجستھان، گجرات، پنجاب، جموں و کشمیر اور چنڈی گڑھ میں ملتوی کردی گئیں۔ ہریانہ میں مشقیں شیڈول کے مطابق ہوں گی، نئی تاریخ جلد متوقع ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ کی ہدایت پر آج 29 مئی 2025 کو سرحدی ریاستوں میں ہونے والی 'آپریشن شیلڈ' کی مجوزہ مشقیں بعض انتظامی وجوہات کی بنا پر ملتوی کردی گئی ہیں۔ یہ مشقیں راجستھان، گجرات، پنجاب، جموں و کشمیر اور چنڈی گڑھ میں ہونی تھیں، جن کا مقصد ممکنہ فضائی حملوں، ڈرون حملوں اور دیگر ہنگامی حالات سے نمٹنے کی تیاری کا جائزہ لینا تھا۔ راجستھان کے محکمہ داخلہ اور گجرات کے محکمہ اطلاعات نے تصدیق کی ہے کہ 29 مئی کو ان ریاستوں میں کوئی مشق نہیں ہوگی۔ پنجاب نے اپنی مشق کو اب 3 جون کے لیے دوبارہ شیڈول کیا ہے۔ چنڈی گڑھ انتظامیہ نے بھی اعلان کیا ہے کہ مقررہ تاریخ کو کوئی بلیک آؤٹ یا دفاعی مشق نہیں ہوگی۔ دوسری طرف ہریانہ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ 29 مئی کو شام 5 بجے سے 9 بجے تک اپنی ریاست گیر دفاعی مشق کو حسب منصوبہ منعقد کرے گی۔

ایئر چیف مارشل امر پریت سنگھ نے دفاعی پیداوار کے منصوبوں میں تاخیر پر کھل کر تبصرہ کیا

نئی دہلی، 29 مئی (یواین آئی) فضائیہ کے سربراہ ایئر چیف مارشل امر پریت سنگھ نے جمعرات کو دفاعی افواج کے لیے آلات اور نظام کی خریداری اور تیاری میں تاخیر پر واضح تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس شعبہ میں بھی منصوبہ وقت پر مکمل نہیں ہوتا ہے اور اس سے افواج کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ ایئر چیف مارشل نے پرائیویٹ سیکٹر پر بھی زور دیا کہ وہ آتم نربھر بھارت × دفاعی پیداوار میں حصہ لینے اور افواج کے لیے عالمی معیار کے کچھ نظام پیش کرنے کے لیے تیار رہے۔ فضائیہ کے سربراہ نے یہاں کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (سی آئی آئی) کے سالانہ بزنس سمٹ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پروجیکٹوں میں تاخیر پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ اس کے لیے جوابدہی طے کی جانی چاہیے۔ کانفرنس کا افتتاح وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کیا۔ ایئر چیف مارشل سنگھ نے کہا کہ وقت کی کمٹمنٹ بہت اہمیت کی حامل ہے، کام دیے گئے وقت میں مکمل ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ "کئی بار جب ہم کسی معاہدے پر دستخط کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ سسٹم کبھی ڈلیور نہیں ہونے والے ہیں۔ مجھے ایک بھی پروجیکٹ یاد نہیں جو وقت پر مکمل ہوا ہو، ہم ایسا وعدہ کیوں کریں جسے ہم پورا نہیں کر سکتے۔

کلام اللہ شریف سے تمام مصائب اور مشکلات کا ازالہ

قرآن حکیم کی آیات کا اثر بڑا حیرت انگیز: مفتی صادق

سہارنپور(احمد رضا) حالات حاضرہ میں ملت اسلامیہ کے سامنے جو بھی ظلم و جبر اور فتنے سر پھیلائے کھڑے ہیں وہ صرف ہمارے ایمان کی کمزوری اور کلام اللہ شریف سے دوری رکھنے کا نتیجہ ہے اس حقیقت سے پوری کائنات خوب واقف ہے کہ اللہ رب العزت کا کلام ہی سب سے اعلی اور غلبہ والا کلام ہے قرآن کریم خدا اس سچائی کو اپنی آیات میں بیان کر رہا ہے! آج سے قریب 1446 سال قبل کل کائنات کے خالق اللہ رب العزت نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حراء میں کلام اللہ شریف کی شکل میں جو اپنا پاک پیغام نازل فرمایا تھا آج اسی کلام اللہ شریف کی برکت سے اہل ایمان کل عالم میں سرداری کرنے کی لیاقت اور صلاحیت رکھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اور اللہ کے پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات سے دوری کے باعث آج ملت اسلامیہ ہر موقع پر شرمندگی اور پستی کا شکار بن رہی ہے فلسطین میں ستر ہزار سے زائد مسلم مرد خواتین اور بچے اسرائیلی حکومت اور فوج کی بربریت کے نتیجہ میں شہید کر دیئے گئے لاکھوں زخمی ہیں اپنے ہی ملک میں ہم پر بھی شدت پسند تنظیموں کے حملہ سبھی کے سامنے ہیں ہزاروں مسجدیں مزارات اور مدارس اسلامیہ کو مسمار کر دیا گیا ہے لاکھوں گھروں اور دکانوں کو زمین بوس کر دیا گیا ہے کوئی مدد کے لئے ساتھ نہی آ رہا ہے کل ملا کر آج ملت اسلامیہ پوری دنیا میں ذلیل وخوار ہو رہی ہے وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ ہم اپنے پروردگار کی اطاعت سے منھ پھیرے ہوئے ہیں استغفر اللہ! عالم دین مولانا مفتی محمد صادق نے فرمایا کہ یہ ایک لازوال حقیقت ہے کہ جس دن کل عالم کا مسلمان قرآن کریم کو اپنا امام تسلیم کر لیں گے اسی دن یہود اور اہل ہنود کی حکومتوں کی چولیں ہلنے لگیں گی بس سچ میں یہی ہے۔ قرآن کریم کی عظمت اور بزرگی سبحان اللہ الحمدللہ اللہ اکبر ۔! مفکر اسلام

مفتی محمد صادق نے اپنے خاص بیان میں واضح کیا کہ ایوب اہل بیت کی اولاد میں ایک بہت ہی عظیم ہستی موجود ہے یہ ہیں حضرت عون یہ بڑے بلند مقام مرتبہ کے حامل ہیں ان سے کسی شخص نے سوال کیا کہ آگر کوئی آپ سے کہے کہ رات ہے اور وہ ہو دن اگر کہے دن ہے تو وہ ہو رات تو کیا آپ ایسا ہو سکتا ہے یعنی دن میں بھی رات ہو سکتی ہے رات میں بھی دن ہو سکتا ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں میرے پاس ایک ایسا خزانہ ہے جسے میں اللہ ﷻ کی بارگاہ میں پیش کروں گا تو وہ رات کو بھی دن بنا سکتا ہے اور دن کو بھی رات یعنی کہ اتنا وہ عظیم خزانہ ہے تو اس شخص نے پوچھا وہ کیا خزانہ ہے کونسا خزانہ ہے تو انہوں نے کہا میں سورت توبہ کی آخری دو آیات میں وہ خزانہ دیکھتا ہوں ایسا خزانہ جو کہ میں اللہ کی بارگاہ میں انکو پڑھ کر پیش کرو تو وہ میری بات کو پوری کر دیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کریم دراصل ایک زندہ معجزہ ہے بس اگر آپکی شادی کا مسئلہ ہے رشتوں میں رکاوٹ یا اولاد کا نہ ہونا کاروبار کا نہ چلنا جادو بندش جنات کا سامنا ہو یا اور کوئی بھی ایسی الجھن ہو تو کلام اللہ شریف سے فیض حاصل کریں اگر کوئی خواہش ہے جو عرصہ دراز سے پوری نہیں ہو رہی ہے یا کوئی کام لٹکا ہوا ہے تو آپ کی بھی اللہ ﷻ کی بارگاہ میں یہ خزانہ پیش کرے اور من چاہی مراد پالیں طریقہ عمل۔ پہلا طریقہ ہر نماز بعد سورت توبہ کی آخری 2 آیات 21 دفعہ یا 41 دفعہ پڑھے دوسرا طریقہ روزانہ 313 دفعہ پڑھے سخت مشکل پریشانی والے یا حاجت بڑی ہو تو دوسرا طریقہ پر عمل کرے!

بچوں نے سیکھا غسل ووضو کا طریقہ، لکھی نظمیں، سنائی کہانیاں

گورکھپور: ایم اے اکیڈمی اور مکتب اسلامیات ترکمان پور کے مشترکہ زیر اہتمام سمر کیمپ کا تیسرا دن غسل و وضو اور قصیدہ خوانی اور اچھی شاعری کے لیے وقف رہا، بہت سے بچوں نے خود نظمیں لکھیں، دلچسپ کہانیاں سنائیں، بچوں کو انعامات سے نوازا گیا، بچوں کے لیے تیار کی گئی کونپل میگزین بھی پیش کی گئی، سمیر نے قرآن پاک کی تلاوت کی، نعت پاک رحمت علی نے سنائی، قاری محمد انس رضوی نے پریکٹیکل کے ذریعے شاندار طریقے سے غسل کے تین اور وضو کے چار فرض اور غسل و وضو کا طریقہ سکھایا۔ سماجی کارکن پرسین اور امبریش نے کئی شاندار گیت پیش کیے، بچوں کو اچھی نظمیں اور کہانیاں پڑھنے کے فوائد بتائیں، انہوں نے کہا کہ کہانی سننے و سنانے کی مہارت کو بہتر بناتی ہے، ذخیرۂ الفاظ کو بڑھاتی ہے اور بچوں کی دنیا کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد کرتی ہے، مزید برآں، کہانیوں کے ذریعے بچوں کو نئے تصورات، جذبات اور زندگی کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں کہانیوں کے ذریعے سکھایا جا سکتا ہے، بچے کہانیاں سنتے ہوئے توجہ مرکوز کرنا سیکھتے ہیں، کہانیوں میں نئے الفاظ اور جملے شامل ہیں، اس طرح بچوں کے ذخیرۂ الفاظ کو وسعت ملتی ہے، کہانیاں بچوں کو زبان کے صحیح استعمال اور ساخت کو سمجھنے میں مدد کرتی ہیں، جو ان کی زبان کی نشوونما میں معاون ہوتی ہے، کہانیاں بچوں کو نئی چیزوں کا تصور کرنے اور تخلیقی انداز میں سوچنے کی ترغیب دیتی ہیں، کہانیاں بچوں کو زندگی کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں سکھاتی ہیں، جیسے اخلاقی فیصلے، کامیابی اور ناکامی وغیرہ۔ آخر میں درود وسلام پڑھ کر ملکی ترقی کے لیے دعا کی گئی، اس دوران محمد نسیم فاروقی، سید شمس، منور احمد، فاطمہ، ثنا فاطمہ، شفا خاتون، فضا، خدیجہ، شہزادی، سعدیہ، عبدالصمد وغیرہ موجود رہے۔

دادی نکلی پانچ سالہ معصوم پوتی کی قاتل، قتل کا طریقہ بھی ایسا کہ سن کر روح کانپ جائے

سہارنپور29 مئی (پی این ایس) یوپی کی سہارنپور پولیس نے 5 ماہ کی بچی کے قتل کا معاملہ حل کر لیا ہے۔ گنگوہیڑی تھانہ پولیس نے اس معاملے میں لڑکی کی دادی اور پھوپی کو گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس کی پوچھ گچھ کے دوران لڑکی کی دادی سریتا نے چونکا دینے والے انکشافات کیے ہیں۔ دادی نے کہا کہ وہ شیوانی کو قتل کے جھوٹے مقدمے میں پھنسانا چاہتی تھی۔ لڑکی کی دادی نے بہو شیوانی پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ گاؤں قطب پور کسنی میں پیر کی رات 5 ماہ کی معصوم عشیکا کو اس وقت قتل کر دیا گیا جب وہ اپنی ماں شیوانی کے پاس سو رہی تھی۔ صبح جب شیوانی بیدار ہوئی تو معصوم ایشیکا خون میں لت پت پڑی تھی۔ لڑکی کے قتل سے خاندان میں کہرام مچ گیا۔ منگل کی صبح اشیکا کی دادی سریتا نے ایسا برتاؤ کیا جیسے اس کی ماں شیوانی نے بچی کو قتل کی ہے۔ پولیس کے سامنے شیوانی پر سنگین الزامات لگائے۔ ابتدائی تفتیش میں پولیس کی شک کی سوئی ماں شیوانی پر اٹکی تھی۔ لیکن جب پولیس اور فرانزک ٹیم نے باریک بینی سے تفتیش کی تو وہ لڑکی کے قاتلوں تک پہنچ گئے۔ شکایت میں لڑکی کی ماں شیوانی نے کہا کہ اس کے سسر لڑکی کی دادی سریتا کے لیے بلیڈ لائے تھے۔ اس کی نند کھڑی دیکھ رہی تھی اور اس کی ساس نے بچے کو مار ڈالا۔ پولیس کے مطابق ملزمہ دادی نے نہ صرف اپنے جرم کا اعتراف کر لیا ہے بلکہ بچی کو قتل کرنے کی وجہ بھی بتادی ہے۔ پوچھ گچھ کے دوران دادی سریتا نے بتایا کہ وہ کئی دنوں سے اپنی پوتی اشیکا کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہی تھی۔ وہ اپنی پوتی کو قتل کر کے اپنی بہو کو جھوٹے مقدمے میں پھنسانا چاہتی تھی۔ بدھ کی صبح تقریباً 4 بجے جب اس نے سوچا کہ سب سو رہے ہیں تو وہ بلیڈ اٹھا کر شیوانی اور ایشیکا کے پاس آئی اور سب سے پہلے اپنی پوتی کا منہ دبایا۔ اس کے بعد اس نے آہستہ آہستہ بلیڈ سے گلا کاٹ دیا۔ وہ اس وقت تک منہ دباتی رہی جب تک کہ معصوم اشیکا نے سانس لینا بند نہ کر دیا۔

ہردوئی جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے بلگرام یونٹ کی عظیم الشان تشکیل، کمرول خان کو صدر کی کمان

بلگرام، ہردوئی: صحافت کے میدان میں ایک نئے باب کا اضافہ کرتے ہوئے ہردوئی جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے بلگرام تحصیل یونٹ کی تشکیل بڑے جوش وخروش کے ساتھ مکمل کی گئی۔ بلگرام کے اپر کوٹ بی آر سی سنٹر کے آڈیٹوریم میں منعقدہ اس تاریخی تقریب میں ضلع صدر سدھانشو مشرا اور جنرل سکریٹری اروند تیواری کی باوقار موجودگی میں نئی ایگزیکٹو کی تشکیل عمل میں آئی۔ صحافی کامرال خان کو متفقہ طور پر تحصیل صدر منتخب کر لیا گیا جن کا استقبال تمام صحافیوں اور معززین علاقہ نے تالیوں سے کیا۔ اس موقع پر سینئر صحافی پردیپ یادو کو سینئر کنوینر، عارف نواب کو کنوینر اور دھرمیندر یادو کو سرپرست کی اہم ذمہ داری سونپی گئی۔ ایگزیکٹو کو مزید مضبوط کرتے ہوئے سیف علی جعفری کو جنرل سکریٹری، اجے راج ترویدی کو سینئر نائب صدر، شبھم ڈکشٹ کو نائب صدر اور فاروق قریشی کو خزانچی مقرر کیا گیا۔ اس کے علاوہ اتل دویدی، شبیر احمد اور رضوان انصاری کو تنظیمی وزیر کی ذمہ داری دی گئی ہے، جبکہ نفیس احمد اور ہری کرشنا ویرو کو سینئر وزیر کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ محمد اسلام، دویک چترویدی، نہال شمس الدین، امیت کمار اور طارق احمد کو بھی مختلف اہم ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ اس کے علاوہ، چند بابو، سنتوش پرجاپتی، امیش تیواری اور سرتھم مشرا کو ایگزیکٹو ممبر کے طور پر شامل کیا گیا۔ ایڈوکیٹ اروند موریا کو مشیر کے کردار کے لیے منتخب کیا گیا، جو تنظیم کو قانونی اور پالیسی معاملات میں رہنمائی فراہم کریں گے۔ پروگرام میں سینئر صحافیوں عارف نواب اور دھرمیندر یادو نے منصفانہ، صاف اور جوابدہ صحافت کے لیے متاثر کن نکات کا اشتراک کیا۔ انہوں نے نوجوان صحافیوں کو مشورہ دیا کہ وہ اخلاقیات اور جرأت کے ساتھ معاشرے کی سچائی کو اجاگر کریں۔ ضلع صدر سدھانشو مشرا نے اپنے خطاب میں کہا، "منصفانہ صحافت ایک مشکل راستہ ہو سکتا ہے، لیکن یہ ناممکن نہیں ہے۔ صرف وہی لوگ جو چیلنجوں کا بہادری سے سامنا کرتے ہیں معاشرے میں اپنی صحیح شناخت بناتے ہیں۔ چھوٹی اور سنسنی خیز صحافت سے گریز کریں، کیونکہ اس سے نہ صرف پیشے کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہے بلکہ اس سے ہردو ایسوسی ایشن کے ہردو فرم کے ساتھ اپنے ہردو تنظیم کے اعتماد کو بھی ٹھیس پہنچتی ہے۔ صورتحال۔" دیگر سینئر صحافیوں اور ضلع کے معززین نے بھی اس تقریب میں شرکت کی، جن میں سوربھ ترپاٹھی، پلکیت شرما اور ویرات سنگھ نمایاں تھے۔ تقریب کے دوران موجود افراد نے نئی ایگزیکٹو پر اعتماد کا اظہار کیا اور اسے صحافت کو خطے میں نئی بلندیوں پر لے جانے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا۔ یہ تقریب نہ صرف بلگرام میں صحافت کے میدان میں ایک نئی شروعات کی علامت تھی بلکہ سماجی مسائل کو اٹھانے اور عوام کی آواز بلند کرنے کے لیے صحافیوں کے درمیان اتحاد اور لگن کا بھی مظاہرہ کیا گیا۔ نئی ایگزیکٹو نے عزم کیا کہ وہ غیر جانبداری، دیانتداری اور سماجی خدمت کی اقدار کو برقرار رکھتے ہوئے خطے کی ترقی اور عوامی مفاد کے مسائل کو نمایاں طور پر اٹھائیں گے۔ یہ فارمیشن بلگرام اور گردونواح میں صحافت کی مضبوط بنیاد رکھنے میں سنگ میل ثابت ہوگی

بیٹی نے اپنے ہی والدین اور بہن بھائیوں کے خلاف درج کرایا مقدمہ

دیوبند29 / مئی (فیروز خان) شادی شدہ خاتون کی فریاد اور ایس ایس پی کے حکم پر پولیس نے والدین سمیت سات افراد کے خلاف سنگین دفعات میں معاملہ درج کر لیا ہے۔ الزام ہے کہ شادی کے بعد سے ہی مائکہ والے سسرال فریق پر دباؤ بنا کر ان سے غیر قانونی طور پر رقم وصول کرتے چلے آ رہے تھے، جواب سسرال فریق کو فرضی اور جھوٹے مقدمہ میں پھسانے کی فراق میں ہیں۔ تفصیلات کے مطابق پرکازی گاؤں کی رہنے والی زینب کی شادی گزشتہ دس فروری کو گاؤں تیگھری کے رہنے والے محمد اویس کے ساتھ ہوئی تھی، الزام ہے کہ تب سے ہی زینب کے والدین سسرال فریق سے بہانے بنا کر کئی مرتبہ رقم وصول کر چکے ہیں جس سے زینب ذہنی پریشانی میں مبتلہ تھی۔ اسی تناظر میں زینب نے گزشتہ کئی روز پہلے ایس ایس پی سہارنپور کو ایک شکایتی مکتوب ارسال کر بتایا تھا کہ اس کے والدین سمیت دیگر مائکہ والے لالچی قسم کے لوگ ہیں جو اس کی گھریلو زندگی کو داؤں پر لگا کر اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے اس کے سسرال والوں سے مسلسل رقم وصول کرتے چلے آ رہے ہیں اور اس پر سسرال والوں سے مزید رقم لا کر دینے کا دباؤ بنا رہے تھے جب اس نے ایسا کرنے سے انکار کیا تو وہ اس پر اپنے شوہر سے طلاق لیکر شوہر سمیت دیگر سسرالیوں کو جھوٹے مقدمہ میں پھنسانے اور ایسا نہ کرنے پر اسے اور اس کے شوہر کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ متاثرہ زینب نے اپنے والد رئیس، والدہ قشور جہاں، بہن اسماں اور بھائی طیب و پرویز سمیت رشتہ دار شاہ عالم کے خلاف کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا تھا۔ مذکورہ معاملہ میں کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے زینب کی تحریر پر اس کے والد رئیس، والدہ قشور جہاں، بہن اسماں اور بھائی طیب و پرویز سمیت رشتہ دار شاہ عالم کے خلاف مختلف سنگین دفعات میں مقدمہ درج کر لیا ہے۔

ہاپوڑ: لاورنس بشنوئی گینگ کا شوٹر ایس ٹی ایف اور دہلی پولیس کی کارروائی میں ہلاک

ہاپوڑ: اترپردیش کے ہاپوڑ ضلع میں بدھ کی رات اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) نوئیڈا یونٹ اور دہلی پولیس کی اسپیشل سیل نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے ایک بدنام زمانہ مجرم کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا۔ پولیس کے مطابق یہ مجرم لاورنس بشنوئی گینگ کا سرگرم رکن تھا اور متعدد سنگین وارداتوں میں مطلوب تھا۔ پولیس ذرائع کے مطابق، ہلاک ہونے والے مجرم کی شناخت نوین کمار ولد سیوا رام، ساکن لونی، غازی آباد کے طور پر ہوئی ہے۔ نوین کے خلاف دہلی اور اترپردیش میں قتل، اقدام قتل، اغوا، ڈکیتی اور مکوکا جیسے تقریباً 20 سنگین مقدمات درج تھے۔ دہلی کی عدالتوں نے بھی اسے دو مقدمات میں سزا سنا رکھی تھی۔ پولیس کے مطابق، نوین دہلی پولیس کے فرش بازار تھانے میں درج ایک قتل کے مقدمے کے سلسلے میں بھی مطلوب تھا۔ اس کے لاورنس بشنوئی گینگ کے ساتھ قریبی تعلقات تھے اور وہ گینگ میں بطور شارپ شوٹر کام کرتا تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ نوین اکثر ہاشم بابا جیسے خطرناک مجرموں کے ساتھ مل کر وارداتیں انجام دیتا تھا۔ رپورٹ کے مطابق، ایس ٹی ایف اور دہلی اسپیشل سیل کو بدھ کی رات نوین کی موجودگی کی خفیہ اطلاع ملی تھی، جس کے بعد مشترکہ کارروائی کی گئی۔ پولیس نے جب نوین کو گھیرنے کی کوشش کی تو اس نے فائرنگ شروع کر دی۔ پولیس کی جوابی کارروائی میں وہ شدید زخمی ہو گیا۔ اسے فوری طور پر اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔ پولیس افسران نے اس کامیابی کو لاورنس بشنوئی گینگ کے نیٹ ورک کو توڑنے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ نوین کی ہلاکت سے گینگ کو بڑا نقصان پہنچا ہے اور اب دیگر مفرور ملزمان کی تلاش تیز کر دی گئی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ اس کارروائی کی مزید تفتیش کی جا رہی ہے تاکہ نوین کے دیگر ساتھیوں اور اس کے نیٹ ورک کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کی جا سکیں۔ لاورنس بشنوئی گینگ کے خلاف جاری مہم میں یہ کارروائی ایک اہم پیش رفت سمجھی جا رہی ہے۔

الہ آباد ہائی کورٹ نے عباس انصاری کی درخواست پر یوگی حکومت سے مانگا جواب، اگلی سماعت 11 جون کو

پریاگراج29 مئی (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے ضلع مئو سے تعلق رکھنے والے مختار انصاری کے بیٹے عباس انصاری کی درخواست پر اترپردیش حکومت اور پولیس سے دو ہفتوں کے اندر جواب طلب کیا ہے۔ اس معاملے کی اگلی سماعت 11 جون 2025 کو ہوگی۔ عباس انصاری پر الزام ہے کہ انہوں نے 2022 میں مئو ضلع میں ایک ریلی کے دوران نفرت انگیز تقریر کی تھی۔ ان کی درخواست میں ایک مبینہ اشتعال انگیز تقریر کی آڈیو کلپ پر مبنی فارنزک رپورٹ کو چیلنج کیا گیا ہے۔ جسٹس سنجے کمار سنگھ کی سنگل بنچ نے اس کیس کی سماعت کرتے ہوئے فریق مخالف نمبر 2، انسپکٹر گنگا رام کو بھی نوٹس جاری کیا ہے اور انہیں بھی جواب داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ عدالت نے اپنے حکم میں کہا: "سرکاری وکیل نے جواب داخل کرنے کے لیے دو ہفتے کا وقت مانگا ہے، جو منظور کیا جاتا ہے۔ فریق مخالف نمبر 2 کو نوٹس جاری کیا جائے جو جلد از جلد واپس طلب کیا جا سکے۔ یہ معاملہ 11 جون 2025 کو دوبارہ فہرست میں شامل کیا جائے۔ اس دوران اگر فریق مخالف نمبر 2 چاہے تو وہ بھی جواب داخل کر سکتا ہے۔" یاد رہے کہ مارچ 2022 میں اسمبلی انتخابات کے دوران ایک انتخابی ریلی کے دوران عباس انصاری کے بھائی کی تقریر کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوا تھا جس میں مبینہ طور پر انہوں نے انتخابی نتائج کے بعد سرکاری افسران کو سنگین نتائج کی دھمکی دی تھی۔ اس ویڈیو کے وائرل ہونے کے بعد مئو پولیس نے عباس انصاری اور ان کے بھائی کے خلاف آئی پی سی کی دفعات 171F (انتخابات پر ناجائز اثر ڈالنے کا جرم) اور 506 (فوجداری دھمکی) کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ عباس انصاری کی جانب سے دائر کردہ درخواست میں فارنزک رپورٹ کو چیلنج کیا گیا ہے، جس میں مذکورہ اشتعال انگیز آڈیو کلپ کا تجزیہ کیا گیا تھا۔ عدالت نے تمام فریقین کو جواب داخل کرنے کا موقع دیتے ہوئے معاملے کی سماعت ملتوی کر دی ہے۔

مجھے انصاف دو جناب آج میں ہار گیا ہوں

خودکشی سے پہلے نوجوان نے جج کو مخاطب کرکے لکھا سوسائیڈ نوٹ

غازی آباد29 مئی (پی این ایس) ملک کی راجدھانی دہلی سے متصل غازی آباد میں ایک نوجوان نے بلیک میلنگ سے تنگ آ کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ پولیس کے مطابق لونی تھانہ علاقہ کے متعلقہ علاقہ کے رہنے والے نوجوان نے خودکشی کر لی ہے۔ نوجوان نے مرنے سے پہلے تین صفحات پر مشتمل خودکشی نوٹ بھی لکھا تھا۔ خودکشی کی وجہ خودکشی نوٹ میں بتائی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مجرموں کو سخت سے سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ فی الحال پولیس نے اہل خانہ کی شکایت پر مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ اس معاملے میں ایک ملزم کو بھی حراست میں لیا گیا ہے۔ دراصل، مرنے سے پہلے نوجوان نے جج صاحب کے نام ایک سوسائڈ نوٹ لکھا تھا۔ اس نوٹ میں جج صاحب سے مجرموں کو سخت سے سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہی نہیں اس نے سوسائڈ نوٹ میں لکھا ہے کہ مجرموں کو ضمانت نہیں ملنی چاہیے۔ جناب مجھے انصاف دیں۔ آج میں ہار گیا۔ اگر اس دنیا میں قانون اور عدالت ہے تو انہیں سزا ملنی چاہیے۔ متوفی نے اس پورے واقعے کی اپنی ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر شیئر کی۔ 28 / مئی کو ایک مدعی نے تھانہ لونی کو اطلاع دی کہ اس کے بیٹے (24 سال) نے رات کو خودکشی کر لی ہے، اس سلسلے میں ایک خودکشی نوٹ بھی برآمد ہوا ہے، جس کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ مدعی کی شکایت کی بنیاد پر، لونی تھانے میں ملزم کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ مینوئل ان پٹ کی بنیاد پر، ملزم کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔" -- سدھارتھ گوتم، اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس، لونی متوفی نوجوان پرائیویٹ نوکری کرتا تھا: معلومات کے مطابق نوجوان دہلی میں پرائیویٹ نوکری کرتا تھا۔ ملازمت کے دوران اس کا اپنے ساتھ کام کرنے والی لڑکی سے تقریباً ایک سال تک محبت کا رشتہ رہا۔ تقریباً چار ماہ قبل لڑکی نے محبت کا رشتہ توڑ کر دوسرے نوجوان سے بات کرنا شروع کر دی۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ تین صفحات پر مشتمل خودکشی نوٹ میں نوجوان نے لکھا ہے کہ" مجھے 4 اپریل 2025 سے مسلسل دھمکیاں مل رہی تھیں، مجرم کو سزا دی جائے، میں نے سب کو خط بھیجا ہے، میں اب بھی کہہ رہا ہوں کہ مجھے انصاف ملنا چاہیے، میرے پاس اسکرین شاٹ ہے اور میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ مجرم کو سزا ملے، میں انصاف چاہتا ہوں، مجھے انصاف ملنا چاہیے۔

محکمہ جنگلات کی ٹیم نے چیتے کو پکڑنے کے لئے کھیتوں میں جال اور پنجرے لگائے

دیوبند: 29 / مئی (فیروز خان) دیوبند کے قریبی گاؤں باستم میں نظر آنے والا تیندوا (چیتا) چوتھے دن بھی نہیں مل سکا۔ تاہم محکمہ جنگلات کی ٹیم ابھی تک گاؤں میں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہے۔ محکمہ جنگلات کی ٹیم نے چیتے کو پکڑنے کے لئے کھیتوں میں جال اور پنجرے وغیرہ بھی لگائے ہوئے ہیں۔ واضح ہو کہ گاؤں باستم میں تیندوے کے نظر آنے کے بعد گاؤں والوں نے محکمہ جنگلات کو اطلاع دی تھی۔ خبر ملتے ہی گاؤں پہنچی محکمہ جنگلات کی ٹیم نے تیندوے کی تلاش شروع کرتے ہوئے کھیتوں میں جال اور پنجرے وغیرہ لگا دئے ہیں۔ گاؤں کے لوگوں کے مطابق تیندوے کی سڑک عبور کر کے کھیتوں میں جانے کی تصویر بھی ڈرون کیمرے میں قید ہوئی ہے اور ابھی کوئی ناخوشگوار واقعہ بھی پیش نہیں آیا جس کی وجہ سے یہ قیاس کیا جا رہا ہے کہ تیندوا مذکورہ علاقے سے کہیں اور چلا گیا ہے۔ گاؤں والے بھی آہستہ آہستہ خوف کے ماحول سے باہر آ رہے ہیں۔ گاؤں کے لوگوں نے حسب معمول کھیتوں میں پہنچ کر کام کیا۔ ریجنل فارسٹ افسر وریندر سنگھ راوت نے بتایا کہ ٹیم ابھی بھی گاؤں میں موجود ہے۔ ممکنہ طور پر تیندوا کہیں دور چلا گیا ہے۔ تاہم اب بھی احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

جس بھروسے سے پناہ دیا۔ اسی کا قتل کر دیا، معصوم بچیوں کے قاتلوں کو سزائے موت

ہاتھرس29 مئی (پی این ایس) ہاتھرس کی خصوصی جج ایس سی ایس ٹی ایکٹ عدالت نے ترجمان کی دو معصوم بیٹیوں کے قاتلوں کو موت کی سزا سنائی ہے۔ اسپیشل جج ایس سی ایس ٹی ایکٹ کورٹ رام پرتاپ سنگھ نے فیصلہ سناتے ہوئے تبصرہ کیا ہے کہ ملزمین نے اس بھروسے کا قتل کیا جس نے انہیں پناہ دی تھی۔ اس فعل کا سماج پر اتنا برا اثر پڑتا ہے کہ کوئی بھی شخص اپنے رشتہ داروں پر عدم اعتماد کا اظہار کرنے لگتا ہے۔ وہ مشکل حالات میں ان کی مدد کرنے سے باز رہے گا۔ وہ انہیں اپنے گھر میں پناہ دینے سے بھی کترائے گا۔ فیصلے میں کہا گیا ہے کہ یہ ایک ناقابل تردید قبول شدہ حقیقت ہے کہ ملزم 22 جنوری کو رات 9 بجے ویرنگنا کے گھر آیا۔ ویرنگنا اور اس کے شوہر چھوٹے لال نے اپنی دونوں بچیوں کو انہیں اپنا سگا رشتہ دار سمجھ کر گھر میں سولایا تھا۔ انہوں نے سوچا بھی نہیں ہوگا کہ ویرانگنا کے بھتیجے انہیں مارنے آئے ہیں۔ یہ ویرانگنا کی بیٹیوں کی آخری رات ہے۔ اہل خانہ کو ملزم اور ان سے جڑے سماجی رشتوں پر پورا بھروسہ تھا لیکن ملزم نے ویرانگنا اور اس کے اہل خانہ کے بھروسے کا قتل کر دیا۔ عدالت نے کہا ہے کہ ویرانگنا کے شوہر چھوٹے لال فالج کی وجہ سے بے بس تھے جس کا شکار واقعہ سے تقریباً ایک سال قبل ہوئے تھے، قاتلوں نے اس کی دونوں معصوم بیٹیوں کو قتل کر کے ویرانگنا کے نسب کو تباہ کیا اور ویرانگنا کو بے بس کر دیا۔ ملزمان کے وکیل نے عدالت میں دلائل دیتے ہوئے کہا کہ وہ نوجوان ہیں اور معاشرے میں ان کی بحالی کا امکان ہے۔ عدالت نے اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ملزم چند روپوں کے لالچ میں فتح پور سے آئے اور معصوم بچیوں کی گردن پر کئی جان لیوا ضربیں لگا کر بے دردی سے قتل کیا۔ انہوں نے ویرانگنا اور چھوٹے لال کو بھی گردن پر چوٹیں لگا کر مارنے کی کوشش کی، انہوں نے ایک گھناؤنا فعل کیا ہے۔ ملزم کی کم عمری سزا میں کمی کی واحد بنیاد نہیں ہو سکتی۔ اس دلیل پر یقین نہیں کیا جا سکتا کہ وہ پیسے کے لالچ میں دوبارہ جرم نہیں کریں گے۔ اسپیشل جج ایس سی ایس ٹی ایکٹ کورٹ رام پرتاپ سنگھ نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ دونوں لڑکیوں کا بے دردی سے قتل کیا گیا، مجرموں کو پھانسی کی سزا تک دی جا سکتی ہے۔ دونوں کو قتل کی دفعہ کے تحت سزائے موت اور 20-20 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔ دونوں کو مجرمانہ سازش کے تحت سزائے موت اور 20-20 ہزار روپے جرمانے، 10 سال قید بامشقت اور اقدام قتل کے جرم میں 10 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔ آرمس ایکٹ کے معاملے میں ایک سال کی سخت قید اور ایک ایک ہزار روپے جرمانہ، ایس سی ایس ٹی ایکٹ کی دفعہ کے تحت عمر قید اور 20 ہزار روپے جرمانہ۔

شری گیتا پرچار سمیتی کی جانب سے رسم اجراء تقریب

دیوبند29 / مئی (فیروز خان) شری گیتا پرچار سمیتی سیوا ٹرسٹ کی جانب سے ایک پروگرام کا انعقاد گیتا بھون میں کیا گیا جس میں مہمانان کرام کے بدست سالانہ میگزین گیتا درپن 2025 کا اجرا کیا گیا۔ میگزین کے ذریعے ٹرسٹ اپنی سالانہ آمدنی اور اخراجات کی تفصیلات، پنچانگ اور مذہب سے متعلق اہم معلومات ہندو سماج کو فراہم کی جاتی ہیں۔ گیتا بھون میں منعقدہ پروگرام کا افتتاح دون ویلی اسکول کے منیجر راج کشور گپتا نے فیتہ کاٹ کر کیا۔ اس موقع پر راج کشور گپتا نے کہا کہ خدمت خلق سے بڑھ کر کوئی خدمت نہیں ہے۔ انہوں نے گیتا پرچار سمیتی کے ذریعہ کئے جا رہے خدمتی کاموں کی ستائش کی۔ میگزین انچارج رتیش بنسل ایڈوکیٹ، دیپک راج سنگھل، وجیش کنسل، دیوی دیال گرگ اور اجے گرگ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور سبھی سے سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کی۔

وزیر اعلیٰ نے 'ترقی یافتہ زراعت عزم مہم' کا آغاز کیا

زرعی سائنسدان مقامی موسمی زون اور جغرافیائی حالات کے مطابق مفید بیج، فصلوں اور بوائی کے صحیح وقت وغیرہ کے بارے میں کسانوں کو معلومات فراہم کریں گے: یوگی آدتیہ ناتھ

لکھنؤ:29 مئی۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں گزشتہ 11 سالوں میں ملک میں زراعت اور کاشتکاری کے میدان میں وسیع تبدیلیاں آئی ہیں۔کھانا فراہم کرنے والے کسانوں کو سوائل ہیلتھ کارڈ، کسان سمان ندھی اور ایم ایس پی کا فائدہ دیا جا رہا ہے۔ پہلی بار کسانوں کو ٹیکنالوجی سے جوڑا گیا ہے۔ کرشی وگیان کیندر کسانوں کو اچھے معیار کے بیج اور ٹیکنالوجی فراہم کرنے کے لیے ایک پل کا کام کر رہا ہے۔ زرعی یونیورسٹی کے پروفیسرز اپنے کیمپس سے باہر آ رہے ہیں اور کسانوں کے کھیتوں کا دورہ کر کے انہیں تازہ ترین معلومات فراہم کر رہے ہیں۔ ترقی یافتہ زرعی عزم مہم اسی سلسلے کا ایک حصہ ہے۔وزیر اعلیٰ آج یہاں لوک بھون میں اتر پردیش میں 'ترقی یافتہ زراعت عزم مہم' کا آغاز کرنے کے بعد اس موقع پر منعقد پروگرام میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔انہوں نے اس مہم کو شروع کرنے کے لیے وزیر اعظم اور مرکزی زراعت اور کسانوں کی بہبود کے وزیر شیوراج سنگھ چوہان کا شکریہ ادا کیا۔اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے 'پی ایم کسم' اسکیم سے مستفید ہونے والوں میں سرٹیفکیٹ تقسیم کئے۔ ریاست کے تمام لوگ ورچوئل میڈیم کے ذریعے اس پروگرام سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ملک کے سابق وزیر اعظم اور کسانوں کے مسیحا چودھری چرن سنگھ جی کو ان کی مقدس برسی کے موقع پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 'ترقی یافتہ زراعت عزم مہم' کا مقصد 'لیب ٹو لینڈ' ہے، یعنی لیب میں جو تجربات کیے جا رہے ہیں وہ زمین پر ہوتے ہوئے دیکھے جائیں۔ یہ ایک اختراعی اقدام ہے۔اس کے تحت ملک کے زرعی سائنسدان اپنے اداروں سے باہر نکلیں گے اور زمین پر کسانوں کے ساتھ مل کر زراعت کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کی حکمت عملی کے ساتھ کام کریں گے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ مہم آج سے 12 جون تک چلائی جائے گی۔ ترقی یافتہ ہندوستان کے وزیر اعظم کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کے لیے زراعت کو سنگ بنیاد بنانے کے مقصد سے، آئی سی اے آر، ملک کے زرعی سائنسدان، زرعی یونیورسٹیاں، زرعی سائنس مراکز، محکمہ زراعت سے وابستہ افسران اور اہلکار ایک بڑی مہم میں شامل ہو رہے ہیں تاکہ کسانوں کو کاشتکاری کے بارے میں جدید معلومات فراہم کی جا سکیں۔ زرعی سائنسدان مقامی موسمی زون اور جغرافیائی حالات کے مطابق مفید بیج، فصلوں اور بوائی کے صحیح وقت وغیرہ کے بارے میں کسانوں کو معلومات فراہم کریں گے۔ خوراک تیار کرنے والے کسانوں کو جلد اور دیر سے بوائی کے پیداوار پر پڑنے والے اثرات کے بارے میں بھی آگاہ کریں گے۔گزشتہ 10 سے 11 سالوں میں ملک میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں۔ سال 2014-15 میں خوراک پیدا کرنے والے کسانوں کو گیہوں کی قیمت 10 روپے سے بھی کم ملتی تھی۔ 1000 فی کوئنٹل اس سال گیہوں کی ایم ایس پی 2425 روپے فی کوئنٹل ہے۔ کسانوں کو مارکیٹ میں گیہوں کی قیمت بھی 2800 روپے فی کوئنٹل ملی ہے۔ پچھلے 8 سالوں میں وزیر اعظم کی رہنمائی میں ڈبل انجن والی حکومت نے اتر پردیش میں زراعت اور کھیتی کو ترقی دینے اور خوراک فراہم کرنے والے کسانوں کی زندگیوں میں تبدیلی لانے کے لیے ایک بڑی مہم شروع کی ہے۔ ریاست میں زراعت کے میدان میں لامحدود امکانات موجود ہیں۔ ریاست کو قدرت اور خدا کی بے پناہ نعمتیں حاصل ہیں۔ ریاست کے پاس ملک کی کل قابل کاشت زمین کا 10 سے 11 فیصد حصہ ہے۔اس زمین سے اتر پردیش ملک کے کل اناج کا 22 سے 23 فیصد پیدا کرتا ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ درمیانی عرصے میں کسان حکومت کے ایجنڈے کا حصہ نہیں تھے۔اس وقت کسانوں کو بیج، کھاد، آبپاشی، سوائل ہیلتھ کارڈ اور ٹیکنالوجی وغیرہ کی سہولیات وقت پر نہیں مل پاتی تھیں۔ کسانوں کے اخراجات کم کرنے اور پیداوار بڑھانے پر کوئی زور نہیں دیا گیا۔ کسان اور زراعت شروع سے ہی وزیر اعظم کے ایجنڈے میں سرفہرست رہے ہیں۔ انہوں نے شروع میں ہی سوائل ہیلتھ کارڈ مہم کا آغاز کیا۔اس سے ہر کسان کو اپنی زمین کی صحت جانچنے کی سہولت مل گئی۔ یہ سلسلہ زرعی بیمہ اسکیم، وزیر اعظم زرعی آبپاشی اسکیم، ایم ایس پی اور وزیر اعظم کسان سمان ندھی اسکیم کے فوائد تک آگے بڑھا۔ آج ہمارے کسان ان کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش میں کسانوں کے لیے آبپاشی کی سہولیات میں اضافہ ہوا ہے۔ تقریباً 15 لاکھ کسانوں کے پرائیویٹ ٹیوب ویلوں کے بجلی کنکشن مفت کئے گئے ہیں۔ ریاستی حکومت اس کے لیے ہر سال تقریباً 5.2 ہزار کروڑ روپے ادا کرتی ہے۔ سریو نہر، بنسا گر اور ارجن معاون پروجیکٹوں کو بروقت مکمل کر کے ڈبل انجن والی حکومت نے ریاست میں 23 لاکھ ہیکٹر اضافی اراضی کو آبپاشی کی سہولت فراہم کی ہے۔ سنٹرز آف ایکسی لینس بنائے گئے ہیں۔ مرکزی حکومت ریاست کو ایک زرعی سائنس مرکز دینا چاہتی تھی، لیکن پچھلی حکومت اس کے لیے پرجوش نہیں تھی۔ ہماری حکومت بننے کے بعد، ہم ریاست میں 20 نئے زرعی سائنس مراکز لانے میں کامیاب ہوئے۔ آج یہ کامیابی سے کام کر رہا ہے۔ اس وقت ریاست میں کل 89 زرعی سائنس مراکز کام کر رہے ہیں۔ اس سے قبل ریاست میں چار زرعی یونیورسٹیاں تھیں۔ اس وقت ضلع کشی نگر میں مہاتما بدھ کے نام پر پانچویں زرعی یونیورسٹی قائم ہونے جا رہی ہے۔ ریاست میں زرعی سائنس مراکز کے ذریعے کسان نئی ٹیکنالوجی اور نئے بیجوں کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں۔

بی جے پی کے ایجنڈے میں نوکری، روزگار نہیں: اکھلیش

لکھنؤ: 29 مئی (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نوجوان مخالف ہے اور اس کے ایجنڈے میں نوکری اور روزگار نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے کبھی نوجوانوں کو ہر سال دو کروڑ نوکری روزگار دینے کا وعدہ کیا تھا۔مرکز کی 11 اور ریاست کے 8 سال حکومت چلانے کے بعد بھی بی جے پی پورے میعاد کار میں نوجوانوں کو 2 کروڑ اور روزگار و نوکری نہیں دے پائی۔ بی جے پی نے نوجوانوں کو سپنے دکھا کر جذباتی طور سے چھلنے کا کام کیا ہے اور ابھی بھی نوجوانوں کو چھلنے اور جھوٹ بولنے سے باز نہیں آ رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ سات سالوں سے ڈی ایل ایڈ کی بھرتی نکال کر بی جے پی حکومت نے ثابت کر دیا ہے کہ پرائمری ایجوکیشن اس کی اولین ترجیح ہی نہیں ہے۔ سچائی تو یہ ہے کہ بی جے پی تعلیم، صحت، نوکری۔روزگار جیسے بنیادی محاذوں پر پوری طرح سے ناکام ثابت ہوئی ہے۔کل ملا کر بی جے پی ایک ناکامیاب حکومت ہے۔یادو نے کہا کہ گذشتہ دنوں بی جے پی حکومت نے لاکھوں نوجوانوں کو ایک لاکھ 93 ہزار ٹیچر بھرتی کا شگوفہ چھوڑا۔ حکومت کے سوشل میڈیا اکاونٹ سے پوسٹ کیا گیا۔ کچھ دیر بعد اسے ہٹا دیا گیا۔ دراصل بی جے پی کے کام کرنے کا طریقہ ہی یہی ہے۔اس حکومت کی تاریخ عوامی جذبات سے کھیلنے کا رہا ہے۔

محکمہ ایکسائز ریونیو کے تحفظ اور غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے: نتن اگروال

جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے غیر قانونی شراب کی اسمگلنگ کو روکنے کے لیے نیا اقدام

جناب نتن اگروال، ریاستی وزیر (آزادانہ چارج) برائے آبکاری اور امتناعی، اتر پردیش کی صدارت میں، محکمہ آبکاری نے نفاذ کے کاموں میں جدید ٹیکنالوجی کو شامل کرنے کی سمت ایک اہم قدم اٹھایا۔اس اقدام کا بنیادی مقصد ریاست میں سرحد پار سے شراب کی غیر قانونی اسمگلنگ کی نشاندہی کرنا ہے جس سے ریاست کو محصولات کا نقصان ہوتا ہے۔ شوگر کین انسٹی ٹیوٹ میں ہونے والی میٹنگ میں ٹیکنالوجی کی دو معروف کمپنیوں Rapiscan اور Videray نے اپنے ایکسرے آلات کو پیش کیا اور اس کا مظاہرہ کیا۔ یہ آلات پہلے ہی ملک کے مختلف سرکاری اداروں میں کامیابی سے استعمال ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ، دونوں کمپنیوں کی طرف سے ایک مختصر پریزنٹیشن (PPT) دیا گیا جس میں ان کی ٹیکنالوجی، کام کاج اور آلات کی تکنیکی خصوصیات کے بارے میں معلومات دی گئیں۔ اس کے بعد دونوں کمپنیوں کی جانب سے مظاہرہ بھی کیا گیا جس میں ایک چھوٹا ٹرک استعمال کیا گیا، جس میں شراب کے ڈبے چھپائے گئے تھے۔ دونوں کمپنیوں کے آلات نے ٹرک میں رکھی شراب کی بوتلوں کا کامیابی سے پتہ لگایا جس سے غیر قانونی شراب کی شناخت کے لیے اس ٹیکنالوجی کے امکانات کو اجاگر کیا گیا۔اس موقع پر ایکسائز کے وزیر جناب نتن اگروال نے کہا کہ "ہمارا مقصد ایسی ٹیکنالوجی کو اپنانا ہے جو نہ صرف کارآمد ہو بلکہ لاگت کے لحاظ سے بھی عملی ہو۔ ہم مستقبل میں مزید جدید ٹیکنالوجی تلاش کریں گے تاکہ ریاست میں غیر قانونی شراب کے خلاف کارروائی کو مزید موثر اور مضبوط بنایا جا سکے۔" اس اقدام سے واضح ہے کہ محکمہ ایکسائز ریاست کے مفاد میں غیر قانونی سرگرمیوں اور محصولات کے تحفظ کو روکنے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے۔اس موقع پر ایکسائز کمشنر جناب آدرش سنگھ ایڈیشنل ایکسائز کمشنر جناب نونیت سہارا اور محکمہ کے دیگر سینئر افسران بھی موجود تھے۔

لکھنؤ میں بجلی کے 27 لاکھ ملازمین کا ملک گیر احتجاج

گرانٹ تھارنٹن کو کلین چٹ دینے پر ملازمین ناراض، یوپی میں نجکاری کے خلاف مظاہرہ

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے 42 اضلاع میں بجلی کی نجکاری کے خلاف آج ملک بھر کے 27 لاکھ بجلی ملازمین سڑکوں پر نکل آئے۔ نیشنل کوآرڈینیشن کمیٹی آف الیکٹرسٹی ایمپلائز اینڈ انجینئرز (NCCEEE) کی طرف سے بلائے گئے اس مظاہرے میں بجلی کارکنوں، جونیئر انجینئروں اور انجینئروں نے شدید احتجاج کیا۔ اتر پردیش کے تمام اضلاع اور پروجیکٹوں میں بجلی ملازمین نے اپنا غصہ ظاہر کیا۔ودیوت کرمچاری سمیتا سنگھرش سمیتی، اتر پردیش کے عہدیداروں نے کہا کہ نجکاری کے لیے مقرر کردہ لین دین کے مشیر کو جھوٹا حلف نامہ دینے کے باوجود گرانٹ تھورنٹن، ڈائریکٹر فائنانس، شری ندھی نارنگ نے انہیں مبینہ طور پر کلین چٹ دے دی ہے، جس سے بجلی کارکنوں میں شدید غصہ ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کنٹریکٹ کے انجینئر نے جھوٹا حلف نامہ دینے کے معاملے میں گرانٹ تھارنٹن کے تقرری کے حکم کو منسوخ کرنے کی سفارش کی تھی۔ سنگھرش سمیتی نے الزام لگایا کہ اس سفارش کو نظر انداز کرتے ہوئے غیر قانونی طور پر تعینات ٹرانزیکشن کنسلٹنٹ کو کلین چٹ دے کر نجکاری کے عمل کو تیز کیا جا رہا ہے۔ کمیٹی نے اس واقعہ کو انتظامیہ اور پرائیویٹ ہاوسز کے درمیان ملی بھگت کی علامت قرار دیا اور شری ندھی نارنگ کو تیسری بار دی گئی توسیع پر بھی سوال اٹھائے۔ سنگھرش سمیتی نے بتایا کہ اتر پردیش حکومت نے بجلی تقسیم کارپوریشنوں میں نقصانات کے گمراہ کن اعداد و شمار دکھا کر پوروانچل ودیوت وترن نگم اور دکشنچل ودیوت وترن نگم کی نجکاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس کی وجہ سے ریاست کے بجلی کارکنوں میں کافی غصہ ہے۔ کمیٹی نے یہ بھی بتایا کہ بجلی کارکن گزشتہ 6 ماہ سے مسلسل احتجاج کر رہے ہیں، لیکن اتر پردیش حکومت نے آج تک ان سے ایک بار بھی بات چیت نہیں کی ہے۔ سنگھرش سمیتی نے نجکاری کے پیچھے اصل وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش میں بجلی کی خریداری کے غلط معاہدے کی وجہ سے پرائیویٹ پاور جنریشن کمپنیوں کو بجلی کا ایک یونٹ بھی خریدے بغیر سالانہ 6761 کروڑ روپے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ گھروں سے مہنگے داموں بجلی خریدنے کی وجہ سے ہر سال تقریباً 10000 کروڑ روپے کا اضافی بوجھ پڑ رہا ہے۔ سرکاری محکموں کے پاس 14400 کروڑ روپے کے بجلی کی آمدنی کے بقایا جات ہیں۔ حکومت کی پالیسیوں کے تحت کسانوں کو مفت بجلی دی جاتی ہے، غربت کی لکیر سے نیچے رہنے والے صارفین کو 3 روپے فی یونٹ کے حساب سے بجلی دی جاتی ہے (جبکہ لاگت 7.85 روپے فی یونٹ ہے) اور بنکر وغیرہ کو سبسڈی دی جاتی ہے، جس کی کل رقم تقریباً 22000 کروڑ روپے ہے۔ سنگھرش سمیتی کا الزام ہے کہ اتر پردیش حکومت ان تمام نقصانات کو کہہ کر نجکاری کا فیصلہ لے رہی ہے۔

اتر پردیش میں بجلی کی نجکاری کے خلاف آج ملک بھر کے 27 لاکھ بجلی ملازمین تمام اضلاع اور پروجیکٹوں پر لنچ بریک کے دوران سڑکوں پر نکل آئے اور زبردست احتجاج کیا اور اتر پردیش کے بجلی ملازمین کے ساتھ اپنی یکجہتی کا اظہار کیا۔ بجلی ملازمین نے خبردار کیا ہے کہ اگر اتر پردیش کے بجلی ملازمین کو ہراساں کرنے کی کوشش کی گئی تو ملک کے تمام 27 لاکھ بجلی ملازمین خاموش تماشائی نہیں رہیں گے اور سڑکوں پر آ کر احتجاج کرنے پر مجبور ہوں گے، جس کی تمام تر ذمہ داری اتر پردیش حکومت کی ہوگی۔ آج وارانسی، آگرہ، میرٹھ، پریاگ راج، گورکھپور، مرزا پور، اعظم گڑھ، بستی، غازی آباد، نوئیڈا، بلند شہر، مظفر نگر، سہارنپور، مراد آباد، بریلی، دیوی پٹن، ایودھیا، سلطان پور، سیتا پور، کیسکو، کانٹھورا، علی گڑھ، علی گڑھ میں بڑے احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ پریکشا، جواہر پور، ہردوگنج، پنکی، انپارہ، اوبرا اور پپری۔

پروفیسر اجے تنیجا نے بھاشا یونیورسٹی میں گرین ہاؤس کا کیا معائنہ

لکھنؤ، یونیورسٹی کیمپس میں واقع گرین ہاؤس کا آج خواجہ معین الدین چشتی بھاشا یونیورسٹی کے اعزازی وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجہ کی قیادت میں معائنہ کیا گیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے رجسٹرار ڈاکٹر مہیش کمار اور ڈاکٹر نلنی مشرا بھی موجود تھے۔ معائنے کے دوران وائس چانسلر نے گرین ہاؤس میں پودوں کی حالت، دیکھ بھال کے نظام اور پودوں کی اقسام کا مشاہدہ کیا۔ انہوں نے گرین ہاؤس سے متعلق کام کو سراہتے ہوئے کہا کہ "گرین کیمپس کی تشکیل میں اس گرین ہاؤس کا اہم کردار ہے، یہاں پر تیار کیے جانے والے چھوٹے پودے پورے یونیورسٹی کیمپس کو سرسبز بنانے میں معاون ہیں۔" پروفیسر تنیجا نے یہ بھی کہا کہ یونیورسٹی نہ صرف علمی فضیلت کی طرف بڑھ رہی ہے بلکہ ماحولیاتی شعور اور سبز اقدامات کی طرف بھی کوشاں ہے۔ انہوں نے گرین ہاؤس انچارج اور متعلقہ عملے کو پودوں کی دیکھ بھال میں مزید احتیاط برتنے اور مختلف انواع کے پودے تیار کرنے کی ہدایت کی۔ یہ معائنہ یونیورسٹی کے ماحول دوست اقدام کا ایک حصہ ہے، جس کے تحت کیمپس کو صاف ستھرا، خوبصورت اور سرسبز بنانے کے لیے مسلسل کوششیں جاری ہیں۔

یوپی: پانچ آئی پی ایس افسران کا تبادلہ

لکھنؤ:29 مئی (یو این آئی) اتر پردیش حکومت نے جمعرات کو انڈین پولیس سروس کے پانچ سینئر افسران کا تبادلہ کر دیا۔ آفیشیل ذرائع نے بتایا کہ گورکھپور ڈویژن کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس آنند سریش راو کلکرنی کا تبادلہ لکھنؤ میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس تکنیکی خدمات کے عہدے پر ہیڈکوارٹر میں کیا گیا ہے جبکہ وارانسی کمشنریٹ میں اڈیشنل کمشنر (نظم ونسق) شیوا سمپی چنپا کا تبادلہ گورکھپور ڈویژن کے ڈی آئی جی کے عہدے پر کیا گیا ہے۔انہوں نے بتایا کہ بستی علاقے کے ڈی آئی جی دنیش کمار پی کو سنٹرل ڈیپوٹیشن کے لئے فری کر دیا گیا ہے۔ان کی جگہ پر ڈی آئی جی جیل انتظامیہ اور اصلاحات خدمات کے عہدے پر اب تک کام کرنے والے سنجیو تیاگی کو بھیجا گیا ہے۔اس کے علاوہ ڈی آئی جی تکنیکی خدمات ہیڈکوارٹر لکھنؤ کے عہدے پر تعینات رہے شیوہری مینا کو چنپا کی جگہ پر وارانسی کمشنریٹ میں اڈیشنل کمشنر (نظم ونسق) بنا کر بھیجا گیا ہے۔

دس سال تک پولیس اسٹیشنوں میں تعینات کمپیوٹر آپریٹرز کو ملے گا فرسٹ گریڈ پے

پریاگ راج: 29 مئی (یو این آئی) الہ آباد ہائی کورٹ نے للت پور، جھانسی، مئو، اعظم گڑھ، بھدوہی، جونپور، کوشامبی، پریاگ راج، گوتم بدھ نگر، غازی آباد، مظفر نگر، میرٹھ، آگرہ، کانپور شہر، بریلی مراد آباد، گورکھپور، وارانسی، علی گڑھ، بلند شہر اور ہاپوڑ میں تعینات بیچ 2014 کے کمپیوٹر آپریٹر گریڈ اے اور موجودہ وقت میں کمپیوٹر آپریٹر گیرٹ۔بی کے عہدے پر تعینات کمپیوٹر آپریٹر کو بڑی راحت دی ہے۔عدالت نے اتر پردیش پولیس ڈیپارٹمنٹ کے سینئر افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ ان پولیس کمپیوٹر آپریٹر گریڈ-B کی ٹریننگ کی مدت کو ان کی سروس جوڑا جائے ساتھ ہی کمپیوٹر آپریٹر گریٹ اے کے عہدے پر تعینات پولیس اہلکار جن کی خدمات 10 سال کی مکمل ہو چکی ہیں۔انہیں پہلی پرموشن موجودہ گریٹ پے 4200 روپئے کا دینے کے ضمن میں 3 ماہ میں قانون کے تحت پولیس تکنیکی خدمات ہیڈ کوارٹر اتر پردیش کو واضح حکم پاس کرنے کی ہدایت دی ہے۔یہ حکم جج اجیت کمار نے سینئر ایڈوکیٹ وجے گوتم کے دلائل سننے کے بعد کمپیوٹر آپریٹر گریڈ-بی وویک راج مشرا اور دیگر 84 کی طرف سے دائر درخواست کو نمٹاتے ہوئے دیا۔عرضی گزاروں کی طرف سے سینئر وکیل وجے گوتم اور اپریہ گوتم نے بحث کی۔ ان کا موقف تھا کہ ہائی کورٹ کے پہلے احکامات اور بعد میں جاری ہونے والے حکومتی احکامات کے باوجود محکمہ کچھ نہیں کر رہا ہے۔ٹریننگ مدت کی سروس کو پہلے پرموشن کے پے اسکیل دینے کے لیے نہیں جوڑا جا رہا ہے جبکہ وہ اس کے حقدار ہیں۔درخواست گزاروں کو سال 2014 میں کمپیوٹر آپریٹر گریڈ-اے کے عہدے پر تعینات کیا گیا تھا، اس کے بعد، درخواست گزاروں کو سال 2024 میں کمپیوٹر آپریٹر گریڈ-بی کے عہدے پر ترقی دی گئی تھی۔ تمام درخواست گزاروں نے اپنی خدمات 10 سال سے زیادہ مکمل کی ہیں، لیکن انہیں فرسٹ پے اسکیل گریڈ پے 4200 روپئے نہیں دیا جا رہا ہے اور نہ ہی ان کی ٹریننگ مدت کو سروس میں جوڑا گیا ہے۔

سی بی آئی نے یوپی سے بین الاقوامی سائبر کرائم گینگ کے چار ارکان کو کیا گرفتار

لکھنؤ:29 مئی (پی این ایس) سی بی آئی نے جمعرات کو اتر پردیش کے ایودھیا میں بین الاقوامی سائبر کرائم گینگ کے ایک رکن کو گرفتار کیا ہے۔ اس کی شناخت روہت موریہ کے طور پر ہوئی ہے۔ وہ اس گینگ کا رکن تھا جو جاپانی شہریوں کو نشانہ بناتا تھا۔ سی بی آئی سائبر مجرموں کے خلاف آپریشن چکرا V چلا رہی ہے۔ اس کے تحت سی بی آئی نے دہلی، ہریانہ اور اتر پردیش کے 19 شہروں میں چھاپے مارے۔ اس دوران چھ ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس گروہ کے چار ارکان کو یوپی سے گرفتار کیا گیا ہے۔ ان میں سے تین وارانسی اور ایک کو ایودھیا سے گرفتار کیا گیا ہے۔ وارانسی سے گرفتار ملزمان میں شبھم جیسوال، وویک راج اور آدرش کمار شامل ہیں۔

بودھی یاترا آسیان ممالک کے ساتھ ہندوستان کے ثقافتی تعلقات کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرے گی: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 29 مئی۔اتر پردیش کا محکمہ سیاحت، وزارت خارجہ، حکومت ہند کے ساتھ مل کر، میکونگ-گنگا کوآپریشن (ڈبلیو بی) ایکشن پلان (2024-2019) کے تحت 02 جون سے 07 جون، 2025 تک بودھی یاترا کے نام سے ایک فیملی ٹرپ کا اہتمام کر رہا ہے۔ پانچ آسیان ممالک جیسے کمبوڈیا، لاؤ پی ڈی آر، میانمار، تھائی لینڈ اور ویتنام کے 50 نمائندے اس سفر میں شرکت کریں گے، جس میں ٹریول ایجنٹس، سوشل میڈیا پر اثر انداز کرنے والے اور بدھ بھکشو شامل ہیں۔اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے بودھی یاترا میں حصہ لینے والے ممالک کے نمائندوں کو اتر پردیش پہنچنے پر مبارکباد دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش وہ سرزمین ہے جسے بھگوان بدھ نے اپنے کام کی جگہ کے طور پر چنا اور انسانی فلاح کی تبلیغ کی۔ دنیا پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں، ایسے میں عالمی امن کا راستہ بھگوان بدھ کے فلسفے سے ہی ملتا ہے۔ اس پہل کے ذریعے، اتر پردیش کا محکمہ سیاحت نہ صرف بدھ مت کے ورثے کو فروغ دے رہا ہے، بلکہ بین الاقوامی سیاحتی تعاون اور ثقافتی تعلقات کو بھی مضبوط کرنا چاہتا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ بودھی یاترا مختلف ممالک کے درمیان ثقافتی تعلقات کو مضبوط کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی یہ اتر پردیش میں بھگوان بدھ سے جڑے مقدس مقامات کو عالمی پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔ جناب جیویر سنگھ نے بتایا کہ بودھی یاترا میں ہر ملک سے 10 شرکاء کو ان کی متعلقہ حکومتوں نے منتخب کیا ہے۔ یاترا 07 جون کو سارناتھ میں اختتام پذیر ہوگی، جہاں بہار کا محکمہ سیاحت ان نمائندوں کا استقبال کرے گا۔اس کے بعد بہار کے بڑے بدھ مقامات کا سفر شروع ہوگا۔ اتر پردیش حکومت کی ثقافتی اور سیاحت کے فروغ کی کوششوں کے ایک حصے کے طور پر، بین الاقوامی وفد چھ روزہ دورے کے دوران ریاست میں بدھ مت کے اہم مقامات کا دورہ کرے گا۔ اس دورے میں مندوبین چھ عالمی مشہور بدھ مقامات کا دورہ کریں گے -شراوستی، کپل وستو، کشی نگر، سارناتھ، وارانسی اور آگرہ بشمول لکھنؤ۔ یہ سفر بدھ مت سے متعلق ان مقامات کی نمائش کرتا ہے جو بھگوان بدھ کی زندگی، تعلیمات اور روحانی سفر سے براہ راست جڑے ہوئے ہیں۔

میکانگ۔گنگا ممالک کے 50 نمائندے ریاست میں بدھ مت کے مقامات کا دورہ کریں گے

لکھنؤ:29 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کا محکمہ سیاحت وزارت خارجہ کے ساتھ مل کر میکانگ-گنگا کوآپریشن (ایم جی سی) ایکشن پلان (2019-2024) کے تحت 2 سے 7 جون تک بودھ یاترا ※ کے نام سے ایک فیم ٹرپ کا اہتمام کر رہا ہے۔اس یاترا میں کمبوڈیا، لاؤ پی ڈی آر، میانمار، تھائی لینڈ اور ویتنام جیسے پانچ آشیانہ ممالک کے 50 نمائندے شرکت کریں گے، جن میں ٹریول ایجنٹس، سوشل میڈیا انفلوانسر اور بدھ بھکشو شامل ہیں۔ریاستی سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ اتر پردیش وہ سرزمین ہے جسے بھگوان بدھ نے اپنے کام کی جگہ کے طور پر چنا اور انسانی فلاح کے لیے تبلیغ کیا۔ ان کی تعلیمات لازوال ہیں اور آج کے حالات میں انتہائی متعلقہ ہیں۔ دنیا پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں، ایسے میں عالمی امن کا راستہ بھگوان بدھ کے فلسفے سے ہی ملتا ہے۔محکمہ سیاحت اس اقدام کے ذریعے نہ صرف بدھ مت کے ورثے کو فروغ دے رہا ہے بلکہ بین الاقوامی سیاحتی تعاون اور ثقافتی تعلقات کو بھی مضبوط کرنا چاہتا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ بدھ یاترا مختلف ممالک کے درمیان ثقافتی تعلقات کو مضبوط کرے گا۔اس کے ساتھ ہی یہ اتر پردیش میں بھگوان بدھ سے متعلق مقدس مقامات کو عالمی پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔سنگھ نے کہا کہ ہر ملک سے 10 شرکاء کو ان کی متعلقہ حکومتوں نے بودھ یاترا ※ کے لیے منتخب کیا ہے۔ یاترا 07 جون کو سارناتھ میں اختتام پذیر ہوگی، جہاں بہار کا محکمہ سیاحت ان نمائندوں کا استقبال کرے گا۔ بہار کے بڑے بدھ مقامات کی یاترا کا آغاز ہوگا۔ریاستی حکومت کی ثقافت اور سیاحت کو فروغ دینے کی کوششوں کے تحت بین الاقوامی وفد چھ روزہ دورے کے دوران ریاست کے اہم بدھ مقامات کا دورہ کرے گا۔ اس دورے میں مندوبین آگرہ کے ساتھ ساتھ شراوستی، کپل واستو، کشی نگر، سارناتھ، وارانسی اور لکھنؤ سمیت چھ عالمی مشہور بدھ مقامات کا دورہ کریں گے۔